قُل لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

Part III
FROM Page 510 to 809

معالم العترۃ

اردو ترجمہ

ینابیع المودۃ

علامہ جلیل شیخ سلیمان حسینی بلخی، قندوزی حنفی سنی مفتی اعظم قسطنطنیہ

ترجمہ و حواشی

از جناب مولانا ملک محمد شریف صاحب فتنہ ملتان

حسب فرمائش

عالی جناب حاجی الحرمین الشریفین ملک صادق علی صاحب عرفانی

بار دوم

تاریخ اشاعت	اکتوبر ۱۹۷۳ء
تعداد اشاعت	۵۰۰
مطبع	الفاضل پرنٹنگ پریس ریلوے روڈ لاہور
پرنٹر	ملک رضا علی
پبلشر	شیعہ جنرل بک ایجنسی لاہور
قیمت مجلد	[illegible] روپے

نذرِ عقیدت

بخدمت سید الاولیاء امام الانس والجان ولی العصر والزمان الحجۃ ابن الحسن سلام اللہ علیہ وعلی ابائہ الطاہرین۔ عجل اللہ فرجہ۔

میرے آقا! میں تیری بارگاہ میں تیرے اور تیرے آباؤ اجداد علیہم السلام کے ذکر کو اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں پیش کر رہا ہوں۔ میرے مولا! مجھے امید ہے میری اس کھوٹی پونجی کو شرفِ قبول عطا فرمائیں گے۔

فاوف لنا الکیل وتصدق علینا ان اللہ یجزی المتصدقین

محمد شریف عفی عنہ

الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاھد فی سبیل اللہ لایستوون عند اللہ؛ خدا کی قسم تمام مناقب اور آیات آپ کی مدح کرتی ہیں۔ ہم لوگ اور اولاد علی ایک باتھ ہیں اللہ نے امر خلافت کا ہمارے لئے فیصلہ کیا، ہم نے ان لوگوں پہ تنگی اور سختی کی، ہم نے بنو امیہ سے بھی زیادہ ان کو قتل کیا، افسوس! جو شخص بھی ایک رائی کے دانے کے برابر عمل کرے گا، اس کو دیکھے گا، افسوس! تمہارے پاس حسینی خون کا بدلہ لینے والی تلوار آئے گی جو بیتیں کچل کے رکھ دے گی۔ سفیانی کچل کر رکھ دے گا، جس کا ستیاناس قائم مہدی کریں گے قائم مہدی کے وقت تمہارے خون محفوظ ہوں گے۔ میں نے علی بن موسٰے کی بیعت کرنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ میں تمہارے خون کی حفاظت کرنے والا اپنے اور ان حضرات کے درمیان دائمی مودت کے قیام کے ساتھ ہو جاؤں۔ میں اس بیعت کرنے سے اس بات کی امید کرتا ہوں کہ بڑے خوف کے دن (یعنی) صراط کو طے کر سکوں، خوف سے امن اور نجات حاصل کروں۔ میرے خیال میں علی رضا کی بیعت کرنے سے اور کوئی زیادہ پاکیزہ کام میرے نزدیک نہیں ہے، تمہارا یہ کہنا کہ میں نے تمہارے آباد کے خیالات اور تمہارے اسلاف کی عقلوں کو بے وقوف قرار دیا ہے۔ یہ تو وہی بات ہے جس کو مشرک قریش کہتے تھے۔ انا وجدنا اٰبائنا علی امۃ وانا علی اٰثارھم مقتدون۔ تمہارے لئے ہلاکت ہو دین کو آباء سے نہیں لیا جاتا بلکہ رضاء سے لیا جاتا ہے، میری زندگی کی قسم ایک مسلمان مجوسی مرتد مسلمان سے بہتر ہے، ولا قوۃ امیر المومنین الا باللہ وعلیہ توکلت وھو حسبی۔ انتہی

مامون نے ایک لمبی گفتگو کی، لیکن ہم نے اس کو مطلوبہ مقصد کے ساتھ مختصر کر دیا ہے۔

❊

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) یہ پرورش اس لئے نہیں تھی کہ حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ غریب تھے، بلکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت ابو طالب امیر تھے اور تجارت کیا کرتے تھے اور ایک تجارت کے موقع پر رسول اللہ کو بھی ساتھ لے گئے رسول اللہ کا علی کی پرورش کرنا علی کے اعزاز کی خاطر تھا۔ ۱۲

(محمد شریف علی عفی عنہ)

باب ۹۳

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ اور آپ کے اوصیاء سلام اللہ علیہم کا ذکر

(...اسناد) امام علی بن موسٰے رضا اپنے باپ سے آپ اپنے آباء سے وہ حضرات حضرت علی بن ابی طالب [...]لیہم السلام سے روایت کرتے ہیں، آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ نے ایسی [...] پیدا نہیں کی جو مجھ سے افضل ہو، اور نہ اس پر مجھ سے زیادہ مہربان ہے، حضرت علی نے کہا کہ میں [...]ے عرض کیا یا رسول اللہ آپ افضل ہیں یا جبرائیل، فرمایا اے علی! اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء مرسلین کو [...]نے مقرب فرشتوں پر فضیلت دی ہے، مجھے تمام انبیاء اور مرسلین پر فضیلت دی ہے اے علی میرے [...]فضیلت تیرے لئے ہے، تیرے بعد ان آئمہ کے لئے ہے۔ جو تیرے فرزند کی اولاد میں سے ہوں گے [...]شتے ہمارے خادم ہیں اور ہمارے محبین کے خادم ہیں۔ اے علی! وہ فرشتے جو عرش کو اٹھاتے ہیں اور جو اس [...]ے ارد گرد ہیں اپنے رب کے حمد کی تسبیح کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں، جو [...]اری ولایت پر ایمان لاتے ہیں، اے علی۔ اگر ہم نہ ہوتے اللہ آدم کو پیدا کرتا نہ حوا کو، نہ جنت کو نہ [...]وزخ کو، نہ آسمان کو، نہ زمین کو، ہم فرشتوں سے افضل کیونکر نہ ہوں کہ ہم نے اپنے رب کی معرفت کی طرف [...]کی تسبیح، اس کی تہلیل اور اس کی تقدیس کی طرف سبقت کی ہے، اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے [...]اری روحوں کو پیدا کیا، ہماری اپنی توحید اور تحمید کے ساتھ گویا کیا، پھر فرشتوں کو پیدا کیا، انہوں نے [...]ب ہماری روحوں کو ایک نور کی حالت میں مشاہدہ کیا تو انہوں نے ہمارے امر کو بڑا جانا، ہم نے تسبیح کرنا [...]روع کر دی تاکہ فرشتوں کو معلوم ہو کہ ہم پیدا کی ہوئی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری صفات سے منزہ ہے۔ [...]اری تسبیح سن کر فرشتوں نے تسبیح کی۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری صفات سے منزہ کیا۔ جب فرشتوں نے ہماری [...]ان کو بڑا جانا تو ہم نے لا الہ الا اللہ کہنا شروع کر دیا۔ تاکہ فرشتوں کو اس بات کا علم ہو کہ نہیں ہے کوئی [...]وت کے لائق، مگر اللہ اور ہم بندے ہیں، ہم خدا نہیں ہیں، واجب ہے کہ اس نور کے ساتھ عبادت [...]۔ انہوں نے کہا لا الہ الا اللہ۔ جب ہمارے مقام کی بڑھائی کو دیکھا تو ہمارے مقام کو بڑا جانا، [...]نے تکبیر کہی تاکہ فرشتوں کو معلوم ہو کہ اللہ بڑا ہے۔ اس کی مخلوق بڑا مقام حاصل نہیں کر سکتی۔ [...]اس کے ذریعے جب انہوں نے ہماری وہ عزت اور قوت دیکھی جس کو اللہ نے ہمارے لئے بنایا [...]نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ تاکہ فرشتوں کو معلوم ہو کہ کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے۔ مگر اللہ کے ساتھ

جب انہوں نے دیکھا کہ ... پر انعام کی ہے اور مخلوق کی اطاعت ہمارے لئے فرض کی ہے تو ہم نے کہا الحمد للہ تاکہ فرشتوں کو معلوم ہو کہ حمد اللہ کے لئے ہے اس کی نعمتوں پر۔" فرشتوں نے کہا الحمد للہ، ہماری وجہ سے انہوں نے اللہ کی توحید، اس کی تسبیح، اس کی تہلیل، اس کی تکبیر اور اس کی تمجید کی معرفت حاصل کی، اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہمیں اس کی صلب میں ودیعت کیا، فرشتوں کو آدم کے تعظیمی سجدہ کے لئے حکم دیا (و امر به) اس کے اکرام کی خاطر تھا۔ فرشتوں کا سجدہ اللہ کے لئے عبودیت کے طور پر تھا۔ اور آدم کے لئے اکرام اور امر اللہ کی طاعت کے لئے تھا۔ کیونکہ ہم اس کی صلب میں تھے۔ ہم فرشتوں سے کیونکر افضل نہ ہوں، ان تمام نے آدم کا سجدہ کیا تھا (شب معراج) جب مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا، جبرائیل نے دو دفعہ اذان کہی اور دو دفعہ اقامت کہی۔ پھر فرمایا اے محمد! آگے بڑھئے۔ میں نے کہا اے جبرائیل آپ سے بھی آگے بڑھ جاؤں، کہا، ہاں! اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو اپنے تمام فرشتوں پر فضیلت دی ہے۔ خاص طور آپ کو ان تمام پر فضیلت دی ہے۔ میں آگے بڑھ گیا، ان سب کو نماز پڑھائی اور فخر نہیں ہے۔ جب میں نور کے حجابوں تک پہنچ گیا، جبرائیل نے مجھے کہا اے محمدؐ آگے بڑھئے وہ مجھ سے الگ ہو گئے، میں نے کہا اے جبرائیل تم اسی مقام پر مجھ سے جدا ہوتے ہو، جبرائیل نے کہا اے محمد یہ اس انتہا کی حد ہے۔ جہاں مجھے اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ اگر میں اس سے آگے بڑھوں تو میرے رب کے حدود کی تعدی کی وجہ سے میرے پر جل کر رہ جائیں۔ مجھے نور سے اڑا لگائی۔ میں اس مقام پر پہنچ گیا، جہاں میرے رب نے اپنے بلند ملک میں سے چاہا تھا مجھے ندا دی گئی اے احمد! تم میرے بندے ہو اور میں تیرا رب ہوں، صرف میری ہی عبادت کرو۔ مجھ پر بھروسہ کرو، میں نے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا، میری مخلوق کی طرف تم میرے رسول ہو، میری کائنات کی طرف میری حجت ہو، تجھے اور جس نے تیری پیروی کی اس کو میں نے جنت سے پیدا کیا۔ جس شخص نے تیری مخالفت کی اس کو میں نے دوزخ سے پیدا کیا۔ تیرے اوصیاء کے لئے میری کرامت واجب ہو گئی ہے، میں نے عرض کیا، میرے اوصیاء کون ہیں؟ آواز دی گئی اے محمد! تیرے اوصیاء کے نام میرے عرش کے سرورق پر لکھے ہوئے ہیں۔ میں نے نظر کی تو بارہ انوار کو دیکھا، ہر ایک نور کی سبز سطر ہے، جس پر میرے اوصیاء میں سے میرے وصی کا نام موجود ہے۔ ان میں اول علی اور ان میں آخر مہدی ہیں، میں نے عرض کیا اے پروردگار! میرے بعد یہ میرے اوصیاء ہیں؟ آواز دی گئی اے محمد یہ میرے اولیاء، میرے دوست، میرے اصفیاء ہیں اور میرے بعد میری کائنات پر میرے حجج ہیں اور وہ تیرے اوصیاء ہیں، مجھے میری عزت اور جلال کی قسم زمین کو ضرور ان کے مہدی کے ذریعے ظلم

سے پاک کروں گا، میں اس کو زمین کے مشرق اور مغرب کا مالک بناؤں گا۔ میں اس کے لئے ہواؤں کو مطیع کروں گا سخت بادلوں کی گردنیں ان کے لئے جھکا دوں گا۔ میں اس کو اسباب میں بلند کروں گا۔ میں اس کی اپنے لشکر کے ذریعے مدد کروں گا۔ اپنے فرشتوں سے اس کی مدد کروں گا۔ آخر کار میری دعوت بلند ہو گی۔ مخلوق میری توحید پر جمع ہو جائے گی۔ میں اس کی سلطنت کو دوام بخشوں گا، میں دنوں کو اپنے اولیاء کے درمیان قیامت کے روز گردش دوں گا۔

ابو مؤید موفق بن احمد خوارزمی اپنی سند کے ساتھ ابو سلیمان راعی رسول اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس رات مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا جل جلال جلیل (اللہ) نے مجھے کہا امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ۔ میں نے کہا والمومنون۔ کہا تم نے سچ کہا، کہا اے احمد میں نے زمین کی طرف نگاہ دوڑائی تو ان لوگوں میں تجھے چن لیا، تیرا نام میں نے اپنے نام سے مشتق کیا ہے، جس جگہ میرا ذکر ہوتا ہے اس کے ساتھ تیرا ذکر بھی ہوتا ہے، میں محمود ہوں، تم محمد ہو، دوسری دفعہ نگاہ دوڑائی تو ان لوگوں میں میں نے علی کو چن لیا۔ اے محمد اس کا نام میں نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے۔ میں نے تجھے پیدا کیا اور علی، فاطمہ، حسن، حسین اور وہ آئمہ جو حسین کے فرزند سے ہوں گے، میں نے ان کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ میں نے تمہاری ولایت کو آسمان والوں اور زمین والوں پر پیش کیا جس نے ولایت کو قبول کیا وہ میرے نزدیک مومنین میں شامل ہے، جس نے ولایت کا انکار کیا وہ میرے نزدیک کافرین میں سے ہے۔ اے محمد! اگر میرے بندوں میں سے کوئی بندہ میری عبادت اس قدر کرے کہ وہ ختم ہو جائے یا سوکھ کر کانٹے کی طرح ہو جائے، پھر وہ میری اور تمہاری ولایت کے انکار کی صورت میں آئے تو میں اس کو نہیں بخشوں گا۔ اے محمدؐ! تم ان کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا اے پروردگار ہاں! مجھے کہا عرش کی داہنی جانب دیکھو، میں نے نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، علی بن حسینؑ، محمد بن علیؑ، جعفر بن محمدؑ، موسیٰ بن جعفرؑ، علی بن موسیٰؑ، محمد بن علیؑ، علی بن محمدؑ، حسن بن علی اور محمد مہدی بن حسنؑ موجود ہیں، آپ ان کے درمیان روشن ستارے کی طرح موجود ہیں، کہا اے محمد! یہ میرے بندوں پر میرے حجج ہیں اور وہ تیرے اوصیاء ہیں، مہدی ان میں ہے، تیری عترت کے قاتل سے خون کا بدلہ لے گا۔ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم وہ ضرور میرے دشمنوں سے بدلہ لیں گے اور میرے اولیاء کی مدد کریں گے۔" نیز اس حدیث کو حموینی نے روایت کیا ہے۔

باب ۹۴

ان باتوں کا وارد کرنا جو کتاب غایۃ المرام میں موجود ہیں جن میں ان احادیث کو جمع کیا ہے

جو مہدی موعود سلام اللہ علیہ کے بارے میں وارد ہوتی ہیں

ابراہیم بن محمد حموینی شافعی نے اپنی کتاب فرائد السمطین میں جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص نے مہدی کا انکار کیا اس نے اس بات سے کفر کیا جو محمد پر نازل ہوئی ۔ جس شخص نے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا انکار کیا وہ کافر ہے اور جس نے دجال کے خروج کا انکار کیا وہ کافر ہے ۔

فرائد السمطین میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تم لوگوں کو مہدی کی بشارت ہو میری امت میں اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہوگا ۔ (لوگوں کے قدم) ڈگمگا رہے ہوں گے وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی آسمان کے بسنے والے اور زمین کے بسنے والے اس سے راضی ہوں گے ، وہ مال کو لوگوں کے درمیان برابر تقسیم کریں گے ۔

اسی کتاب میں سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے اوصیا مخلوق پر حجج اللہ میرے بعد بارہ ہوں گے ، ان میں اول میرے بھائی ہیں اور ان میں آخری میرے فرزند ہیں ، کہا گیا یا رسول اللہ آپ کے کون بھائی ؟ فرمایا علی ، کہا گیا آپ کے کون فرزند ؟ فرمایا مہدی ، جو زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی ، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ، اگر دنیا میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کرے گا حتیٰ کہ اس میں میرے فرزند مہدی ظاہر ہوں گے ۔ روح اللہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے میرے فرزند کے پیچھے نماز پڑھیں گے ۔ زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی ، اس کی حکومت مشرق اور مغرب میں ہوگی

اسی کتاب میں اصبغ بن نباتہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ، میں علی ، حسن ، حسین اور حسین کی اولاد سے نو فرزند پاک اور معصوم ہیں ۔

اسی کتاب میں عبایہ بن ربعی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں سید النبیین ہوں اور علی سید الوصیین ہیں ، میرے بعد اوصیا بارہ ہیں ۔ پہلے ان میں علی ہیں اور آخری ان میں مہدی ہیں ۔

اسی کتاب میں ابو امامہ باہلی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہارے درمیان اور روم کے درمیان

سات سال ہوں گے ، آپ کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کیا جو بنی عبدالقیس میں سے تھا جس کو مستورد کہا جاتا تھا ۔ یا رسول اللہ ان دنوں میں لوگوں کا امام کون ہوگا ؟ فرمایا مہدی ہوں گے جو میرے فرزند کی اولاد ہوں گے ۔ جن کی عمر چالیس سال ہوگی جن کا چہرہ چمکتے ہوئے سورج کی طرح ہوگا ۔ آپ کے داہنے رخسار پر سیاہ تل ہوگا ۔ آپ دو قطوانی عبائیں پہنے ہوں گے ۔ ایسا معلوم ہوگا کہ آپ بنو اسرائیل کے مردوں میں سے ہیں ۔ کانوں کو نکالیں گے کفر کے شہروں کو فتح کریں گے ۔

اسی کتاب میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ (مہدی) میری امت میں ہوں گے اگر اس کی عمر چھوٹی ہوئی تو سات سال ہوگی ورنہ نو سال ہوگی ، آپ کے زمانہ میں میری امت ایسی نعمتوں سے لطف اندوز ہوگی کہ ایسی کسی شخص کے زمانے میں نہ ہوگی ۔ نیک اور فاجر (نعمت کے سلسلہ میں) آپ کے نزدیک برابر ہوگا ۔ آسمان سے مسلسل بارش ہوگی ۔ زمین اپنی نباتات میں سے کسی چیز کو پوشیدہ و ذخیرہ نہ رکھے گی ۔

اسی کتاب میں ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حضرت مہدی ظاہر ہوں گے ، آپ کے سر پر ایک فرشتہ ہوگا جو آواز دے گا یہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں آپ کی پیروی کرو ۔

اسی کتاب میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا زمین ظلم و جور سے پر ہوگی ، میری عترت میں ایک آدمی ظاہر ہوگا ۔ وہ زمین کا سات یا نو سال بادشاہ ہوگا ۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا ۔

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زمین کا مالک میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی نہ ہو لے گا ، روشن پیشانی اور سرخ ناک والے ہوں گے وہ زمین کو انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی ۔ وہ سات سال حکومت کریں گے ۔

اسی کتاب میں حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا ۔ آپ نے ان امور کا ذکر کیا جو آئندہ آنے والے ہوں گے ، فرمایا اگر دنیا میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا ، حتیٰ کہ اس میں اللہ تعالیٰ میرے فرزند کی اولاد میں سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا ، جن کا نام میرے نام پر ہوگا ۔ حضرت سلمان فارسی نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ وہ آپ کے کس فرزند سے ہوگا ؟ فرمایا میرے اس فرزند کی اولاد میں سے ہوگا ۔ حضرت نے امام حسین سلام اللہ علیہ پر ہاتھ مارا ۔

اسی کتاب میں ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی ، حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کھڑا ہوگا جس کا نام میرے نام پر ہوگا ۔

اسی کتاب میں ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا حوادی ہم اہل بیت میں سے ہو گا، اونچی ناک والا ہو گا۔ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہو گی۔

عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری عترت میں سے اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو ضرور مبعوث کرے گا جس کے اگلے دانت فاصلے والے ہوں گے، کھلی پیشانی والے ہوں گے۔ زمین کو انصاف سے بھر دیں گے، مال کو اس پر بہتات ہو گی۔

ابراہیم بن محمد بن حنفیہ سے روایت ہے آپ اپنے باپ علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مہدی ہم اہل بیت میں سے ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے کام کو ایک رات کے اندر درست کر دے گا۔

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مہدی میرے فرزند سے پیدا ہو گا۔ اس کا نام میرے نام پر اس کی کنیت میری کنیت پر ہو گی۔ تمام لوگوں سے میرے ساتھ خلقت اور اخلاق میں زیادہ مشابہ ہو گا۔ وہ ایک عرصہ تک غیبت میں رہیں گے (دنیا اس کے معاملہ میں) حیرت اور سرگردانی میں پڑ جائے گی۔ غیبت کے زمانہ میں قوم گمراہ ہو جائے گی، شہاب ثاقب کی طرح تشریف لائیں گے۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو گی۔

امام محمد باقر اپنے آباء سے وہ حضرت علی بن ابی طالب سلام اللہ علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مہدی میرے فرزند سے پیدا ہو گا، وہ ایک عرصہ تک غائب رہیں گے (دنیا) حیرت میں پڑ جائے گی غیبت کے زمانے میں قومیں گمراہ ہو جائیں گی۔ آپ کے ساتھ خیر الدنیا تشریف لائیں گے، آپ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو گی۔

سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا علی میرے بعد میری امت کے سردار ہیں اور آپ کے فرزند سے قائم منتظر پیدا ہو گا جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو گی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بشارت دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا جو آپ کی امامت کے قول پر آپ کی غیبت کے زمانے میں ثابت قدم رہیں گے وہ سرخ گندھک (کیمیا) سے زیادہ قیمت والے ہوں گے۔ آپ کی خدمت میں جابر بن عبداللہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے فرزند سے جو قائم پیدا ہو گا وہ غیب رہے گا۔ فرمایا میرے رب کی قسم ہاں! جو لوگ ایمان والے ہوں گے ان کو اللہ مضبوط کرے گا اور کافروں کو مٹائے گا۔ اے جابر یہ اللہ کے امر میں سے ایک امر اور اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ تمہیں شک سے بچنا چاہیے۔ اللہ کے امر میں شک کرنا کفر ہے۔"

حسن بن خالد سے روایت ہے کہ امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے فرمایا وقت معلوم سے مراد ہمارے قائم کے خروج کا دن ہے۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا، قائم آپ میں سے کون ہو گا، فرمایا میرے فرزند سے چوتھا ہو گا، وہ لونڈیوں کی سردار لونڈی کا بیٹا ہو گا۔ آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ زمین کو پاک کرے گا۔ اور اس کو ہر ظلم سے مقدس کرے گا۔ آپ وہ ہوں گے کہ لوگ آپ کی ولادت کے بارے میں شک کریں گے۔ آپ خروج سے پہلے غیبت میں رہیں گے۔ جب خروج کریں گے تو زمین آپ کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ لوگوں کے درمیان انصاف کی ترازو رکھ دی جائے گی۔ کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ آپ وہ ہوں گے جن کی خاطر زمین لپیٹ جائے گی۔ آپ کا سایہ نہیں ہو گا، آپ وہ ہوں گے کہ ایک آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا جس کو تمام ساکنان زمین سماعت کریں گے۔ خبردار! کہ حجۃ اللہ اللہ کے گھر کے نزدیک ظاہر ہو گئے ہیں، اس کی پیروی کرو، حق آپ میں موجود ہے اور آپ کے ساتھ رہے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا قول ہے ان نشاء ننزل علیہم من السماء آیۃ فظلت اعناقہم لہا خاضعین (اس کتاب میں دعبل خزاعی کا واقعہ ہے۔ جو باب ۸۰ میں گزر چکا ہے)۔ انتہیٰ فرائد السمطین، ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہاری اس وقت کیا حالت ہو گی۔ جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں موجود ہو گا۔

(بحوالہ بخاری، مسلم، نسائی میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا بشارت ہو، بشارت ہو، میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ اس کا شروع بہتر ہے یا اس کا آخر۔ .... یا ایک باغ کی مانند ہے کہ ایک فوج نے اس سے ایک سال کھایا۔ پھر ایک فوج نے اس سے ایک سال کھایا، شاید کہ فوج اس کو ترک کر دے، اس کا درگور کرنا اس لئے ہو کہ اس کو وہ اچھی طرح سرسبز کرے اور اس کو اچھی طرح خوبصورت بنائے، وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور اس کے درمیان میں مہدی ہیں اور اس کے آخر میں مسیح ہوں۔ لیکن اس عرصہ کے درمیان ایک لنگڑا شیخ ہو گا۔ وہ مجھ سے نہیں ہو گا اور نہ میں اس سے ہوں گا۔

صاحب کتاب غریب الحدیث نے عروہ بن رویم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت میں پہلا اور آخری آدمی بہتر ہو گا۔ اور اس کے درمیان ایک لنگڑا شیخ ہو گا۔ وہ ہم سے نہیں ہو گا اور نہ میں اس سے ہوں گا، ابن قتیبہ نے کہا درمیان والے شیخ کے متعلق احادیث آ چکی ہیں۔ آپ نے آخر الزمان کا ذکر کیا ہے کہ آپ کے دین کو پکڑنے والا ایسا ہو گا جیسا آگ کے انگارے کو پکڑنے والا، ایک دوسری حدیث ہے کہ ان لوگوں میں شہید ہونے والا بدر کی جنگ میں شہید ہونے والے کی مانند ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت سے قرنی کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں۔

کہ میری امت کی اس چیز کو زندہ کریں گے جس کو لوگوں نے بدل دیا ہوگا۔ الحدیث "

جب عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی کسی چیز کو منسوخ نہیں کریں گے، آنحضرتؐ کی امت کے امام سے عیسیٰ آگے نہیں بڑھیں گے بلکہ عیسیٰ اس کو آگے کریں گے اور امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے! ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا مہدی اس امت کا طاؤس ہے۔

(دیلمی) ابن مسعود نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اس وقت تک دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میرے اہل بیت سے ایک آدمی بادشاہ ہوگا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ (ابو نعیم)

ابی جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوں کے دل میں رعب ڈال دے گا۔ جب ہمارا قائم کھڑا ہوگا اور ہمارا مہدی ظاہر ہوگا تو آدمی شیر سے زیادہ بہادر اور نیزے سے زیادہ دوڑنے والا ہوگا۔ (ابو نعیم جزء ثالث حلیۃ الاولیا) کتاب فضائل الصحابہ مولفہ ابو المظفر سمعانی میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ اپنے باپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آپ کی بیماری کے وقت حاضر ہوئیں اور رو پڑیں۔ عرض کیا اے بابا آپ کے بعد مجھے ضائع ہونے کا ڈر ہے۔ فرمایا اے فاطمہ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر نظر ڈالی ان میں سے تیرے باپ کو منتخب کیا۔ جس کو رسول بنا کر مبعوث کیا۔ پھر دوسری دفعہ نظر ڈالی ان میں تیرے شوہر کو چنا، مجھے حکم دیا کہ میں تمہاری شادی اس سے کر دوں۔ میں نے تیری شادی اس سے کی ہے، وہ تمام مسلمانوں سے بڑے حلم والے ہیں۔ زیادہ علم والے ہیں۔ اسلام لانے میں بڑھے ہوئے ہیں، ہم اہل بیت میں ہمیں سات خصوصیات ایسے دیئے گئے ہیں جو اولین کو حاصل نہیں ہوئے اور نہ اس کو آخرین پا سکیں گے، ہمارا نبی انبیاء سے افضل ہے وہ تمہارے باپ ہیں۔ ہمارا وصی خیر الاوصیاء ہے وہ تمہارے شوہر ہیں، ہمارا شہید خیر الشہداء ہے وہ تمہارے باپ کے چچا ہیں اور ہم میں سے وہ شخص موجود ہے جس کو دو پر ملے ہیں جن کے ذریعے فرشتوں کے ساتھ جہاں چاہتا ہے اڑتا رہتا ہے اور وہ حضرت جعفر ہیں۔ ہم میں سے اس امت کے دو سبط ہیں، وہ تمہارے دونوں بیٹے ہیں۔ ہم میں سے اس امت کا مہدی ہوگا۔"

ابو ہارون عبدی نے کہا میں وہب بن منبہ کو حج کے زمانے میں ملا، میں نے آپ کی خدمت میں یہ حدیث پیش کی، آپ نے کہا کہ جب موسیٰ کی قوم فتنہ میں مبتلا ہوگی۔ انہوں نے بچھڑے کو خدا بنا لیا۔ موسیٰ پر یہ بری گزری۔ اللہ نے کہا اے موسیٰ تمہارے پہلے جو نبی تھے ان کی قوم فتنہ میں مبتلا ہوئی تھی۔ نیز عنقریب امت احمد کو آپ کے بعد ایک بڑا فتنہ پہنچے گا، حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے کام کو احمد کی اولاد کے ایک آدمی کے ذریعے درست کر دے گا۔ وہ مہدی ہوں گے۔

حافظ ابو نعیم نے مہدی سلام اللہ علیہ کے حالات میں چالیس احادیث بیان کی ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ علی بن ہلال اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ حدیث وہب بن منبہ کے کلام کے علاوہ بیان ہوئی ہے۔ اور اس میں اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا) اے فاطمہ جب دنیا میں افراتفری پیدا ہوگی، فتنے شروع ہو جائیں گے، راستے کٹ جائیں گے ایک دوسرے پر حملے ہوں گے۔ بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کریگا، اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت کرے گا۔ اس وقت اللہ مہدی کو مبعوث کرے گا۔ جو تیرے فرزند کی اولاد سے ہوگا۔ گمراہی کے قلعوں کو اور دھوکے والے دلوں کو فتح کرے گا۔ آخری زمانے میں دین کے ساتھ قائم ہوگا، جس طرح میں دین کے ساتھ پہلے زمانے میں کھڑا ہوا ہوں، وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی۔

ان احادیث میں ایک حدیث وہ ہے جس کو حذیفہ بن الیمان نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے ان باتوں کا ذکر کیا جو آئندہ واقع ہوں گی۔ پھر فرمایا اگر دنیا کا ایک دن باقی ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کرے گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس میں ایک شخص کو مبعوث کرے گا، جو میرے فرزند سے پیدا ہوگا، اس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ حضرت سلمان نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ وہ آپ کے کون سے فرزند سے پیدا ہوگا۔ فرمایا اس فرزند سے پیدا ہوگا۔ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک کو امام حسین سلام اللہ علیہ کے سر پر مارا۔

ان احادیث میں ایک حدیث وہ ہے جس کو ابو امامہ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور آپ نے دجال کا ذکر کیا۔ فرمایا مدینہ خبث سے اس طرح صاف ہوگا جس طرح زنگ خبث الحدید سے صاف ہو جاتا ہے۔ اس دن کو دن خلاص کہا جائے گا۔ ام شریک نے عرض کیا ان دنوں میں یا رسول اللہ عرب والے کہاں ہوں گے؟ فرمایا وہ ان دنوں میں تھوڑے ہوں گے۔ ان کا بزرگ آدمی بیت المقدس میں ہوگا۔ ان کا امام مہدی ہوگا۔ وہ صالح آدمی ہوگا،

ان احادیث میں ایک حدیث یہ ہے، حذیفہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اس امت کو ملوک جابرہ سے ہلاکت ہے، جو لوگ ان کی اطاعت کریں گے ان کو چھوڑ کر باقیوں کو قتل کریں گے، ڈرا دیں گے، پرہیزگار مومن زبان سے ان کی ہاں میں ہاں ملائے گا اور دل سے ان سے بھاگے گا۔ جب اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ دوبارہ اسلام کو غالب کرے، ہر جبار عنید کو کچل کے رکھ دے گا، وہ جس چیز پر چاہتا تھا قدرت رکھتا ہے فساد کے بعد امت کی اصلاح کر دے گا، اے حذیفہ اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کرے گا۔ حتیٰ کہ اس میں میرے اہل بیت کا آدمی بادشاہ ہوگا۔ فتنے اس کے سامنے ہوں گے،

وہ اسلام کو غالب کرے گا، اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا وہ جلد حساب لینے والا ہے۔"

ان میں ایک حدیث یہ ہے کہ ثوبان نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہارے دوبارہ حملہ کے وقت تین آدمی قتل ہوں گے وہ تمام کے تمام خلیفہ کے بیٹے ہوں گے۔ پھر خلافت کسی کو نہیں ملے گی۔ پھر سیاہ جھنڈے مشرق کی جانب سے آئیں گے وہ ان کو ایسا قتل کریں گے کہ ایسی قوم کبھی قتل نہیں ہوگی۔ پھر اللہ کا خلیفہ مہدی تشریف لائیں گے جب تم اس کے متعلق سنو تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ آپ کی بیعت کرو کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں۔"

ان میں ایک حدیث یہ ہے کہ ثوبان نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے آئیں گے۔ ان کے دل لوہے کے ہوں گے جو شخص ان کے متعلق سنے ان کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔ اگرچہ برف پر گھٹنے کے بل چل کر کیوں نہ جانا پڑے۔"

ان میں ایک حدیث یہ ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ کیا آل محمد کا مہدی ہم میں سے ہوگا؟ یا ہمارے غیر میں سے ہوگا؟ فرمایا کہ ہم میں سے ہوگا جس کے ذریعے دین اختتام پذیر ہوگا، جس طرح ہمارے ساتھ شروع ہوئی تھی۔ جس طرح ہمارے ذریعے لوگوں نے شرک سے نجات حاصل کی تھی اسی طرح آپ کے ذریعہ فتنے سے نجات حاصل کریں گے۔ فتنہ کی دشمنی کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو جوڑ دے گا، جس طرح ان کے دلوں کو شرک کی دشمنی کے بعد جوڑ دیا تھا۔

ان میں سے ایک حدیث یہ ہے ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم میں سے وہ مہدی پیدا ہوگا، جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔"

ان میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور کہیں گے تمہارے امیر مہدی ہیں۔ حضرت مہدی فرمائیں گے آپ تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے حضرت عیسیٰ کہیں گے نہیں تمہارا بعض بعض کا امیر ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے اس امت کو بزرگی حاصل ہے۔

ان میں سے ایک حدیث یہ ہے ابن خشاب نے کہا ہمیں صدقہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی اس نے کہا ہمیں میرے باپ نے حدیث بیان کی وہ علی رضا بن موسیٰ کاظم سے روایت کرتے ہیں، خلف صالح جو امام حسن بن عسکری کی اولاد میں سے ہیں جو صاحب الزمان ہیں۔ وہ مہدی سلام اللہ علیہم ہیں۔

ان میں سے ایک حدیث یہ ہے ابن خشاب نے کہا کہ مجھے ابوالقاسم طاہر بن ہارون بن موسیٰ کاظم نے حدیث بیان کی ہے۔ وہ اپنے باپ سے آپ کا باپ آپ کے دادا سے، اس نے کہا میرے آقا جعفر بن محمد نے کہا، خلف صالح میرے فرزندوں میں سے وہ امام مہدی ہیں آپ کا نام محمد ہے۔ آپ کی کنیت

ابوالقاسم ہے۔ آپ آخری زمانے میں ظاہر ہوں گے۔ آپ کی والدہ کو نرجس کہا جاتا ہے آپ کے سر پر بادل ہوگا۔ جو سورج سے آپ پر سایہ کرے گا، آپ کے پاس رہے گا جہاں آپ جائیں گے۔ فصیح زبان سے آواز دے گا یہ مہدی ہیں اس کی پیروی کرو۔ سلام اللہ علیہ۔

باقی چالیس احادیث کو جن کو ابونعیم نے جمع کیا ہے۔ اسی کتاب میں ان احادیث کے ضمن میں مذکور ہے ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن محمد گنجی شافعی صاحب کتاب کفایۃ المطالب و صاحب کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان نے بہت سی احادیث بیان کی ہیں۔

مؤلف کتاب ینابیع المودۃ لذوی القربیٰ نے ان احادیث میں سے اس حدیث کو بیان کیا ہے جو اس کتاب میں بیان نہیں کی گئی۔

ابن اعثم کوفی نے اپنی کتاب الفتوح میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ طالقان کے لئے ہلاکت ہے، اللہ تعالیٰ کی کانیں ہیں جو سونے اور چاندی کی نہیں ہیں لیکن وہاں معروف مرد ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری معرفت کے ساتھ جانتے ہیں، وہ لوگ مہدی سلام اللہ علیہ کے انصار ہیں جو آخری زمانے میں ہوں گے

کتاب عقد الدرر میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اگر مہدی کھڑے ہوں گے تو لوگ آپ کا انکار کریں گے کہ وہ ان لوگوں کے پاس جوان ہونے کی حالت میں واپس آئیں گے۔ وہ لوگ آپ کو شیخ کبیر خیال کریں گے۔"

کتاب الفتن مؤلفہ حافظ ابوعبداللہ نعیم بن حماد میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم میں مہدی پیدا ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔"

کتاب عرائس جو ابواسحاق ثعلبی کی تالیف کردہ ہے۔ اپنی سند تمیم الداری تک لے جا کر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا، انطاکیہ میں ایک غار ہے اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی الواح کا سکہ ہو جو ہے جو مشرقی یا مغربی بادل وہاں سے گزرتا ہے تو ان الواح کے سکہ کی برکت اس بادل کو لپٹ جاتی ہے، اس وقت تک دن اور راتیں ختم نہ ہوں گی جب تک ان الواح کا مالک میرے اہل بیت کا ایک آدمی نہ ہو لے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوتی ہوگی۔

ابوعبداللہ محمد بن علی علوی کی کتاب فضل الکوفہ میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، حضرت مہدی سات یا دس سال حکومت کریں گے۔ تمام لوگوں سے زیادہ نیک بخت کر کے رہنے والے ہوں گے۔"

اپنی کتاب الجرح والتعدیل میں دارقطنی ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت بیمار پڑ گئے۔ آپ کی خدمت میں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا حاضر ہوئیں۔ میں رسول اللہ کی خدمت میں موجود تھا، جب سیدہ نے رسول اللہ کی نقاہت اور کمزوری کو ملاحظہ کیا تو آپ آنسو سے گلوگیر ہو گئیں۔"

وہ حدیث کہ رسول اللہ نے امام حسینؑ کے شانے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا اس امت کا مہدی اس سے پیدا ہوگا سلام اللہ علیہم۔

کنجی نے کہا ترمذی نے حدیث کو ذکر کیا آپ کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ذکر نہیں کیا، ابو داؤد نے معظم روایات الحفاظ الثقات میں نقلۃ الاخیار میں آپ کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ذکر کیا ہے جس شخص نے اس بات کو روایت کیا کہ میرے باپ کا نام آپ کے باپ کے نام پر ہے یہ بات زیادہ ہے (خطب خطبا خوارزم شاہ)

موفق بن احمد خوارزمی کی کتاب المناقب میں سلیم بن قیس ہلالی سلیمان فارسی سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حسین بن علیؑ آنحضرت کے زانو مبارک پر تشریف فرما تھے۔ آنحضرت آپ کی دونوں آنکھوں کو بوسہ دے رہے تھے اور آپ کا منہ چوم رہے تھے اور فرماتے تھے تم سید ہو، سید کے فرزند ہو، سید کے بھائی ہو، تم امام ہو، امام کے فرزند ہو، امام کے بھائی ہو، تم خود حجت ہو، حجت کے بھائی ہو اور تم نو حجج کے باپ ہو، ان میں نواں ان کا قائم ہے۔"

کتاب المناقب میں ہے کہ ہمیں محمد بن علی نے حدیث بیان کی اس نے کہا مجھے میرے چچا محمد بن القاسم نے حدیث بیان کی وہ احمد بن ابو عبداللہ برقی سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن علی قرشی وہ ابن سنان سے وہ مفضل بن عمر وہ ابو حمزہ ثمالی سے وہ امام محمد باقر سے، آپ اپنے باپ علی بن حسین سے حسین علی سلام اللہ علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اپنے زانو پر بٹھا دیا اور مجھے فرمایا اے حسین اللہ تعالیٰ نے تیرے صلب سے نو ائمہ کو چنا ہے ان کا نواں ان کا قائم ہے۔ تمام کے تمام منزلت اور فضل میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابر ہیں۔

مناقب میں ہے کہ ہمیں احمد بن محمد بن یحییٰ عطار نے حدیث بیان کی اس نے کہا مجھے میرے باپ محمد بن عبدالجبار نے حدیث بیان کی وہ ابو احمد محمد بن زیاد ازدی سے وہ ابان بن عثمان سے وہ ثابت بن دینار سے وہ امام زین العابدین علی بن حسین سے، آپ اپنے باپ سید الشہداء امام حسین سے وہ اپنے باپ سید الاوصیاء امیر المومنین علی سلام اللہ علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آئمہ میرے بعد بارہ ہوں گے اے علی! پہلے ان میں تم ہو گے ان میں آخری قائم (عجل اللہ فرجہ) ہوں گے، آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے

ہاتھوں پر مشرق اور مغرب کی زمین کو فتح کرے گا۔"

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے فرزند سے پیدا ہوگا اس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ اس کی کنیت میری کنیت پر ہوگی۔ تمام لوگوں سے خلقت اور خلق کے لحاظ سے میرے مشابہ ہوگا۔ آپ کے لیے غیبت اور حیرت ہوگی جس میں قومیں گمراہ ہو جائیں گی۔ پھر آپ شہاب ثاقب کی مانند تشریف لائیں گے۔ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

(بحذف اسناد) ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس نے میرے اہل بیت کے قائم کے زمانے کو پایا۔ آپ کی امامت پر آپ کے غیبت کے زمانہ میں آپ کے قیام سے پہلے قائم رہا۔ وہ اپنے دوستوں کو دوست اور اپنے دشمنوں کو دشمن رکھے گا۔ وہ میرے دوستوں میں سے اور میری محبت والوں میں اور قیامت کے روز میری امت میں مکرم ترین ہوگا۔

(بحذف اسناد) امام جعفر صادق بن محمد اپنے آباء سے وہ حضرت امیر المومنین سلام اللہ علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے فرزند سے پیدا ہوگا۔ اس کا نام میرے نام پر اس کی کنیت میری کنیت پر ہوگی۔ وہ خلقت اور خلق میں تمام لوگوں سے میرے زیادہ مشابہ ہوگا۔ قوموں میں اس کے لیے غیبت اور حیرت ہوگی۔ حتیٰ کہ لوگ اپنے دین سے گمراہ ہو جائیں گے۔ اس وقت آپ شہاب ثاقب کی طرح تشریف لائیں گے۔ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی طرح روایت ہے اور آپ نے یہ جملہ زیادہ کیا ہے۔ مہدی انبیاء علیہم السلام کا ذخیرہ لے کر تشریف لائیں گے۔

(بحذف اسناد) امیر المومنین سلام اللہ علیہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے فرزند سے پیدا ہوگا۔ اس کا نام میرے نام پر اس کی کنیت میری کنیت پر ہوگی۔ اس کی پیدائش اور خلق میرے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ مشابہ ہوگا۔ آپ کے لیے قوموں میں غیبت اور حیرت ہوگی۔ حتیٰ کہ لوگ اپنے دین سے گمراہ ہو جائیں گے۔ اس وقت وہ شہاب ثاقب کی مانند تشریف لائیں گے۔ انبیاء علیہم السلام کا ذخیرہ ساتھ لائیں گے۔ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس قدر وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔

اسی اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افضل عبادت انتظار

فرج ہوگا۔ یعنی فرج کا انتظار ہوگا۔ جو ظہور مہدی سلام اللہ علیہ کے ساتھ ہوگا۔

(بحذف اسناد) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی میرے بعد میری امت کے امام ہوں گے اور آپ کے فرزندوں میں سے قائم مہدی منتظر ہوں گے۔ آپ جب ظاہر ہوں گے تو زمین کو عدل و انصاف سے اس قدر بھر دیں گے جس قدر وہ ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا آپ کی غیبت کے زمانہ میں آپ کی امامت کے قول پر ثابت قدم رہنے والے کبریت احمر سے زیادہ عزت والے ہوں گے۔ آپ کی خدمت میں کھڑے ہو کر جابر بن عبداللہ انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے فرزند قائم ایک عرصہ تک غیب رہیں گے۔ فرمایا میرے رب کی قسم ایسا ہوگا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے یکجا کرے گا اور کافروں کو مٹائیگا۔ اسے جابر یہ اللہ کے امر میں سے ایک امر اللہ کے راز میں سے ایک راز جو اللہ کے بندوں سے لپٹا ہوا ہے، تجھے آپ کے بارے میں شک سے بچنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کے امر میں شک کرنا کفر ہے،

(بحذف اسناد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی! تمام لوگوں سے عجیب ایمان والی اور بڑے یقین والی وہ قوم ہوگی جو آخری زمانے میں ہوگی۔ جنہوں نے نبی کو نہیں پایا ہوگا۔ اور ان لوگوں سے حجت پوشیدہ ہوگی۔ جو ایمان سیاہی پر لائیں گے جو سفیدی پر ہوگی۔ یعنی ان احادیث پر ایمان لائیں گے جو کاغذ پر لکھی ہوئی ہوں گی۔

(بحذف اسناد) جابر بن یزید جعفی نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے جابر میرے اوصیا اور مسلمانوں کے امام میرے بعد جو ہوں گے، اول ان میں علی ہے۔ پھر حسن پھر حسین، پھر علی بن حسین پھر محمد بن علی معروف باقر، اے جابر عنقریب تم اس کو پاؤ گے، جب تم اس کو پاؤ تو اس کو میرا سلام کہنا۔ پھر جعفر بن محمد ہوں گے۔ پھر موسیٰ بن جعفر ہوں گے۔ پھر علی بن موسیٰ ہوں گے پھر محمد بن علی پھر علی بن محمد پھر حسن بن علی ہوں گے، پھر قائم ہوں گے۔ اس کا نام میرے نام پر اس کی کنیت میری کنیت پر ہوگی، محمد بن حسن بن علی ہوں گے یہ وہ ہیں جو اپنے اولیا سے ایک عرصہ تک غیب ہو جائیں گے، آپ کی امت کے قول پر وہ شخص ثابت قدم رہے گا۔ جن کے قلب کا امتحان اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ لے لیا ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے زمانۂ غیبت میں کوئی فائدہ حاصل ہوگا۔ فرمایا ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا، وہ لوگ آپ کی غیبت میں آپ کی ولایت کے نور کی ضو سے اس طرح فائدہ اٹھائیں گے جس طرح سورج کو بادل چھپا لیتا ہے تو لوگ سورج کی روشنی سے فائدہ اٹھاتے ہیں، یہ بات اللہ کے راز میں پوشیدہ ہے۔ اللہ کے علم میں

مخزون ہے۔ آپ کے اہل کے سوا اوروں سے اس کو چھپا رکھا ہے، جابر جعفی نے کہا جب جابر بن عبداللہ انصاری امام علی بن حسین سلام اللہ علیہم کی خدمت میں حاضر ہوا تو ناگاہ محمد بن علی اپنی عورتوں کے ہاں سے نکلے۔ جابر نے آپ کی خدمت میں عرض کیا اے میرے آقا! آپ کے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ جب تم اس سے ملو تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا اور مجھے آگاہ کیا تھا کہ آپ لوگ آپ کے بعد آپ کے اہل بیت سے ہدایت کرنے والے آئمہ ہو۔ بچپن میں تمام لوگوں سے زیادہ عقل والے بڑے ہونے کے وقت تمام لوگوں سے زیادہ علم والے، آنحضرت نے فرمایا ان کو تعلیم نہ دو، وہ تم لوگوں سے زیادہ عالم ہیں۔ امام محمد باقر نے فرمایا مجھے حکم بچپن میں دیا گیا، ہم اہل بیت پر یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔

باب ۹۵

اللہ تعالیٰ کے قول ان تقول نفس یاحسرتیٰ علیٰ ما فرطت فی جنب اللہ و ان کنت لمن الساخرین عم یتساءلون عن النبأ العظیم هم فیه مختلفون کی تفسیر اور خضر علیہ السلام کا کلام!

مناقب میں ابوبصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امیرالمومنین علی سلام اللہ علیہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: میں ہادی ہوں، میں مہتدی ہوں، میں یتامیٰ اور مساکین کا باپ ہوں، بیوہ عورتوں کا شوہر ہوں، ہر کمزور کی جائے پناہ ہوں، ہر خائف کا امن ہوں۔ میں مومنین کا جنت کی طرف قائد ہوں۔ میں حبل اللہ متین ہوں۔ میں عروۃ الوثقیٰ ہوں، میں پرہیزگاری کا کلمہ ہوں، میں عین اللہ ہوں، میں باب اللہ ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی سچی زبان ہوں، میں وہ جنب اللہ ہوں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان تقول نفس یاحسرتیٰ ما فرطت فی جنب اللہ میں اللہ کا وہ ہاتھ ہوں جو اس کے بندوں پر رحمت اور مغفرت کی وجہ سے کھلا ہوا ہے، میں باب حطہ ہوں، جس شخص نے مجھے جانا اور میرے حق کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا، میں اللہ کی زمین میں اس کے نبی کا وصی ہوں، اس کی مخلوق پر اس کی حجت ہوں، اس بات کا وہ شخص منکر ہوگا جو اللہ اور اس کے رسول کی بات کو رد کرنے والا ہوگا!

علی بن سوید اس آیت کے بارے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا،

ينابيع المودّة

سجلٌّ عظيمٌ للأحاديث النبوية في مناقب الإمام علي
وأهل البيت عليهم السَّلام

للعلامة الفاضل الشيخ الأجد والسيد السند شيخ سليمان ابن شيخ ابراهيم
المعروف بخواجه كلان ابن شيخ محمد معروف المشتهر به بابا
خواجه الحسيني البلخي القندوزي الحنفي رحمه الله آمين

صححه وعلق عليه
علاء الدين الأعلمي

الجزء الثاني

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص.ب: ٧١٢٠

الباب السادس والخمسون

في ذ كر وقت ولادة علي (ع) وذكر ما في كتاب كنوز الدقائق وذكر ما في الجامع الصغير وما في كتاب ذخائر العقبى وإيراد المناقب السبعين وإيراد الكتاب مودة القربى والأحاديث الأربعين للإمام علي بن موسى الرضا وذكر ما في مشارب الأذواق في مناقبه وذكر كلماته التي دلت على أن لا بد للمؤمنين أن يحبوه خالصاً من غير أن يدخل في قلوبهم حب أعدائه وذكر أن محبيه ينالون ثواب جهاده ولو ولدوا من بعد

وقد ذكر أهل العلم أن ولادته المباركة، كانت يوم الجمعة عاشر رجب المرجب، سنة ثلاثين من عام الفيل.

وفي كنوز الدقائق للشيخ عبد الرؤوف المناوي المصري:

أبشر يا علي! حياتك وموتك معي! لعبد الرزاق.

أبشري يا فاطمة! إن المهدي منك! للحاكم.

أثبتكم على الصراط أشدّكم حباً لأهل بيتي! للديلمي في كتابه الفردوس.

أحب أهل البيت، الحسن والحسين! للطبراني. أحب أهلي إليّ فاطمة! للحاكم.

أعلم أمتي من بعدي، علي بن أبي طالب! للديلمي.

الله ورسوله وجبرائيل عنك راضون يا علي! للطبراني.

اللهمّ انصر من ينصر علياً! اللهمّ أكرم من يكرم علياً! اللهمّ اخذل من يخذل علياً! للطبراني.

اللهمّ هؤلاء أهلي، وأنا مستودعهم كل مؤمن! لابن عساكر.

اللهمّ إليك لا إلى النار أنا وأهل بيتي! للطبراني.

اللهمّ اخلف جعفراً في ولده! للطبراني.
اللهمّ إني أُحبه فأَحِبّه وأَحِبَّ من يحبه! يعني أحد الحسنين المكرمين، لأحمد.
اللهمّ إني أُحبهما فأَحِبَّهما! يعني الحسنين، للترمذي.
اللهمّ إني أُحبهما فأَحِبَّهما، وابغض من يبغضهما! لابن أبي شيبة.
اللهمّ إني أسألك باسمك الأعظم، ورضوانك الأكبر، اللهمّ أسألك الجنة التي ظلها عرشك! للديلمي.
اللهمّ أذهب عنه الحر والبرد! قاله لعلي، للديلمي.
اللهم ثبت لسانه، واهد قلبه! قاله لعلي، للحاكم.
أما ترضىٰ أنك أخي وأنا أخوك؟ قاله لعلي، للطبراني.
أُمرت أن أُسمي ابنيّ هذين حسناً وحسيناً! للديلمي.
إن الله أمرني أن أُزوج فاطمة بعلي! للطبراني.
إن الله يغضب لغضب فاطمة ويرضى لرضاها! للديلمي.
إن الله يباهي بعليّ كل يوم الملائكة! للديلمي.
إن الله يرضىٰ لرضاك ويغضب لغضبك! قاله لعلي، لابن أبي الدنيا.
إن أمي رأت أن الذي في بطنها نوراً! للديلمي.
إن الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة! لأحمد.
إن الحسن والحسين ريحانتاي من الدنيا! للطبراني وابن عدي.
إن علياً سبقك بالهجرة! قاله العباس. للترمذي.
إن علياً مني وأنا منه، وهو ولي لكل مؤمن! للطبراني.
إنما فاطمة بضعة مني فمن أغضبها أغضبني! لابن شيبة.
إن هذا العلم دين، فلينظر أحدكم ممن أخذ دينه! للديلمي.
أنا المنذر وعلي الهادي! للديلمي.
أنا خاتم الأنبياء، وأنت يا علي خاتم الأوصياء! للديلمي.
أنا دار الحكمة وعلي بابها! للترمذي.
أنا مدينة العلم وعلي بابها! للطبراني والديلمي.
أنا سيد ولد آدم، وعلي سيد العرب! للحاكم.
أنا وعلي حجة الله على عباده! للديلمي والخطيب البغدادي.
أنا وعلي من شجرة واحدة، والناس من أشجار شتىٰ! للديلمي والطبراني في الأوسط.
إن سرّكم أن تُقبل صلاتكم، فليؤمكم خياركم! لابن عساكر.

ينابيع المودة

سجلٌ عظيمٌ للأحاديث النبوية في مناقب الإمام علي
وأهل البيت عليهم السّلام

للعلامة الفاضل الشيخ الأمجد والسيد السند شيخ سليمان ابن شيخ ابراهيم
المعروف بخواجه كلان ابن شيخ محمد معروف المشتهر به بابا
خواجه الحسيني البلخي القندوزي الحنفي رحمه الله آمين

صححه وعلق عليه

علاء الدين الأعلمي

الجزء الثالث

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص ب : ٧١٢٠

الباب الثالث والثمانون

في بيان من رأى صاحب الزمان المهدي (ع) بعد غيبته الكبرى

في كتاب الغيبة عن أبي عبد الله بن صالح قال: رأيت المهدي عليه السلام عند الحجر الأسود والناس يزدحمون عليه وهو يقول: ما بهذا أمروا

وعن غانم الهندي قال: أتيت بغداد في طلب المهدي عليه السلام ، وقد مشيت على الجسر مفكراً أين أجده، إذ أتاني آتٍ فقال لي: أجب مولاك! فلم يزل يمشي معي حتى أدخلني داراً وبستاناً، فإذا مولاي قاعد، فلما نظر إليّ قال: يا غانم أهلاً وسهلاً. فكلمني بالهندية وسلم علي وقال: أنت تريد الحج في هذه السنة مع أهل قم، فلا تحج في هذه السنة، وانصرف إلى خراسان وحجّ من عام قابل! وألقى إليّ صرة وقال: إجعل هذه نفقتك ولا تخبر بشيء مما رأيت. وعن محمد بن شاذان الكابلي قال: كنت لم أزل أطلب المهدي عليه السلام ، وأقمت في المدينة؛ وما ذكرته لأحد إلا استهزأ بي. فلقيت شيخاً من بني هاشم وهو يحيى بن محمد العريضي فقال لي: إن الذي تطلبه بصرياء، فأتيت صرياء ودخلت في الدكان، فزجرني غلام أسود وقال: قم من هذا المكان. فقلت: لا أخرج! فدخل الدار ثم خرج وقال لي: أُدخل. فدخلت فإذا مولاي قاعد بوسط الدار، وسماني باسم لم يعرفه أحد إلا أهلي بكابل، وأخبرني بأشياء. ثم انصرفت عنه، ثم أتيت السنة الثانية فلم أجده. وعن عبد الله بن جعفر الحميري قال: سألت محمد بن عثمان العمري عن رؤيته صاحب الزمان قال: رأيته عند البيت الحرام يقول: اللهم أنجز لي ما وعدتني. ورأيته أيضاً كان متعلقاً بأستار الكعبة، ويدعو ويناجي ربه. وعن ظريف أبي نصر قال: دخلت على صاحب الزمان عليه السلام قال لي: من أنا؟ قلت: أنت سيدي ابن سيدي! فقال: أنا خاتم الأوصياء، فبي يدفع الله البلاء عن أهل الأرض ! *

وعن عبد الله المسوري قال: دخلت في بستان بني هاشم، فرأيت غلماناً يسبحون في غدير ماء، وفتى جالس على مصلّى واضعاً كمه على فيه فقلت لهم: من هذا؟ فقالوا: محمد بن الحسن العسكري، وكان في صورة أبيه عليه السلام . وعن محمد بن أبي عبد الله الكوفي الأسدي، أنه ذكر عدد من رأى صاحب الزمان، وكراماته عليه السلام ، من الوكلاء ببغداد محمد بن عثمان العمري

كتابه مظهر الصفات :

مصطفى ختم رسل شد درجهان   مرتضىٰ ختم ولايت درعيان
جمله فرزندان حيدر اوليا   جمله يك نورند حق كرد اين ندا

وبعد تعداد أسماء الأئمة الأحد عشر قال :

صد هزاران أوليا روى زمين   از خدا خواهند مهدي رايقين
يا إلهي مهديم از غيب آر   تا جهان را عدل گردد آشكار
مهدي هادي است تاج اتقيا   بهترين خلق وبرج أوليا
اي ولاي تو معين آمده   بردل وجانها همه روشن شده
اي تو ختم أولاي اين زمان   وزهمه معنى نهاني جان جان
اي توهم پيدا وپنهان آمده   بنده عطارت ثنا خوان آمده

ومن كلمات جلال الدين الرومي ، قدس الله سره ووهب لنا بركاته وفيوضاته ، في ديوانه الكبير الذي جمع على ترتيب حروف الهجاء :

اي سرور مردان على مردان سلامت ميكنند   وي صفدر مردان على مردان سلامت مي كنند

إلى أن قال :

يا قاتل كفار كو بادين وبادينداركو   با حيدر كرار بگومستان سلامت مي كنند
بادرج دو گو هر بگو بابرج دواختربگو   با شبر وشبير بگومستان سلامت ميكنند
با زين دين عابد بگو بانور دين باقر بگو   با جعفر صادق بگو مستان سلامت ميكنند
با موسى كاظم بگو با طوسي عالم بگو   باتقي قائم بگومستان سلامت ميكنند
با ميردين هادي بگو عسكري مهدي بگو   با آن ولى مهدي بگو مستان سلامت ميكنند
با بانوي روزي بگو با بخت فيروزي بگو   با شمس تبريزي بگو مستان سلامت مي كنند

ولقد قال الإمام محمد بن إدريس الشافعي في شعره :

لو فتشوا قلبي لألفوا به   سطرين قد خُطّا بلا كاتب
العدل والتوحيد في جانب   وحب أهل البيت في جانب

وقال أيضاً على ما نقل عنه ابن حجر في صواعقه المحرقة :

يا راكباً نحو المُحصَّب من منى   اهتف بساكن خيفها والناهض
سحراً إذا فاض الحجيج إلى منى   فيضاً كمنحل الفرات الفائض
وأخبرهم أني من النفر الذي   لولاء أهل البيت ليس بناقض

فقسوتُ، وقد فررتُ إليك بنفسي، وإليك مفرّ المسيء، ومفزع المضيّع لحفظ نفسه الملتجيء. فكم من عدو انتضىٰ عليَّ سيف عداوته أو شحذ لي ظُبَة مِدْيَته، وسدَّد نحوي صوائب سهامه، ولم تَنَمْ عني عينُ حراسته، وأضمر أن يسومني المكروه، ويجرِّعني ذعاف مرارته. فنظرت يا إلهي إلى ضعفي عن احتمال الفوادح، وعجزي عن الانتصار ممن قصدني بمحاربته، ووحدتي في كثير عددٍ من ناواني وأرصد لي بالبلاء، فيما لم أُعمل فيه فكري. وكم من باغ بغاني بمكائده، ونصب لي شرك مصائده، ووكل بي مفقد رعايته وأضبأ إليّ إضباء السَّبُع لطريدته، انتظاراً لانتهاز الفرصة لفريسته، وهو يظهر لي بشاشة الملق، وينظرني على شدة الحنق. فلما رأيت يا إلهي ـ تباركت وتعاليت ـ دَغَل سريرته، وقبح ما انطوىٰ عليه، أركسته لأُمّ رأسه، ورددته في حفرته، فانقمع بعد استطالته ذليلاً. وكم من حاسد قد شَرِق بي بِغصّته، وشجِيَ مني بغيظه، وسلقني بحدِّ لسانه، وجعل عِرضي غرضاً لمراميه، ووخزني بكيده وقصدني بمكيدته، فناديتك يا إلهي مستغيثاً بك، واثقاً بسرعة إجابتك، فحصَّنتني من بأسه بقدرتك. وكم من سحائب مكروه جليتَها عني، وسحائب نعم أمطرتَها عليَّ، وجداول رحمة نشرتَها، وعافية ألبستَها، وأعين أحداثٍ طمستَها، وغواشيَ كُرباتٍ كشفتَها. اللهمّ فإني أتقرب إليك بالمحمديّة الرفيعة، والعلوية البيضاء، وأتوجه إليك بهما أن تعيذني من شر (كذا وكذا) فهبْ لي يا إلهي رحمتك ودوام توفيقك، ما أتخذه سلّماً أعرج به إلى رضوانك، وآمن به من عقابك يا أرحم الراحمين.

ومن دعائه سلام الله عليه في الرهبة: ولو أن أحداً استطاع الهرب من ربه، لكنت أنا أحق بالهرب منك.

ومن دعائه في الإلحاح على الله تعالىٰ: يا الله الذي لا يَخْفَى عليه شيء في الأرض ولا في السماء. وكيف يَخفى عليك يا إلهي ما أنت خلقتَه؟ سبحانك! أخشى خلقك لك أعلمهم بك، وأخضعهم لك أعلمهم بطاعتك، وأهونهم عليك من إن ترزقه وهو يعبد غيرك. سبحانك! لا ينقص سلطانك من أشرك بك وكذب رسلك، ويعمر في الدنيا من كره لقاءك. فتباركتَ وتعاليتَ لا إله إلاّ أنت وحدك، لا شريك لك. آمنت بك وصدَّقت رسلك، وقبلت كتابك، وكفرت بكل معبود غيرك، وبرئت ممن عبد سواك. أسألك بحقك الواجب على جميع خلقك، وباسمك الأعظم الذي أمرت رسولك أن يسبِّحك به، وبجلال وجهك الكريم، الذي لا يبلى ولا يتغير، ولا يحول ولا يفنى، أن تصلي على محمد، وأن تغنيني عن كل شيء بعبادتك، وعليك أتوكل وعلى جودك وكرمك أتكل.

ومن دعائه في ذكر آل محمد ﷺ: اللهم يا من خصَّ محمداً وآله بالكرامة، وحَباهم بالرسالة، وخصَّهم بالوسيلة وجعلهم ورثة الأنبياء، وختم بهم الأوصياء والأئمة، وعلّمهم

علم ما كان وما بقي، وجعل أفئدة من الناس تهوي إليهم. صلِّ على محمد وآله الطاهرين، وافعل بنا ما أنت أهله في الدين والدنيا والآخرة، إنك على كل شيء قدير.

ومن دعائه في الصلاة على آدم عليه السلام: اللهم وآدم بديع فطرتك، وأول معترف من الطين بربوبيتك، وبدء حجتك على عبادك وبريتك، والدليل على الاستجارة بعفوك من عقابك، والناهج سبل توبتك، والمتوسل بين الخلق وبين معرفتك، والذي لقَّنته ما رضيت به عنه، بمنِّك عليه ورحمتك له، والمنيب الذي لم يصِرّ على معصيتك، وسابق المتذللين بحلق رأسه في حرمك، والمتوسل بعد المعصية بالطاعة إلى عفوك وأبو الأنبياء الذين أُوذوا في جنبك، وأكثر سكان الأرض سعياً في طاعتك. فصلِّ عليه أنت يا رحمٰنُ وملائكتك وسكان سمٰواتك وأرضك، كما عظم حرماتك ودلنا على سبيل مرضاتك يا أرحم الراحمين.

ومن دعائه سلام الله عليه مما يحذره ويخافه: إلهي إنه ليس يردّ غضبك إلا حلمك، ولا ينجي من عقابك إلا عفوك، ولا يخلِّص منك إلا رحمتك والتضرع إليك. فهب لي يا إلهي فرجاً، بالقدرة التي بها تحيي ميت البلاد، وبها تنشر أرواح العباد، ولا تهلكني وعرِّفني الإجابة يا رب، فإني ضعيف متضرع إليك يا رب، وأعوذ بك منك فأعذني، وأستجير بك من كل بلاء فأجرني. يا الله يا الله يا الله يا الله يا الله يا الله صلِّ على محمد وآله الطيبين الطاهرين، وسلِّم تسليماً كثيراً.

ومن دعائه سلام الله عليه في الصلاة على أتباع الرسل ومصدقيهم: اللهمّ وأتباع الرسل ومصدقوهم من أهل الأرض بالغيب، عند معارضة المعاندين لهم بالتكذيب، والاشتياق إلى المرسلين بحقائق الإيمان، في كل دهر وزمان، أرسلت فيه رسولاً، وأقمت لأهله دليلاً، من لدن آدم عليه السلام إلى محمد صلى الله عليه وآله، من أئمة الهدى وقادة أهل التقى، على جميعهم السلام، فاذكرهم منك بمغفرة ورضوان اللهمّ وأصحاب محمد صلى الله عليه وآله خاصة، الذين أحسنوا الصحابة، والذين أبلوا البلاء الحسن في نصره، وكانفوه وأسرعوا إلى وفادته، وسابقوا إلى دعوته، واستجابوا له حيث أسمعهم حجة رسالاته، وفارقوا الأزواج والأولاد في إظهار كلمته، وقاتلوا الآباء والأبناء في تثبيت نبوّته، وانتصروا به. ومن كانوا منطوين على محبته، يرجون تجارة لن تبور في مودته، والذين هجرتهم العشائر إذ تعلقوا بعروته، وانتفت منهم القرابات إذ سكنوا في ظل قرابته، فلا تنس لهم اللهم ما تركوا لك وفيك، وأرْضِهِم من رضوانك، وبما حاشوا الخلق عليك، وكانوا مع رسولك دعاة إليك، واشكرهم على هجرهم فيك ديار قومهم، وخروجهم من سعة المعاش إلى ضيقه، ومن كثرت في إعزاز دينك من مظلومهم، اللهمّ وأوصل إلى التابعين لهم بإحسان، الذين يقولون ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان، خير جزائك.

ينابيع المودّة

سجلٌ عظيمٌ للأحاديث النبوية في مناقب الإمام علي
وأهل البيت عليهم السّلام

للعلامة الفاضل الشيخ الأمجد والسيد السند شيخ سليمان ابن شيخ ابراهيم
المعروف بخواجه كلان ابن شيخ محمد معروف المشتهر به بابا
خواجه الحسيني البلخي القندوزي الحنفي رحمه الله آمين

صححه وعلق عليه

علاء الدين الأعلمي

الجزء الثالث

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص.ب: ٧١٢٠

محمد، هؤلاء حججي على عبادي وهم أوصياؤك، والمهدي منهم الثائر من قاتل عترتك. وعزتي وجلالي! إنه المنتقم من أعدائي والممد لأوليائي! أيضاً أخرجه الحمويني.

الباب الرابع والتسعون

في إيراد ما في كتاب غاية المرام الذي جمع فيه الأحاديث الواردة في المهدي الموعود سلام الله عليه

أخرج إبراهيم بن محمد الحمويني الشافعي، في كتابه فرائد السمطين، بسنده عن جابر بن عبد الله الأنصاري رفعه: من أنكر خروج المهدي فقد كفر بما أُنزل على محمد، ومن أنكر نزول عيسى عليه السلام فقد كفر. ومن أنكر خروج الدجال فقد كفر، وفي فرائد السمطين أبو سعيد الخدري رفعه: أبشركم بالمهدي يبعث في أمتي، على اختلاف من الناس وزلازل، فيملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً، يرضىٰ عنه ساكن السماء وساكن الأرض، يقسم المال بالسوية بين الناس. وفيه ـ أي في هذا الكتاب ـ عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رفعه: إن أوصيائي وحجج الله على الخلق بعدي، الاثنا عشر أولهم أخي وآخرهم ولدي. قيل: يا رسول الله من أخوك؟ قال: علي. قيل: من ولدك؟ قال: المهدي الذي يملأ الأرض قسطاً وعدلاً كم ملئت جوراً وظلماً! والذي بعثني بالحق بشيراً ونذيراً! لو لم يبق من الدنيا إلا يوم واحد، لطوّل الله ذلك اليوم حتى يخرج فيه ولدي المهدي، فينزل روح الله عيسى بن مريم فيصلي خلف ولدي، وتشرق الأرض بنور ربها، ويبلغ سلطانه المشرق والمغرب.

وفيه عن الأصبغ بن نباتة عن ابن عباس رفعه: أنا وعلي والحسن والحسين، وتسعة من ولد الحسين، مطهرون معصومون! وفيه عن عباية بن ربعي عن ابن عباس رفعه: أنا سيد النبيين وعلي سيد الوصيين. وإن أوصيائي بعدي اثنا عشر أولهم علي وآخرهم المهدي. وفيه عن أبي امامة الباهلي رفعه: بينكم وبين الروم سبع سنين. فقال له رجل من بني عبد القيس يقال له المستورد: يا رسول الله من إمام الناس يومئذ؟ قال: المهدي من ولدي ابن أربعين سنة، كأنّ وجهه كوكب دري، في خده الأيمن خال أسود، عليه عباءتان قطوانيتان، كأنه من رجال بني إسرائيل. يستخرج الكنوز ويفتح مدائن الشرك! وفيه عن أبي سعيد الخدري رفعه: يكون في أُمتي، إن قصر عمره فسبع سنين وإلا فثمان وإلا فتسع سنين، تتنعم أُمتي في زمانه نعيماً لم يتنعم

فنحن أهله ولحمه ودمه، ونحن منه وهو منا، وهو يأتينا كل يوم عند طلوع الفجر فيقول : الصلاة يا أهل البيت يرحمكم الله ثم يتلو : **﴿إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيراً﴾**(١) وقد قال الله تعالى : **﴿أفمن كان على بينة من ربه ويتلوه شاهد منه﴾**(٢) فجدي ﷺ على بينة من ربه، وأبي الذي يتلوه وهو شاهد منه . وأمر الله رسوله أن يبلّغ سورة براءة في موسم الحج، وقال جدي ﷺ حين قضىٰ بين وأبي، وبين أخيه جعفر ومولاه زيد بن حارثة، في ابنة عمه حمزة : أما أنت يا علي فمني وأنا منك، وأنت ولي كل مؤمن بعدي! وكان أبي أولهم إيماناً، فهو سابق السابقين، وفضّل الله السابقين على المتأخرين، كذلك فضل سابق السابقين على السابقين . وإن الله عز وجل بمنّه ورحمته فرض عليكم الفرائض، لا لحاجة منه إليه بل رحمة منه، لا إلّه إلا هو ليميز الخبيث من الطيب، وليبتلي الله ما في صدوركم، وليمحّص ما في قلوبكم، لتتسابقوا إلى رحمته ولتتفاضل منازلكم في جنته .

وفي التفسير المنسوب إلى الأئمة من أهل البيت الطيبين رضي الله عنهم، عن جعفر الصادق عن أبيه عن جده، أن الحسن ابن أمير المؤمنين علي سلام الله عليهم، خطب على المنبر وقال: إن الله عز وجل بمنّه ورحمته لما فرض عليكم الفرائض، لم يفرض ذلك عليكم لحاجة منه إليه، بل رحمة منه، لا إلّه إلا هو، ليميز الخبيث من الطيب، وليبتلي ما في صدوركم، وليمحص ما في قلوبكم، ولتتسابقوا إلى رحمته، ولتتفاضل منازلكم في جنته؛ ففرض عليكم الحج والعمرة، وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة والصوم، والولاية لنا أهل البيت، وجعلها لكم باباً لتفتحوا به أبواب الفرائض، ومفتاحاً إلى سبيله. ولولا محمد ﷺ وأوصياؤه، كنتم حيارى لا تعرفون فرضاً من الفرائض، وهل تدخلون داراً إلا من بابها؟! فلما منّ الله عليكم بإقامة الأولياء بعد نبيكم ﷺ قال: **﴿اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام ديناً﴾**(٣) ففرض عليكم لأوليائه حقوقاً، وأمركم بأدائها إليهم، ليحل لكم ما وراء ظهوركم، من أزواجكم وأموالكم ومآكلكم ومشاربكم، ويعرفكم بذلك البركة والنماء والثروة، وليعلم من يعطيه منكم بالغيب ثم قال الله عز وجل: **﴿قل لا أسألكم عليه أجراً إلا المودة في القربى﴾** واعلموا أن من يبخل المودة فإنما يبخل عن نفسه؛ إن الله هو الغني وأنتم الفقراء إليه، فاعملوا من بعدُ ما شئتم فسيرى الله عملكم ورسوله والمؤمنون ثم: **﴿تردّون إلى عالم الغيب والشهادة فينبئكم بما كنتم تعملون﴾**(٤) والعاقبة للمتقين ولا عدوان إلا على الظالمين. سمعت

(١) سورة الأحزاب، الآية: ٣٣.
(٢) سورة هود، الآية: ١٧.
(٣) سورة المائدة، الآية: ٣.
(٤) سورة التوبة، الآية: ٩٤.

الله ﷺ وإذا الحسين بن علي على فخذه، وهو يقبل عينيه ويلثم فاه وهو يقول : أنت سيد ابن سيد أخو سيد، أنت إمام ابن إمام أخو إمام، أنت حجة أخو حجة، وأنت أبو حجج تسعة تاسعهم قائمهم. وفي كتاب المناقب : حدثنا محمد بن علي، حدثني عمي محمد بن أبي القاسم عن أحمد بن أبي عبد الله البرقي، عن محمد بن علي القرشي، عن ابن سنان عن المفضل بن عمر عن أبي حمزة الثمالي، عن محمد الباقر عن أبيه علي ابن الحسين عن أبيه الحسين بن علي سلام الله عليهم قال : دخلت على جدي رسول الله ﷺ فأجلسني على فخذه وقال لي : إن الله اختار من صلبك يا حسين تسعة أئمة تاسعهم قائمهم؛ وكلهم في الفضل والمنزلة عند الله سواء. وفي المناقب : حدثنا أحمد بن محمد بن يحيىٰ العطار، حدثنا أبي عن محمد بن عبد الجبار عن أبي أحمد محمد بن زياد الأزدي، عن أبان بن عثمان عن ثابت بن دينار، عن زين العابدين علي بن الحسين عن أبيه سيد الشهداء الحسين، عن أبيه سيد الأوصياء أمير المؤمنين عليّ سلام الله عليهم قال : قال رسول الله ﷺ : الأئمة بعدي اثنا عشر، أوّلهم أنت يا علي وآخرهم القائم، الذي يفتح الله عز وجل على يديه مشارق الأرض ومغاربها.

وفي المناقب : حدثنا جعفر بن محمد بن مسرور، حدثنا الحسين بن محمد بن عامر عن عمه عبد الله بن عامر، عن محمد بن أبي عمير عن أبي جميلة الفضل بن صالح عن جابر بن يزيد، عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : المهدي من ولدي اسمه اسمي وكنيته كنيتي، أشبه الناس بي خَلْقاً وخُلُقاً، تكون له غيبة وحيرة تضل فيها الأُمم، ثم يقبل كالشهاب الثاقب يملأ الأرض عدلاً وقسطاً كما ملئت جوراً وظلماً. وفي المناقب : حدثنا محمد بن الحسن قال : حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن الحسين بن سعيد، عن محمد بن جمهور عن فضالة بن أيوب، عن معاوية بن وهب عن أبي حمزة الثمالي، عن أبي جعفر محمد الباقر سلام الله عليه قال : قال رسول الله ﷺ : طوبىٰ لمن أدرك قائم أهل بيتي، وهو يأتمّ به في غيبته قبل قيامه، ويتولىٰ أولياءه ويعادي أعداءه، ذلك من رفقائي وذوي مودتي، وأكرم أُمتي عليَّ يوم القيامة. وعن جعفر الصادق سلام الله عليه نحوه، وزاد بعد قوله : وهو يأتمّ به، ويأتمّ بأئمة الهدى من قبله.

وفي المناقب : حدثنا أبي ومحمد بن الحسن بن المتوكل قالا : حدثنا سعد بن عبد الله وعبد الله بن جعفر، ومحمد بن يحيىٰ العطار جميعاً قالوا : حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى وإبراهيم بن هاشم قالا : حدثنا أحمد بن أبي عبد الله البرقي ومحمد بن الحسين بن أبي الخطاب قالا : حدثنا أبو علي الحسن بن محبوب البزار عن داود بن الحصين عن أبي بصير، عن الصادق جعفر بن محمد عن آبائه أمير المؤمنين سلام الله عليهم قال : قال رسول الله ﷺ : المهدي من ولدي اسمه اسمي وكنيته كنيتي، وهو أشبه الناس بي خَلْقاً وخُلُقاً، تكون له غيبة وحيرة في

الأمم حتى تضل الخلق عن أديانهم، فعند ذلك يقبل كالشهاب الثاقب، فيملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً. وعن الباقر نحوه وزاد: ويأتي المهدي بذخيرة الأنبياء عليهم السلام. وفي المناقب: حدثنا عبد الواحد بن محمد بن عبدوس العطار النيشابوري قال: حدثنا حمدان بن سليمان النيشابوري عن محمد بن إسماعيل بن بزيع، عن صالح بن عقبة عن أبيه، عن أبي جعفر محمد الباقر عن أبيه عن جده عن أمير المؤمنين علي سلام الله عليهم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: المهدي من ولدي اسمه اسمي وكنيته كنيتي، وهو أشبه الناس بي خَلْقاً وخُلُقاً، تكون له غيبة وحيرة في الأمم حتى تضلّ الخلق عن أديانهم، فعند ذلك يقبل كالشهاب الثاقب، يأتي بذخيرة الأنبياء عليهم السلام، فيملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً وظلماً. وبهذا الإسناد قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: أفضل العبادة انتظار الفرج ـ أي انتظار الفرج بظهور المهدي سلام الله عليه ـ.

وفي المناقب: حدثنا محمد بن موسى بن المتوكل قال: حدثنا محمد بن أبي عبد الله الكوفي قال: حدثنا محمد بن إسماعيل البرمكي عن علي بن عثمان عن محمد بن الفرات، عن ثابت بن دينار عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: إن علياً إمام أُمتي من بعدي، ومن ولده القائم المنتظر، الذي إذا ظهر يملأ الأرض عدلاً وقسطاً كما ملئت جوراً وظلماً؛ والذي بعثني بالحق بشيراً ونذيراً! إن الثابتين على القول بإمامته في زمان غيبته، لأعز من الكبريت الأحمر! فقام إليه جابر بن عبد الله الأنصاري فقال: يا رسول الله لولدك القائم غيبة؟! قال: إي وربي! ليمحّصنّ الذين آمنوا ويمحق الكافرين! يا جابر، إن هذا الأمر من أمر الله، وسرٌ من سر الله مطوي من عباد الله، فإياك والشك فيه! فإن الشك في أمر الله عز وجل كفر. وفي المناقب: حدثنا أبو الحسن محمد بن علي ابن الشاه الفقيه المروروذي قال: حدثنا أبو حامد أحمد بن محمد بن الحسين قال: حدثنا أبو يزيد أحمد بن خالد الخالدي قال: حدثنا محمد بن أحمد بن الصالح التميمي قال: حدثنا محمد بن حاتم القطان عن حماد بن عمر، عن الإمام جعفر الصادق عن آبائه عن أمير المؤمنين علي سلام الله عليهم، في حديث طويل في وصيته، يذكر فيها أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: يا علي أعجب الناس إيماناً وأعظمهم يقيناً، قوم يكونون في آخر الزمان، لم يلحقوا النبي وحجبت عنهم الحجة، فآمنوا بسواد على بياض ـ أي بالأحاديث التي كتبت على القرطاس.

وفي المناقب: حدثنا أصحابنا وقالوا: حدثنا محمد بن همام قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مالك الفزاري قال: حدثني الحسين بن سماعة قال: حدثني أحمد بن الحارث قال: حدثني المفضل بن عمر عن يونس بن ظبيان، عن جابر بن يزيد الجعفي قال: سمعت جابر بن عبد الله الأنصاري يقول: قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يا جابر إن أوصيائي وأئمة المسلمين من

بعدي، أولهم علي ثم الحسن ثم الحسين، ثم علي بن الحسين، ثم محمد بن علي المعروف بالباقر - ستدركه يا جابر فإذا لقيته فأقرئه مني السلام - ثم جعفر بن محمد، ثم موسىٰ بن جعفر، ثم علي بن موسى، ثم محمد بن علي، ثم علي بن محمد، ثم الحسن بن علي، ثم القائم اسمه اسمي وكن٠ . كنيتي، محمد ابن الحسن بن علي، ذاك الذي يغيب عن أوليائه غيبة، لا يثبت على القول بإمامته إلا من امتحن الله قلبه للإيمان. قال جابر : فقلت : يا رسول الله فهل للناس الانتفاع به في غيبته؟ فقال : إي والذي بعثني بالنبوة! إنهم يستضيئون بنور ولايته في غيبته، كانتفاع الناس بالشمس وإنْ سترها سحاب! هذا من مكنون سر الله، ومخزون علم الله، فاكتمه إلا عن أهله! قال جابر الجعفي : إن جابر بن عبد الله الأنصاري دخل على علي بن الحسين سلام الله عليهم، إذ خرج محمد بن علي من عند نسائه فقال له جابر : يا مولاي، إن جدك رسول الله ﷺ قال لي : إذا لقيته فأقرئه مني السلام، وقد أخبرني أنكم الأئمة الهداة من أهل بيته من بعده، أحلم الناس صغاراً وأعلمهم كباراً وقال : لا تعلّموهم فإنهم أعلم منكم. قال الباقر : ولقد أُوتيت الحكم صبياً، ذلك بفضل الله ورحمته علينا أهل البيت !.

الباب الخامس والتسعون

في تفسير قوله تعالىٰ : ﴿أن تقول نفس يا حسرتى على ما فرطت في جنب اللّه وإن كنت لمن الساخرين﴾ (١) وفي تفسير ﴿عم يتساءلون عن النبأ العظيم الذي هم فيه مختلفون﴾ (٢) وكلام الخضر (ع)

في المناقب عن أبي بصير عن جعفر الصادق قال : قال أمير المؤمنين علي سلام الله عليه في خطبته : أنا الهادي وأنا المهتدي، وأنا أبو اليتامى والمساكين وزوج الأرامل، وأنا ملجأ كل ضعيف ومأمن كل خائف، وأنا قائد المؤمنين إلى الجنة، وأنا حبل الله المتين، وأنا العروة الوثقى وكلمة التقوىٰ، وأنا عين الله وباب الله، ولسان الله الصادق، وأنا جنب الله الذي يقول الله تعالى

(١) سورة الزمر، الآية : ٥٦ .
(٢) سورة النبأ، الآيات : ١ - ٣.

اردو

کمال الدین
وتمام النعمۃ

للشیخ الجلیل الأقدم

الصدوق

أبی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی

المتوفی سنۃ ۳۸۱

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۱ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	کمال الدین وتمام النعمہ
تالیف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تصیح وتحقیق	علی اکبر غفاری
ترجمہ	گروہ مترجمین
نظر ثانی	سید عطا محمد عابدی
تزئین	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	شگفتہ کمپوزنگ اینڈ گرافک سینٹر
اشاعت اول	اگست 1999ء ربیع الثانی 1420ھ
اشاعت دوئم	جولائی 2002 ربیع الثانی 1423ھ
تعداد	ایک ہزار
قیمت	۳۰۰ روپے

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

وآلہ وسلم کے وقت ظہور تک موجود رہے ۔ اللہ عزوجل قرآن کریم میں اپنے نبی سے ارشاد فرما رہا ہے **ما یقال لک الا ماقد قیل للرسل من قبلک** (سورۃ فصّلت آیت ۴۳) " تجھے وہی کہتے ہیں جو تجھ سے پہلے سب رسولوں سے کہہ چکے ہیں ۔" اور آپؑ سے کچھ نہیں کہا جائے گا مگر وہ جو ہم نے آپ سے قبل کے رسولوں کو کہا تھا ۔ پھر اللہ عزوجل نے فرمایا ۔ **سنۃ من قد ارسلنا قبلک من رسلنا** (سورۃ اسراء آیت ۷۷) " ان کی سنت جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا ہمارے رسولوں میں سے ۔" پس ان باتوں میں سے جو آپؑ سے کہی گئی تھیں اور آپؑ سے پہلے آنے والے رسولوں کی سنتیں جو آپ کے لئے بھی لازم قرار پائی تھیں میں سے ایک آپؑ کے لئے اوصیاء مقرر کرنا ہے جس طرح آپؑ سے پہلے آنے والوں کے لئے اوصیاء مقرر کئے گئے تھے ۔ بنابریں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لئے اوصیاء مقرر کئے اور یہ بتا دیا کہ حضرت مہدی علیہ السلام تمام ائمہ علیہم السلام کے خاتم ہوں گے اور وہ زمین کو قسط و عدل سے بھر دیں گے جس طرح ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو گی ۔ اس کو پوری امت نے آپؑ سے روایت کیا ہے اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپؑ کے ظہور کے وقت نازل ہوں گے اور آپؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے ۔ پس تمام اوصیاء کی پیدائش اور مقامات یکے بعد دیگرے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام جن کا انتظار قسط و عدل کی خاطر ہو رہا ہے کی ولادت تک محفوظ کر لی گئیں ۔ جس طرح حکمت اور مصلحت کا تقاضا یہ تھا کہ جن حجتوں کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ ان کے وجود غائب رہے ۔

اس ملت کے افراد کے خاص و عام میں یہ بات مشہور اور مسلمہ ہے کہ ہمارے امام زمانہ علیہ السلام کے والد حضرت امام حسن ابن علی علیہما السلام کے زمانے کا طاغوت آپؑ کی وفات تک آپؑ کی سخت نگرانی کر رہا تھا ۔ اور جب آپ علیہ السلام وفات پا گئے تو ان کے متعلقین اہل خانہ پر نگرانی کی جانے لگی اور ان کے مقربین کو قید کر دیا گیا اور آپؑ کے نومولود (امام زمانہ) کی سخت تلاش کی جانے لگی ۔ اور آپؑ کے اوپر موکل اور نگرانی کرنے والوں میں سے ایک آپؑ کا چچا جعفر (کذاب) تھا جو آپؑ کے والد حضرت امام حسن بن علی العسکری علیہما السلام کا بھائی تھا جس نے اپنے لئے امامت کا دعویٰ کر دیا تھا اور یہ امید کرتا تھا کہ امامت کے لئے اس کی آرزو اس کے بھتیجے حضرت صاحب الزماں علیہ السلام کی موجودگی میں پوری ہو جائے ۔ اس بناء پر آپؑ کی غیبت میں بھی وہی سنت جاری ہو گئی جو سنتیں ان حجتہائے خدا کے بارے میں جاری ہوئی تھیں جن کا ہم نے ذکر کیا تھا ۔ اور آپؑ کی غیبت میں یہی حکمت پوشیدہ ہے جو ان کی غیبت میں پوشیدہ تھی ۔

زیر عنوان حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ کی معرفت کا واجب ہونا ۔ ذیلی عنوان ۔ غیبت کا اثبات اور اسکی حکمت

عیسیٰ نے ان سے حسن بن عباس بن حریش رازی نے ان سے ابو جعفر ثانی نے ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے آباء کرام (علیہم السلام) نے کہ امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنے اصحاب سے فرماتے ہوئے سنا: لیلۃ القدر پر ایمان لاؤ۔ بے شک یہ رات علیؑ اور اس کے بعد اس کے گیارہ فرزندوں کے لئے ہے۔

۳۱۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ نے ان سے سعد بن عبداللہ نے ان سے احمد بن محمد بن عیسیٰ، محمد بن حسین بن ابی خطّاب، محمد بن عیسیٰ بن عبید اور عبداللہ بن عامر بن سعید نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابی نجران نے ان سے حجاج خشاب نے ان سے معروف بن خربوذ نے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کی مثال اس امت میں ایسی ہے جیسے آسمان پر ستارے جب ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا طلوع ہوجاتا ہے۔

۳۲۔ بیان کیا مجھ سے ہمارے بہت سے اصحاب نے ان سے ابو علی محمد بن ہمام نے ان سے عبداللہ بن جعفر نے ان سے احمد بن ہلال نے ان سے محمد بن ابی عمیر نے ان سے سعید بن غزوان نے ان سے ابو بصیر نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سے ان کے آباء کرام (علیہم السلام) نے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایام میں سے جمعہ کو چن لیا ہے۔ مہینوں میں سے ماہ رمضان کو اور راتوں میں سے لیلۃ القدر کو چن لیا ہے اور تمام انبیاء میں سے مجھ کو چن لیا ہے۔ مجھ سے علیؑ کو چنا اور اس کو تمام اوصیاء پر فضیلت دی ہے علیؑ سے حسنؑ و حسینؑ کو منتخب کیا۔ اور حسینؑ کی اولاد سے اوصیاء کو منتخب کیا ہے۔ یہ افراد غالیوں کی تحریف، جھٹلانے والوں اور گمراہوں کی تاویل کی نفی کریں گے ان میں کا نواں فرد قائمؑ ہے جو ان کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے۔

۳۳۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد بن زیاد ہمدانیؒ نے ان سے محمد بن معقل قرمیسینی نے ان سے محمد بن عبداللہ بصری نے ان سے ابراہیم بن مہزم نے ان سے ان کے والد نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے آباء کرام علیہم السلام نے ان سے حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میں بارہ ائمہ ہوں گے جن کو اللہ نے میرا فہم، میرا علم اور میری حکمت عطا کی ہے۔ اور ان کو میری طینت سے خلق کیا ہے۔ پس ویل ہے ان کے لئے جو ان پر میرے بعد تکبر کریں اور میرے اہل بیت سے قطع رحم کریں۔ میں ایسے لوگوں کے لئے اللہ سے شفاعت نہیں کروں گا۔

۳۴۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن ابراہیم بن اسحاقؒ نے ان سے محمد بن ہمام ابو علی نے ان سے عبداللہ بن جعفر نے ان سے حسن بن موسیٰ خشاب نے ان سے ابوالمثنیٰ نخعی نے ان سے زید بن علی بن حسینؑ بن علیؑ نے ان سے ان کے والد علی بن حسینؑ نے ان سے ان کے والد حسین بن علی علیہم السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

میرے پاس صفحہ یہی ہے باب 24

ارشاد فرمایا کہ یہ امت کیسے ہلاک ہوگی (جب کہ ان میں) میں اور علیؑ اور میری اولاد سے گیارہ صاحبان عقل موجود ہیں اس امت کا اول میں اور آخر مسیح بن مریمؑ ہیں۔ لیکن وہ ہلاک ہوں گے جو نہ اُن سے ہیں نہ مجھ سے ہیں۔

۳۵۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد بن یحییٰ عطارؒ نے ان سے ان کے والد نے ان سے محمد بن عبدالجبار نے ان سے احمد بن محمد بن زیاد ازدی نے ان سے ابان بن عثمان نے ان سے ثابت بن دینار نے ان سے سید العابدین علی بن حسین علیہ السلام نے ان سے سید الشہداء حسین بن علی علیہ السلام نے ان سے سید الاوصیاء امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد بارہ ائمہ ہوں گے ان میں اول اے علیؑ تم ہوگے اور آخر قائمؑ ہے۔ جس کے ہاتھوں پر اللہ مشرق سے مغرب تک کی فتح عطا کرے گا۔

۳۶۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن علی ماجیلویہؒ نے ان سے ان کے چچا محمد بن ابی قاسم نے ان سے احمد بن ابو عبداللہ برقی نے ان سے محمد بن علی قرشی نے ان سے ابو الربیع زہرانی نے ان سے جریر نے ان سے لیث بن ابی سلیم نے ان سے مجاہد نے کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ایک فرشتے کا نام دردائیل ہے۔ اس کے سولہ ہزار پر ہیں۔ ان پروں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ ایک دن اس فرشتے کے ذہن میں خیال آیا کہ کیا اللہ تعالیٰ سے بھی کوئی شے بلند ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنے ہی پر اور عطا کردیئے۔ اب اس کے پاس بتیس ہزار پر ہوگئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا کہ وہ پرواز کرے۔ چنانچہ وہ پچاس سال تک اڑتا رہا اور عرش کے کسی ایک سرے تک نہ پہنچ سکا جب وہ تھک گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو وحی کی کہ اے ملک اپنے مقام پر واپس پلٹ ہماری عظمت ہر عظیم شے پر حاوی ہے۔ اور مجھ سے بلند کوئی شے نہیں۔ نہ ہی مجھے کسی مکان سے متصف کیا جاسکتا ہے۔ پس اللہ نے اس کے پر اس سے چھین لئے اور اسے صفوف ملائکہ سے نکال دیا۔ پھر جب حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور وہ شب جمعہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خازنِ دوزخ مالک کو حکم دیا کہ فرزند رسول کی ولادت کی کرامت میں آتش جہنم کو بجھا دو اور رضوان خازنِ جنت کو وحی کی کہ مولود محمدؐ کی خوشی میں جنت کو آراستہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے حورالعین کو وحی کی کہ وہ اس خوشی کے موقعہ پر اپنے کو آراستہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو وحی کی کہ وہ حسین (علیہ السلام) کی ولادت کی کرامت میں صف باندھ کر کھڑے ہوجائیں اور تسبیح و تحمید و تکبیر و تمجید کریں۔ اور اللہ نے حضرت جبرئیل (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ میرے نبی کے پاس ہزار گروہ ملائکہ کے جائیں اور ہر گروہ میں ہزار ہزار ملک ہوں جو سب زین و لجام سے آراستہ سفید اور کالے نشانوں والے گھوڑوں پر سوار ہوں اور وہ گھوڑے یاقوت اور جواہر سے سجے ہوئے ہوں۔ اور ان کے ساتھ ملائکہ ہوں جنہیں روحانی کہا جاتا ہے۔ اپنے ہاتھوں میں نور کے طبق ہوں اور وہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مولود کی مبارک باد دیں اور حضرت جبرئیل (علیہ السلام) کو وحی کی کہ اے جبرئیل میرے نبی کو یہ خبر دینا کہ اس مولود کا نام حسین رکھو۔ اور ان سے کہو کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ

باب (۲۷) جناب سیدہ سے مروی وہ حدیث جس میں بارہ ائمہ طاہرین علیہم السلام اور امہات ائمہ کے اسماء گرامی ذکر ہوئے ہیں اور یہ کہ ان میں بارہویں قائم ہیں

۱۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانیؒ نے ان سے حسن بن اسماعیل نے ان سے ابو عمرو سعید بن محمد بن نصر قطان نے ان سے عبداللہ بن محمد سلمیٰ نے ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے ان سے محمد بن سعید بن محمد نے ان سے عباس بن ابو عمرو نے ان سے صدقہ بن ابو موسیٰ نے ان سے ابو نضرہ نے کہ جب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا وقتِ رحلت آیا تو آپؑ نے اپنے صاحب زادے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو طلب فرمایا۔ اور ان سے عہد (امامت) لیا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے بھائی زید بن علی بن حسین نے امام (محمد باقر علیہ السلام) سے فرمایا کہ اے بھائی آپ کیوں نہیں (امامت کو) حسن و حسین (علیہما السلام) کی طرح انجام دیتے (یعنی جس طرح امام حسنؑ کے بعد امام حسین امام ہوئے۔ اسی طرح آپؑ کے بعد میں امام بنایا جاؤں) آپؑ نے فرمایا: اے ابو الحسن امانت (امامت) کسی مثال کی پیروی میں انجام نہیں دی جاتی۔ اور عہد (امامت) رسم کے طور پر ایک دوسرے کو نہیں دیا جاتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی حجتوں میں سے طے شدہ امور ہیں۔ (یعنی اس میں میرا کوئی اختیار نہیں ہے) پھر آپؑ نے جابر بن عبداللہ کو طلب فرمایا اور کہا اے جابر۔ ہم سے وہ حدیث بیان کرو جو تم نے صحیفہ (فاطمہ سلام اللہ علیہا) میں دیکھی ہے جابرؓ نے کہا: ہاں اے ابو جعفر ایک مرتبہ میں جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے عظمت سرا پر حاضر ہوا تاکہ جناب امام حسن علیہ السلام کی ولادت کی مبارک باد دوں۔ میں نے دیکھا کہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ہاتھ میں ایک سفید جلد میں بند صحیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا: اے سیدۃ النساء یہ آپ کے ہاتھ میں کیسا صحیفہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں میری اولاد میں سے ہونے والے ائمہ کے اسماء ہیں۔ میں نے عرض کیا: کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں۔ بی بی نے فرمایا: اے جابر اس کو صرف نبی یا نبی کا وصی یا اہل بیت ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ اگر ایسا حکم نہ ہوتا تو میں تم کو ضرور دیتی۔ ہاں میں اتنی اجازت دے سکتی ہوں کہ (بغیر ہاتھ لگائے) اسے دیکھ سکتے ہو۔

جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس صحیفہ کو پڑھا اس میں تحریر تھا ابو القاسم محمدؐ بن عبداللہؑ مصطفیٰ جن کی والدہ آمنہؑ بنت وہب۔ ابو الحسن علیؑ ابن ابی طالبؑ المرتضیٰ، جنؑ کی والدہ فاطمہؑ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف۔ ابو محمد حسنؑ بن علی البر، ابو عبداللہ حسینؑ بن علی تقیؑ، ان دونوں کی والدہ فاطمہؑ بنت محمدؐ، ابو محمد علیؑ بن حسینؑ العدل ان کی والدہ شہربانوؑ بنت یزدجرد ابن شاہنشاہ، ابو جعفر محمدؑ بن علیؑ الباقرؑ جن کی والدہ ام عبداللہؑ بنت حسنؑ بن علیؑ ابن ابی طالبؑ؛ ابو عبداللہ جعفرؑ بن محمدؑ الصادق جن کی والدہ ام فروہؑ بنت قاسم بن محمدؑ بن ابو بکرؑ، ابو ابراہیم موسیٰ بن جعفرؑ ثقہ جن کی والدہ ایک کنیز جن کا نام حمیدہؑ، ابو الحسن علیؑ بن موسیٰؑ رضا جن کی والدہ ایک کنیز جن کا نام نجمہؑ، ابو جعفر محمدؑ بن علیؑ

ذکی جن کی والدہ ایک کنیز جن کا نام خیزرانؒ ، ابو الحسن علیؑ بن محمدؑ امین جن کی والدہ سوسن کنیز ، ابو محمد حسنؑ علی رفیق جن کی والدہ سمانہؒ کنیز اور ان کی کنیت ام الحسن ، ابوالقاسم محمدؑ بن حسنؑ یہ خلق پر اللہ کی حجت قائم ہیں جن کی والدہ نرجس کنیز صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

اس کتاب کے مصنف فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں امام قائم علیہ السلام کا اسم مبارک کا ذکر ہوا ہے اور اگلے ابواب میں ہم ان حدیثوں کا ذکر کریں گے جن میں امام قائم علیہ السلام کا نام لینے سے منع کیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ۔

باب (۲۸) امام قائمؑ کا تذکرہ اس لوح میں جو حضورؐ نے جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو دی اور آپ نے جابر بن عبداللہ انصاری کو دکھائی اور انہوں نے اسے پڑھا، نقل کیا اور ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہما السلام کو بعد میں اس کے متعلق بتایا

۱۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ اور محمد بن حسنؒ نے ان دونوں سے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری نے ان سے ابوالحسن صالح بن ابی حمادؒ اور حسن بن طریف نے ان سے بکر بن صالح نے

نیز بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ اور محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ اور محمد بن علی ماجیلویہؒ اور احمد بن علی بن ابراہیمؒ اور حسن بن ابراہیم بن ناتانہؒ اور احمد بن زیاد ہمدانیؒ نے ان سے علی بن ابراہیم نے ان سے ان کے والد ابراہیم بن ہاشم نے ان سے بکر بن صالح نے ان سے عبدالرحمٰن بن سالم نے ان سے ابوبصیر نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آپؑ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد نے جابر ابن عبداللہ انصاریؓ سے فرمایا: اے جابر مجھے تم سے ایک کام ہے جب تم فرصت سے ہو تو مجھ سے ملنا۔ جابر نے کہا: مولا۔ جس وقت فرمائیں حاضر ہو جاؤں گا۔ پھر ایک دفعہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر ابن عبداللہ انصاریؓ کو تنہائی میں طلب کیا اور فرمایا: ۔اے جابر۔ اس لوح کے بارے میں بتلاؤ جو تم نے میری جدہ فاطمہؑ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں میں دیکھی تھی اور اس لوح میں جو کچھ تھا اس کے بارے میں تمہیں بتایا تھا۔ جابر نے کہا: میں اللہ کی گواہی دے کر کہتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں آپ کی جدہ جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ جناب امام حسین علیہ السلام کی ولادت کی مبارک باد دے سکوں۔ میں نے بی بی کے ہاتھوں میں ایک سبز لوح دیکھی مجھے گمان ہو کہ یہ زمرد کی ہے۔ اور اس کی کتابت ایسی نورانی تھی جیسے سورج کا نور ساطع ہو۔ میں نے عرض کیا: اے بنت رسولؐ آپ پر میرے ماں باپ نثار یہ کیسی لوح ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ لوح اللہ نے رسولؐ کو بھیجی ہے۔ اس میں میرے والد کا نام علیؑ کا نام، میرے دونوں فرزندوں کا نام اور ان کے بعد کے ہونے والے اوصیاء کا نام ہے۔ پھر میرے والد نے یہ مجھے

عطا فرمائی ہے۔ تاکہ اس طرح میں خوش ہو جاؤں۔

جابر کہتے ہیں کہ میں نے آپ کی جدہ سلام اللہ علیہا سے وہ لوح لے کر پڑھی اور اس کو نقل کرایا۔ میرے والد (امام محمد باقر علیہ السلام) نے جابر سے کہا: اے جابر کیا وہ لوح تم مجھے دکھاؤ گے؟ جابر نے عرض کیا: ضرور۔ پس میرے والد جابر کے ساتھ ان کے گھر گئے اور جابر پتلی کھال پر (لکھا ہوا) ایک صحیفہ نکال کر لائے۔ امام (محمد باقر علیہ السلام) نے فرمایا: اے جابر تم اپنی کتاب پر نظر رکھو اور میں تمہیں بیان کرتا ہوں جو اس میں لکھا ہے۔ پس جابر نسخہ دیکھتے اور آپؑ بیان کرتے جاتے اور خدا کی قسم امام محمد باقر علیہ السلام نے جو فرمایا وہ ایک حرف بھی غلط نہ تھا۔ جابر نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ جو آپؑ نے فرمایا ایسا ہی اس لوح میں لکھا ہے۔ (اس لوح کی عبارت یہ تھی۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کتاب اللہ عزیز و حکیم کی جانب سے محمدؐ کے لئے نور و سفیر و حجاب و دلیل ہے۔ جس کو روح الامین، رب العالمین کی جانب سے لے کر نازل ہوئے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے نام کی عظمت بیان کرو میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور ان کا انکار نہ کرو۔ میں اللہ ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ میں جابروں کا جبر توڑنے والا [اور تکبر کرنے والوں کو نابود کرنے والا] ظالموں کو ذلیل کرنے والا ہوں اور قیامت کے دن حساب کرنے والا ہوں۔ میں اللہ ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ پس جو میرے علاوہ کسی غیر سے امید لگائے اور کسی غیر سے خوف کرے تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا جیسا عذاب کائنات میں کسی کو نہیں ہوا۔ پس میری عبادت کرو اور مجھ پر ہی توکل کرو۔ پس میں نے کوئی بھی نبی مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ جب اس کے دن پورے ہوئے اور اس کی عمر تمام ہوئی تو میں نے اس کا وصی مقرر کیا اور میں نے تم کو تمام انبیاء پر فضیلت دی اور تمہارے وصی کو تمام اوصیاء پر فضیلت دی اور اس کے بعد تم کو سبطین حسن و حسین (علیہما السلام) سے مکرم کیا اور میں نے حسن (علیہ السلام) کو اس کے والد کے بعد اپنے علم کا معدن قرار دیا اور حسین (علیہ السلام) کو اپنی وحی کا خزینہ دار قرار دیا اور اس کو شہادت کے ساتھ مکرم کیا۔ اور اس پر سعادت کو ختم کیا وہ شہداء میں افضل ہے اور سب سے بلند درجہ والا ہے۔ اس کے ساتھ میرا کلمہ تامہ اور حجت بالغہ ہے۔ اس کے بعد اس کی عترت کو (فضائل سے مکرم) قرار دیا۔ ان میں اول علی سید العابدین (علیہ السلام) اور گزشتہ اولیاء کی زینت ہیں۔ اور ان کا فرزند جس کا نام اس کے جد کے نام پر محمد باقر (علیہ السلام) ہے۔ جو میرے علم کو ظاہر کرنے والا اور میری حکمت کا معدن ہے۔ عنقریب ہلاک ہو جائیں گے وہ لوگ جو جعفر (کی امامت) کے بارے میں شک کریں گے۔ اس کا انکار کرنے والا میرا منکر ہے۔ میرا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ میں جعفر کی عظمت کو اجاگر کردوں گا اور اس کے دوستوں، پیروکاروں اور مدد کرنے والوں کی وجہ سے اسے خوش کردونگا۔ موسیٰ (کاظم علیہ السلام) کے بعد شدید فتنہ کھڑا ہوگا۔ شریعت کی رسی نہیں ٹوٹے گی اور میری حجت پوشیدہ نہیں رہے گی اور میرے اولیاء کبھی بھی

شقاوت کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ پس جو ان ائمہ میں سے کسی ایک کا انکار کرے گا گویا اس نے میری نعمتوں کو جھٹلایا اور میری کتاب میں تغیر کیا اور مجھ پر جھوٹ باندھا۔ ایسے جھوٹوں اور منکروں کے لئے جہنم ہے جو میرے بندے اور حبیب موسیٰ (کاظم علیہ السلام) کے بعد فتنہ اٹھائیں گے۔ اور آٹھویں (امام) کو جھٹلانے والا ایسا ہے گویا اس نے تمام کو جھٹلایا۔ علی (رضا علیہ السلام) میرا ولی اور ناصر ہے جس کے کندھے پر میں نبوت۔ کا بوجھ ڈال دوں گا اور سختیوں سے اس کی آزمائش کرونگا۔ اس کو ظالم قتل کریں گے۔ اور وہ اس شہر میں دفن ہوگا جن کی بنیاد عبد صالح ذوالقرنین نے رکھی تھی اور وہ میری بدترین مخلوق کے پہلو میں دفن ہوگا۔ میں اس کی آنکھوں میں اس کے بیٹے محمد (تقی علیہ السلام) سے ٹھنڈک دوں گا۔ جو اس کے بعد خلیفہ ہوگا۔ وہ میرے علم کا وارث، میری حکمت کا معدن، میرے راز کا امین اور میری خلق پر حجت ہوگا۔ جنت اس کی جائے بازگشت ہوگی اور وہ اپنے اہل خاندان میں سے ان کی شفاعت کرے گا جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔ انتہائی سعادت ہے اس کے بیٹے علی (نقی علیہ السلام) کے لئے جو میرا ولی و مددگار ہے۔ وہ خلق پر گواہ اور میری وحی کا امین ہے۔ اس کا ایک فرزند ہوگا جو میرے راستے پر بلانے والا اور میرے علم کا خازن ہوگا وہ حسن (عسکری علیہ السلام) ہوگا۔ پھر میں اس سلسلہ (امامت) کو اس کے بیٹے کے ذریعے مکمل کروں گا جو عالمین کے لئے رحمت ہوگا۔ اس کے لئے کمالِ موسیٰ (علیہ السلام) ہدیۂ عیسیٰ (علیہ السلام) اور صبرِ ایوب (علیہ السلام) ہے۔ میرے یہ اولیاء اپنے زمانے میں مصائب و آلام اٹھائیں گے اور ان کے دور کے بادشاہ ظلم ڈھائیں گے جس طرح ترک و دیلم کے بادشاہ کرتے تھے۔ پس یہ قتل کئے جائیں گے اور ان کے اسباب جلائے جائیں گے اور وہ خوف کے عالم میں زندگی گزاریں گے۔ زمین ان کے خون سے سرخ ہوگی۔ یہ ہی میرے اولیاء حق ہیں جن کے ذریعے میں جہل کا فتنہ دور کروں گا ان کے ذریعے مصیبتوں کو دور کر دونگا اور ان پر پڑی ہوئی زنجیروں کو توڑ دونگا۔ یہی وہ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوات اور رحمت ہے۔ اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سالم کہتے ہیں کہ ابو بصیر فرماتے تھے کہ اگر آپ نے اپنی زندگی میں صرف یہی ایک حدیث سنی ہے تو یہ بھی آپ کے لئے کافی ہے۔ اور اس حدیث کو اس کے اہل کے علاوہ کسی اور سے بیان کرنے سے پرہیز کرے۔

۲۔ بیان کیا مجھ سے علی بن حسین بن شاذویہ مؤدبؒ اور احمد بن ہارون قاضیؒ نے ان سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے ان سے ان کے والد نے ان سے جعفر بن محمد بن مالک فزاری کوفی نے ان سے مالک سلولی نے ان سے درست بن عبدالحمید نے ان سے عبداللہ بن قاسم نے ان سے عبداللہ بن جبلہ نے ان سے ابو السفاتج نے ان سے جابر جعفی نے ان سے حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ہے کہ میں جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپؑ کے سامنے ایک لوح رکھی ہے جس میں سے آنکھوں کو خیرہ کردینے والا نور ساطع تھا۔ اس لوح میں بارہ نام تھے تین ظاہر لوح پر اور تین باطن پر تین آخر میں تین

ایک سمت میں پس اس طرح بارہ نام تھے ۔ میں نے عرض کیا: یہ کن لوگوں کے اسماء گرامی ہیں ۔ آپؑ نے فرمایا: یہ اوصیاء کے اسماء گرامی ہیں ۔ جن کا اول میرا ابن عم (علی علیہ السلام) اور گیارہ میری اولاد سے ہوں گے ۔ اس میں آخر قائم ہوگا **صلوات اللہ علیہم اجمعین**۔ جابر کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ان میں تین مقام پر محمد محمد محمد لکھا تھا اور چار پر علی علی علی علی تھا ۔

۲ ۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد بن یحییٰ عطارؒ نے ان سے ان کے والدؒ نے ان سے محمد بن حسین بن ابی خطاب نے ان سے حسن بن محبوب نے ان سے ابو جارود نے ان سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان سے جابر ابن عبداللہ انصاریؓ نے ان کا کہنا ہے کہ میں جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپؑ کے سامنے ایک لوح رکھی ہے ۔ جس میں اوصیاء کے اسماء گرامی ہیں ۔ جن کی تعداد بارہ ہے ۔ ان میں آخری امام قائم (علیہ السلام) ہیں تین کے اسماء محمد اور چار کے علی ہیں ۔

بیان کیا مجھ سے ابو محمد حسن بن حمزہ علوی نے ان سے ابو جعفر محمد بن حسین بن درست مروی نے ان سے جعفر بن محمد بن مالک نے ان سے محمد بن عمران کوفی نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابو نجران اور صفوان بن یحییٰ نے ان سے اسحاق بن عمار نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اسحاق کیا میں تمہیں بشارت دوں ؟ انہوں نے کہا: میں آپؑ پر فدا فرزند رسول ۔ ضرور ۔ آپؑ نے فرمایا: ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے املا کرایا ہے اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے لکھا ہے اس میں یہ تحریر ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ کتاب اللہ عزیز و حکیم کی طرف سے ہے اور اس کے بعد اس حدیث لوح کا ذکر ہے جو پہلے بیان ہو چکی ہے ۔ آخر میں یہ فقرہ ہے ۔ پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے اسحاق یہ ملائکہ اور رسولوں کا دین ہے ۔ اس کی نا اہل افراد سے حفاظت کرو ۔ اللہ تمہاری حفاظت کرے اور تمہاری اولاد کی اصلاح کرے ۔ پھر فرمایا: جس نے اس (دین) کی معرفت حاصل کر لی وہ عذاب الہٰی سے محفوظ ہو گیا ۔

نیز ہم سے ابوالعباس محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانیؒ نے بیان کیا ان سے حسن بن اسماعیل نے ان سے سعید بن محمد بن قطان نے ان سے عبداللہ بن موسیٰ رویانی ابوتراب نے ان سے عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی نے ان سے علی بن حسن بن زید بن حسن بن علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ان سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے جد نے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنی اولاد کو جمع کیا ان میں ان کے چچا زید بن علی بھی تھے ۔ پھر ایک کتاب نکالی جو حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھوں سے تحریر تھی اور جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے املاء کرایا تھا اس میں تحریر تھا ۔ " یہ کتاب اللہ عزیز حکیم کی طرف سے ہے اس کے بعد حدیث لوح کا تذکرہ ہے

پھر تحریر ہے (یہ سب ائمہ) ہدایت یافتہ ہیں ۔"

آخر حدیث میں عبدالعظیم کہتے ہیں کہ افسوس صد افسوس ہے محمد بن جعفر کے لئے جس نے امام وقت کے خلاف خروج کیا ۔ حالانکہ اس نے یہ حدیث اپنے والد سے سن لی تھی ۔ پھر فرمایا یہ اللہ کا راز اور اس کے ملائکہ کا دین ہے ۔ پس اس کو پھر اس کے اہل سے بیان کرو ۔

۶ ۔ بیان کیا مجھ سے حسین بن احمد بن ادریسؒ نے ان سے ان کے والد نے ان سے احمد بن محمد بن عیسیٰ اور ابراہیم بن ہاشم نے ان سے حسن بن محبوب نے ان سے ابو جارود نے ان سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان سے جابر بن عبداللہ انصاری نے کہ میں (ایک مرتبہ) جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپؑ کے سامنے ایک لوح رکھی ہے جس میں اوصیاء کے اسماء گرامی ہیں ۔ جن کی تعداد بارہ ہے ۔ اور ان میں کا آخر امام قائم علیہ السلام ہے ۔ ان میں تین محمد اور چار علی ہیں ۔ **صلوات اللہ علیہم (اجمعین)**

باب (۲۹) غیبتِ امام قائم (علیہ السلام) کے بارے میں حضرت امام حسن علیہ السلام کا خبر دینا

۱ ۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ اور محمد بن حسنؒ نے ان سے سعد بن عبداللہ ، عبداللہ بن جعفر حمیری ، محمد بن یحییٰ عطار اور احمد بن ادریس نے ان سے احمد بن ابو عبداللہ برقی نے ان سے ابوہاشم داؤد بن قاسم جعفری نے ان سے ابوجعفر الثانی محمد بن علی علیہما السلام نے بیان کیا ہے کہ ایک دن جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام جناب سلمان فارسیؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے مسجد حرام میں داخل ہوئے آپؑ کے ساتھ جناب امام حسن علیہ السلام بھی تھے ۔ آپؑ مسجد میں بیٹھ گئے ۔ اتنے میں ایک خوبصورت خوش پوش مرد آیا اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو سلام کیا ۔ آپؑ نے سلام کا جواب دیا ۔ وہ شخص بیٹھ گیا ۔ اور بولا اے امیرالمومنین (علیہ السلام) مجھے آپؑ سے تین مسئلے پوچھنے ہیں اگر آپؑ نے ان کے جوابات صحیح دے دیئے تو سمجھوں گا کہ آپؑ کی قوم نے جو آپؑ کے بارے میں فیصلہ کیا ہے (یعنی آپؑ سے رُوگردانی کی اور امر خلافت کسی اور طرف لے گئے) اس کی وجہ سے وہ دنیا و آخرت میں مامون نہیں ہیں ۔ بصورت دیگر میں سمجھوں گا کہ آپؑ اور وہ ایک ہی راستے پر گامزن ہیں ۔ (یعنی آپؑ میں اور آپؑ کی قوم میں کوئی فرق نہیں ہے) جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: پوچھ جو کچھ پوچھنا چاہتا ہے ۔ اس نے کہا: مجھے یہ بتائیں کہ جب انسان سوتا ہے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے ؟ انسان کیسے بھولتا اور یاد رکھتا ہے ؟ انسان کی شباہت اپنے چچاؤں یا ماموؤں پر کیسے ہوتی ہے ۔ پس امیرالمومنین علیہ السلام میرے والد امام حسن علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابو محمد ان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد دوم

باب (۵۸) نوادر

۱۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن ہارون قاضیؒ ، جعفر بن محمد بن مسرورؒ اور علی بن حسین بن شاذویہ مودبؒ نے ان سب نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن عبداللہ بن جعفر بن جامع حمیری نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد نے ان سے محمد بن حسین بن ابی خطاب دقاق نے ان سے محمد بن سنان نے ان سے مفضل بن عمر نے انہوں نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت **ان الانسان لفی خسرہ** (سورۂ عصر آیت : ۲) " قسم ہے عصر کی انسان خسارہ میں ہے " کے بارے میں سوال کیا ۔ آپؑ نے فرمایا **العصرؔ** سے مراد قائمؑ کے خروج کا زمانہ ہے ۔ " **ان الانسان لفی خسر** " سے مراد ہمارے دشمن " **الاالذین امنوا** " سے مراد ہماری نشانیاں " **وعملوالصلحت** سے مراد بھائیوں کے درمیان مواسات " **وتواصوا بالحق** " سے مراد امامت " **وتواصوا بالصبر** " سے مراد زمانہ فترت ہے ۔

اس کتاب کے مؤلف فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ اس حدیث میں لفظ فترت کے ذریعہ ہمارے خلاف دلیل قائم کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ امامت اس زمانے میں منقطع ہوگئی جیسے کہ نبوت اور رسالت ایک نبی سے دوسرے نبی کے آنے تک منقطع ہوگئی تھی ۔

پس میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے عرض کروں گا کہ یہ قول ان کثیر روایات کے خلاف ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ زمین قیامت تک حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی ۔ اور نہ ہی آدمؑ سے لے کر اس وقت تک خالی رہی ہے ۔ یہ وہ معروف روایات و احادیث ہیں جن کا اس کتاب میں تذکرہ ہوا اور جو شیعہ اور دوسرے فرقوں کے مختلف طبقات میں مشہور ہیں اور کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا نہ کوئی جھٹلانے والا اسے جھٹلا سکتا ہے اور نہ تاویل کرنے والا اس کی کوئی اور تاویل کرسکتا ہے اور سب کا آج تک اجماع ہے کہ زمین کسی زندہ امام سے خالی نہیں رہ سکتی چاہیے وہ ظاہر ہو یا غائب پس امامت نہ تو منقطع ہوئی اور نہ اس کا منقطع ہونا جائز ہے ۔ یہ اسی طرح متصل ہے جیسے رات اور دن ایک دوسرے سے متصل ہیں ۔

۲۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے سعد بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن عیسیٰ بن عبید نے ان سے علی بن حکم اور علی بن حسن نے ان سے نافع وراق نے ان سے ہارون بن خارجہ نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ہارون بن سعد عجلی نے کہ اسماعیل کا انتقال ہوگیا جن کے بارے میں تم لوگوں کی رائے تھی کہ یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد امام ہوں گے ۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام بوڑھے ہوگئے ہیں اور آج کل میں ان کا انتقال بھی ہوجائے گا ۔ پھر تم لوگ بغیر امام کے رہ جاؤ گے ۔ میں اس کی بات کا کوئی

جواب نہ دے سکا۔ پس میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کی کہی ہوئی بات عرض کی۔ آپؑ نے فرمایا اس شخص پر حیف ہے۔ خدا کی قسم امامت اگر منقطع ہوگئی تو رات اور دن منقطع ہوجائیں گے۔ اب جب وہ شخص تمہیں ملے تو اس سے کہنا کہ یہ موسیٰؑ ابن جعفرؑ میرے بعد امام ہوگا۔ اس کے بعد اس کا فرزند اس کا جانشین ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

اس روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قسم کھا کر فرمایا کہ امر امامت منقطع نہیں ہوسکتی یہاں تک کہ رات اور دن منقطع ہوجائیں۔ پس رسولان علیہم السلام کے درمیان زمانہ فترت تو جائز ہے۔ کیونکہ رسول کی ذمہ داریوں میں یہ ہوتا ہے کہ وہ قوم کے لئے شریعت لاتے ہیں، سابقہ شریعت کی تجدید کرتے ہیں اور بعض احکام کے ذریعے بعض کو منسوخ کرتے ہیں۔ لیکن انبیاء اور ائمہ کے لئے زمانہ فترت جائز نہیں کیونکہ نہ تو وہ شریعت لے کر آتے ہیں نہ منسوخ کرنے یا تجدید کرنے کی ذمہ داری ان کی ہوتی ہے اور ہم یہ جانتے ہیں کہ حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے درمیانی زمانے میں، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے درمیانی زمانے میں، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے درمیانی زمانے میں، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ کے درمیانی زمانے میں بے شمار انبیاء اور اوصیاء مبعوث ہوتے اور ان کی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ اللہ کے احکام لوگوں کو یاد دلائیں اور وہ سب کچھ جو ان تک رسولوں سے وصیتیں، کتابیں اور علوم پہنچے ہیں ان کی حفاظت کریں اور ان میں سے تمام رسولوں نے اپنی امتوں کو ان امور کی تبلیغ کی جو اللہ عزوجل سے ان تک پہنچے اور ان انبیاء کے اوصیاء نے ان علوم اور وصایا کی حفاظت کی جب اللہ تعالیٰ نے رسالت کو محمدؐ پر ختم کیا تو ضروری تھا کہ کوئی ہادی اور وصی ہو جو دینِ حق کی حفاظت اور تبلیغ کرے کیونکہ زمین بغیر حجتِ خدا کے نہیں رہ سکتی۔ پس اسی سبب سے اللہ نے ان کے بعد سلسلہ امامت کو جاری فرمایا۔ جو بالترتیب منظم اور متصل ہے کیونکہ یہ جائز نہیں کہ آثار انبیاء و رسل اور اعلام محمدؐ ان کی ملت، ان کی شریعت، ان کے فرائض، ان کی سنتیں اور ان کے احکام مٹ جائیں یا منسوخ ہوجائیں جب کہ حضور اکرمؐ کے بعد کسی رسول یا نبی کو نہیں آنا ہے۔

اور امام، رسول یا نبی کی طرح نہیں ہوتا اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور ملت کے سوا کسی اور شریعت اور ملت کا داعی ہوتا ہے۔ اسی لئے دو اماموں کے درمیان فترت کے زمانے کا واقع ہونا جائز نہیں۔ فترت صرف رسولوں کے درمیان جائز ہوتی ہے اماموں کے درمیان نہیں۔ پس اس لئے واجب ہوا کہ ایک ایسا امام ضروری ہے کہ جسے دلیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہو۔

اسی طرح لازم ہے کہ دو رسولوں کے درمیان اگر زمانہ فترت ہے تو اس زمانے میں امام اور وصی کا خلق پر حجت ہونا لازم ہے تاکہ لوگوں کو اس رسول کی تعلیم کی طرف بلائیں جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے آئی ہے اور اس کے بندوں کو غفلت سے جگائیں۔ اور وہ چیزیں بیان کریں جنہیں وہ نہیں جانتے تاکہ وہ جان لیں کہ اللہ عزوجل نے انہیں بیکار نہیں

چھوڑا اور ان کے ذکر کو سطح زمین سے نہیں مٹایا اور ان کو ان کے دین کے بارے میں کسی شبہ میں نہیں چھوڑا اور جن فرائض کی ادائیگی کے لئے ان کو مقرر کیا گیا ہے تو اس میں ان کو مقام حیرت میں نہیں چھوڑا۔ نبوت اور رسالت سنت الہیٰ ہے اور امامت فرض۔ پس سنت تو بعض حالات میں منقطع اور ترک ہو سکتی ہے مگر فرض صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ پس امامت ہی وہ فرض عظیم ہے جس کے ذریعہ سنت و فرائض قائم ہوتے ہیں، دین کامل اور نعمت تمام ہوتی ہے۔ کیونکہ حضور اکرمؐ کے بعد نبوت کا سلسلہ منقطع ہوگیا اسی لئے ائمہ طاہرین ہی وہ ہستیاں ہیں جو بندگان خدا کو صحت دین کی طرف رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اور ان کے لئے نجات کا راستہ لازم کرتے ہیں اور انہیں ہلاکت کے موارد سے بچاتے ہیں۔ اور ان کے لئے اللہ عزّوجل کے فرائض بیان کرتے ہیں جو ان کے افہام سے ناپید ہوگئے ہیں۔ اور انہیں کتاب خدا کے ذریعے ہدایت یافتہ ہونے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ انہی کے باعث دین محفوظ اور شک سے بالاتر رہتا ہے۔ اور اللہ عزّوجل کے جو فرائض ہیں ان کی ادائیگی میں باطل داخل نہیں ہوتا اور اللہ کے احکام جاری رہیں گے کہ جن میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی اور نہ تغیر ہوتا ہے۔

رسالت و نبوت سنت ہے اور امامت فرض اور اللہ تعالیٰ کے فرائض حضور اکرمؐ کے ذریعہ ہمارے لئے جاری ہوئے جو ہمارے لئے لازم ہیں اور قیامت تک نہ منقطع ہونگے نہ تبدیل۔ ہاں ہم اس روایت کا بھی انکار نہیں کرتے جس میں کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمدؐ کے درمیان جو زمانہ فترت تھا اس میں کوئی نبی یا وصی نہیں تھا۔ ہم اس سے انکار نہیں کرتے اور کہتے ہیں: یہ روایت صحیح ہے مگر ہمارے مخالفین انبیاء و ائمہ و رسولان علیہم السلام کے انقطاع کے بارے میں جو تاویل کرتے ہیں اسے نہیں مانتے۔

فترت کے معنی ہیں ایسا زمانہ جس میں کوئی رسول یا نبی یا وصی ظاہر و مشہور نہ ہو جس طرح اس سے قبل تھا۔ اور اسی پر نازل شدہ کتاب کی دلیل ہے کہ اللہ عزّوجل نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسولوں کی فترت کے وقت پر مبعوث کیا نہ کہ انبیاء و اوصیاء کی فترت کے وقت۔ حضور اکرمؐ اور حضرت عیسیٰؑ کے درمیان کئی انبیاء اور ائمہ آتے جو لوگوں کے خوف سے پوشیدہ رہے۔ انہی میں خالد بن سنان عبسی نبی بھی تھے جن کا انکار کوئی نہیں کرسکتا کیونکہ ان کے بارے میں روایات خاص و عام میں مشہور ہیں۔ اور ان کی صاحبزادی (۱) نے حضور کا زمانہ پایا اور آپؐ سے ملاقات کرنے آئیں تو آپؐ نے فرمایا: یہ اس نبی کی بیٹی ہے جس کو اس کی قوم نے کمزور کردیا اور وہ خالد بن سنان تھے۔ ان کے اور حضور اکرمؐ کی بعثت کے درمیان پچاس سال کا فاصلہ تھا۔ ان کا پورا نام خالد بن سنان بن بعیث بن مریطہ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس تھا یہ بات مجھ سے اہل علم و فقہ کی ایک جماعت نے بیان کی۔

---

(۱) معارف میں ابن قتیبہ نے تحریر کیا " اس کی بیٹی رسول اللہؐ کے پاس آئی تو میں نے آنجنابؐ کو قل ھو اللہ احد کی قرات کرتے ہوئے سنا اس پر اس (خاتون) نے کہا: میرے والد بھی یہی کہا کرتے تھے۔

۳ - بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولیدؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے سعد بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن ولید خزاز اور سندی بن محمد بزاز نے ان دونوں سے محمد بن ابی عمیر نے ان سے ابان بن عثمان احمر نے ان سے بشیر نبال نے ان سے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا کہ خالد بن سنان عبسی کی بیٹی حضور اکرمؐ کے پاس آئی تو آپؐ نے فرمایا مرحبا اے میرے بھائی کی بیٹی۔ آپؐ نے اس کو پاس بٹھایا اس کے لئے رداء بچھائی اور اس کو اپنے پاس بٹھایا پھر فرمایا یہ اس نبی کی بیٹی ہے جس کو اس کی قوم نے کمزور کر دیا اور وہ خالد بن سنان عبسی تھے۔

اس کا نام محیاۃ بنت خالد بن سنان تھا۔

اور بعد اس کے کہ اگر کتاب منزل نہ ہوتی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بزبان نبیِ مرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خبر دی کہ جس پر امت کا اجماع ہے جو آنجنابؐ سے نقل کیا گیا ہے نیز یہ روایت کتاب خدا کے موافق ہے کہ آنجنابؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اللہ کی حکمت میں یہ واجب و لازم تھا کہ بندگانِ خدا کو ڈرانے والے رسول کے بغیر رکھنا جائز نہیں جب تک تکلیف شرعی ان پر باقی ہے۔ چنانچہ رسول ان پر متواتر آتے رہے جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے **ثم ارسلنا رسلنا تترا کلما جآء امۃ رسولھا کذبوہ فاتبعنا بعضھم بعضاً** (سورۃ مومنون آیت ۴۴) "پھر ہم نے اپنے رسول لگاتار بھیجے۔ جب کسی امت کا رسول اس کے پاس آیا انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ہم نے بھی ایک کو دوسرے کے قدم بقدم کر دیا۔"

نیز ارشاد ہے۔ **لئلا یکون للناس علی اللّٰہ حجۃ بعد الرسل** (سورہ نساء آیت ۱۶۵) "تاکہ لوگوں کو اللہ پر الزام کا موقع رسول کے بعد باقی نہ رہے۔" کیونکہ لوگوں کی حجت اسی وقت ساقط ہوتی ہے جب اللہ رسول بھیجے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: **لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع ایتک من قبل ان نذل و نخزی** (سورۃ طہ آیت نمبر ۱۳۴) "تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے پہلے تیری نشانیوں کی پیروی کرتے۔"

پس لوگوں کی حجت کو ساقط کرنے کے لئے اللہ نے رسول بھیجے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **قل قد جآءکم رسل من قبلی بالبینت و بالذی قلتم فلم قتلتموھم ان کنتم صادقین** (سورۃ آل عمران آیت ۔ ۱۸۳) "تم کہہ دو کہ مجھ سے پہلے بہت سے رسول تمہارے پاس واضح دلیلیں لے کر آئے تھے اور جو کچھ تم کہتے ہو یہ بھی لائے تھے پھر اگر تم سچے ہو تم ان کو قتل کیوں کیا تھا۔"

پس بندوں پر تکلیف شرعی اس وقت لازم آتی ہے۔ جب ان کے پاس کوئی ڈرانے والا رسول آئے جو انہیں امور دین و دنیا کی مصلحتیں سمجھائے، ان کے ظالموں کے مقابلے میں مظلوموں سے انصاف کرے۔ اور قوی سے کمزور کا حق

واپس دلائے پس اللہ کی حجت اسی طرح قائم ہو سکتی ہے۔

اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خبر دے دی ہے کہ حضرت محمدؐ پر سلسلہ رسالت و نبوت ختم ہو گیا اور ہم نے اس بات کو مان لیا اور یقین کر لیا کہ آپؐ کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا پس اب کسی ایسے سلسلہ کی ضرورت ہے جو سلسلہ رسالت و نبوت کی جگہ قائم ہو اور جس کے ذریعہ اللہ کی حجت قائم ہو، جس کے ذریعے سے ہمارے امراض دور ہو سکیں۔ اور اللہ نے اپنے نبی سے قرآن میں فرمایا: **انما انت منذر ولکل قوم ھاد** (سورۃ رعد آیت ۷) "تیرا کام تو ڈرانا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے" پس اس سلسلہ ہدایت کی ضرورت اس وقت تک رہے گی جب تک یہ دنیا باقی ہے اور تکلیف شرعی و اوامر و نواہی باقی ہیں۔ اور لازمی ہے کہ یہ ہادی ہماری طرح نہ ہو جس کو خود سیدھا ہونے کی، ادب سیکھنے کی اور حق کی طرف ہدایت پانے کی ضرورت ہو اور وہ علم شریعت اور مصالح دین میں کسی کا محتاج نہ ہو۔ بلکہ وہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہو اور اللہ کی جانب سے الہام کے ذریعے ہدایت یافتہ ہو جیسے کہ اُمِّ موسیٰ کی طرف الہام کیا گیا تھا جس میں ان کی اور موسیٰ کی فرعون اور اس کی قوم کی جانب سے نجات تھی۔

پس امام کا سارا علم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ کتاب خدا کا عالم ہوتا ہے اور اس کی تنزیل و تفسیر و تاویل و معانی و ناسخ و منسوخ، محکم و متشابہ، حلال و حرام، اوامر و نواہی، وعدہ وعید، امثال و قصص کو جانتا ہے اور یہ علم اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنی رائے یا قیاس سے کام نہیں لیتا جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ** (سورۃ نساء آیت ۸۳) "اور اگر وہ اسے رسول تک اور ان میں جو (اللہ کے) امر والے ہیں ان تک پہنچاتے۔ تو بات کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں۔"

اور اس کی دلیل یہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں نے رسول اکرمؐ کی اس حدیث کو نقل کیا ہے کہ **انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ عزّوجل و عترتی اہل بیتی و انھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض** "میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ اگر ان سے متمسک رہے تو گمراہ نہ ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب دوسری میری عترت اہل بیت یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ مجھ سے حوض کوثر پر ملیں گے۔"

نیز آپؐ نے فرمایا: **الائمۃ من اہل بیتی لا تعلّموھم فانھم اعلم منکم** "میرے ائمہ اہل بیت کو نہ پڑھاؤ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں۔" پس رسول اللہ نے فرمایا: ہم نے ان کو علم دیا ہے اور یہ بھی فرمایا: وہ اپنا قائم مقام ہماری ہدایت اور علم کتاب کی معرفت کے لئے ہم میں چھوڑ رہے ہیں۔ لیکن امت بہت جلد ان دونوں سے مفارقت اختیار کرے گی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ جن کو محفوظ رکھے اور ان کو وہ ضروری سمجھیں اور ان کے اتباع سے گمراہی

اور ہلاکت سے بچ سکیں اور یہی صحیح ضمانت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے دی جائے گی جب کہ کسی مجبوری کی وجہ سے نہ ہو ۔ اور اس چیز کا اتباع نہ کیا جائے جس کی طرف وحی کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو ان دونوں سے تمسک رکھے گا وہ ہرگز گمراہ نہیں ہوگا اور یہ کہ دونوں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ حوض کوثر پر وارد ہوں ۔

آپ کا ارشاد ہے کہ آپؐ کی امت فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی ۔ اس میں ایک فرقہ ناجی ہوگا باقی سب ناری ۔

پس آپؐ کے دونوں اقوال کو سامنے رکھیں تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو فرقہ کتاب و عترت سے تمسک رکھے گا وہ ہلاکت سے دور رہے گا ۔ جیسا کہ آپؐ نے فرمایا کہ ان دونوں سے تمسک رکھنے والا گمراہ نہ ہوگا ۔

اور آپؐ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ میری امت میں وہ شخص دین سے اس طرح نکل جائے گا جس طرح کمان سے تیر نکل جاتا ہے جس نے کتاب و عترت میں فاصلہ ڈال دیا ۔ اس بات نے ہمیں آگاہ کیا کہ جو چیز ہمارے لئے چھوڑی گئی ہے یہ ہمارے عذر اور حجت کے لئے یقینی چیز ہے اور اللہ عزوجل ہماری طرف رسولوں کے بھیجنے سے بے نیاز ہے ۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت میں قرآن ، تنزیل ، سورۃ وآیات ، قراءت ، معانی و تفسیر اور تاویل کے بارے میں کثرت سے اختلاف ہیں اور ہر کوئی اپنی بات ثابت کرنے کے لئے آیات قرآنی کا سہارا لیتا ہے ۔ پس ہم نے جان لیا کہ جو شخص قرآن کا علم رکھتا ہے جس کا وہ محتاج ہے تو وہ وہی شخص ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اس کتاب سے قریب کیا ہے جو قیامت تک اس سے جدا نہیں ہوگی ۔

اس کے باوجود یہ ضروری ہے کہ اس کتاب کے ہم نشین ہادی کے ساتھ دلیل ہو اور ایسی رہنمائی ہو جو دلیلوں سے ہاری ہوئی مخلوق اور اس کی طرف احتیاج رکھنے والوں کے لئے ان دونوں کو ظاہر کرتی ہو اور ان دونوں کے ذریعے اس کے اندر صفات پیدا ہونی چاہئیں اور عام ہونا چاہیئے اور اس ہادی کی ثابت قدمی لوگوں کی صفات سے الگ ہو ۔ اور وہ ان کی ہر چیز سے بے نیاز ہو ۔ تو اس طرح ان کی معرفت مخلوق کے اوپر معجزانہ دلالت اور حجت لازمہ کے ساتھ ثابت ہوگی کہ دلیل سے ہارے ہوئے لوگ اس کی امامت کے اقرار کی طرف زیادہ بے چین ہوں گے تاکہ اس ذریعے سے سچا مومن ، جھوٹے کافر کے مقابلے میں ظاہر ہوجائے کہ جو انتہائی عناد رکھنے والا اور لوگوں کو دھوکے میں رکھنے والا ، اپنے جھوٹے اقوال اور غلط خیالات اور مختلف کتب و اخبار کی تاویلات کرنے والا ہے اس لئے کہ عناد رکھنے والا برہان کو قبول نہیں کرتا ۔

اب اہل الحاد و عناد یہ دلیل دیتے ہیں کہ کیونکہ کتاب خدا میں ہر شے کا بیان موجود ہے اس لئے اس کے ہوتے ہوئے ہم امیر ہدایت کے محتاج نہیں رہتے ۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : **مافرطنافی الکتاب من شی** (سورۃ انعام آیت ۳۸) " ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں رکھی " ۔

ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ بے شک کتاب خدا میں ہر شے کا بیان ہے جس میں واضح نصوص ہیں مگر ہم

دیکھتے ہیں کہ بعض مقامات میں اختلاف بھی نظر آتا ہے حالانکہ قولِ خدا میں اختلاف جائز نہیں ہے۔ جیسے کہ ارشاد رب العزت ہے: **ولو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً** (سورۃ نساء آیت ۸۲) "اور اگر یہ ہوتا کسی اور کا سوائے اللہ کے تو ضرور پاتے اس میں بہت اختلاف۔" پس مکلفین کے لئے لازم ہے کہ کوئی ایسا فرد ہو جو قرآن کے بیان کو دلیل و حجت سے واضح کرے۔ جیسے کہ ہم سابقہ امتوں میں دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کی وفات کے بعد کتاب خدا میں اختلاف کا شکار ہو گئیں اور اہل توریت محض توریت کے باعث اہل زبور، زبور کے باعث۔ اہل انجیل، انجیل کے باعث کسی ہادی سے مستغنی نہیں ہوئے حالانکہ ان کتابوں کے بارے میں خدا نے فرمایا کہ ان میں ہدایت اور نور ہے جس کے ذریعہ انبیاء حکم دیتے تھے۔ پس وہ امتیں اس حکم کو ان کتابوں سے حاصل کرنے میں ایک ہادی کی محتاج رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کتابوں میں موجود علم کو لوگوں کو بیان نہیں کیا بلکہ اس مقصد کے لئے ان کی طرف رسول بھیجے اور ہر رسول کے لئے ایک وصی قرار دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اگلے نبی کی آمد تک وہ اس وصی کی اطاعت کریں تاکہ ان پر حجت قائم رہے اور وہ اوصیاء کتابِ خدا سے فیصلے کرتے تھے جیسے کہ ارشادِ خداوندی ہے: **یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللّٰہ وکانوا علیہ شھداء** (سورۃ مائدہ آیت ۴۴) "وہ نبی جو مطیع خدا تھے یہودیوں کے فیصلے اسی کے مطابق کرتے رہے۔ اسی طرح اللہ والے لوگ اور علماء جن کو اللہ کی کتاب کی حفاظت سپرد کی گئی تھی اور وہ اس کے گواہ تھے۔"

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبیؐ کے بعد رسالت کا سلسلہ بند کر دیا اور ان کے اہل بیت اور عترت میں سے ہمارے لئے ہادی مقرر کئے جو حق کی طرف ہماری رہنمائی کریں۔ ہم سے اندھے پن کو ہٹائیں اور امت کو اختلاف و تفرقہ سے دور رکھیں۔ وہ خطاء و گناہ سے معصوم اور کتابِ خدا سے متصل ہیں اور ہمیں حکم دیا کہ ہم کتاب و عترت سے متمسک رہیں اور ہمیں اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے معلوم ہوا کہ ہم گمراہ نہیں ہوں گے اگر ان دونوں سے ہم نے تمسک رکھا۔ اگر سلسلہ امامت جاری نہیں کیا جاتا تو بعثتِ رسول کی حکمت باطل قرار پاتی اور ہم سے تکلیف ساقط ہو جاتی اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کا بیان اپنے نبی سے اس طرح کیا: **انما انت منذر و لکل قوم ھاد** (سورۃ رعد آیت ۷) "تیرا کام تو ڈرانا ہے اور ہر قوم کے لئے ہادی ہے۔" پس اس طرح ہم پر اللہ کی حجتِ بالغہ ہے۔

رسولوں انبیاء اور اوصیاء صلوات اللہ علیہم سے زمین کبھی بھی خالی نہیں رہی البتہ دشمنوں کے خوف کے پیش نظر بعض نے اپنی دعوت کو ظاہر نہیں کیا اور اپنی تبلیغ کو صرف مومنوں تک محدود رکھا یہاں تک کہ حضرت محمدؐ مبعوث

ہوئے ۔ حضرت عیسیٰ کے آخری وصی کا نام آبی تھا بعض کہتے ہیں بالط تھا ۔

۴ ۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے سعد بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد بن عیسیٰ ، محمد بن حسین بن ابی خطاب ، یعقوب بن یزید کاتب اور احمد بن حسن بن علی بن فضال نے ان سے عبداللہ بن بکیر نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کے آخری وصی کا نام آبی تھا ۔

۵ ۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولیدؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن صفار اور سعد بن عبداللہ نے ان دونوں سے یعقوب بن یزید کاتب نے ان سے محمد بن ابی عمیر نے ان سے ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کے آخری وصی کا نام بالط تھا

۶ ۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ اور محمد بن حسنؒ نے ان دونوں کا بیان ہے کہ کہا ہم سے سعد بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ہیثم بن ابی مسروق نہدی اور محمد بن عبدالجبار نے ان سے اسماعیل بن سہل نے ان سے محمد بن ابی عمیر نے ان سے درست بن ابی منصور واسطی وغیرہ نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب سلمان فارسیؓ کئی علماء کے پاس تلاش حق کے لئے گئے آخر میں آپؓ آبی کے پاس گئے اور اس وقت تک اس کے پاس رہے جب تک اللہ نے چاہا یہاں تک کہ حضور اکرمؐ کا ظہور ہوا تو آبی نے کہا: اے سلمان وہ شخص جس کی تم کو تلاش ہے وہ مکہ میں ظاہر ہوگیا ہے ۔ پس حضرت سلمان مکہ تشریف لے آئے ۔

۷ ۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ اور محمد بن حسنؒ نے ان دونوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے سعد بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے کوفہ کے رہنے والے اصحاب کی ایک جماعت نے ان سے محمد بن اسماعیل بن بزیع نے ان سے امیّہ بن علی قیسی نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے درست بن ابی منصور واسطی نے انہوں نے کہا کہ ابوالحسن اول یعنی حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ پر آبی حجت تھے ۔ تو آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ حضورؐ تک آبی کے ذریعہ وصیتِ انبیاء پہنچی اور آپؐ نے اسے قبول فرمایا ۔ میں نے عرض کیا: کیا حضورؐ آبی پر حجت تھے ؟ فرمایا اگر حضورؐ حجت ہوتے تو ان تک آبی وصیت نہیں پہنچاتے ۔ میں نے عرض کیا: پھر آبی کا کیا حال تھا ۔ آپؑ نے فرمایا کہ انہوں نے حضورؐ کی رسالت اور جو آپؐ پر نازل ہوا اس کا اقرار کیا ۔ آپؐ تک وصیتِ انبیاء پہنچائی اور اسی دن فوت ہوگئے ۔

پس فترت کا مطلب ہے مخفی ، پوشیدہ اور ظہور و اعلانِ دعوت کی ممانعت نا کہ اس کا مطلب سرے سے کسی شخص یا کسی ذات کا غائب ہوجانا ۔ جیسے خدا ملائکہ کے تذکرے میں ارشاد فرماتا ہے: **یسبحون الیل و النهار لا یفترون** (سورۃ انبیاء آیت ۲۰) " یاد کرتے ہیں رات اور دن نہیں تھکتے ۔" پس اگر اس آیت میں فتور کا مطلب

کسی ذات کا غائب ہو جانا لیا جائے تو یہ آیت محال قرار پاتی ہے کیونکہ اگر ملائکہ سوتے ہیں تو سونے والا (ذہنی اعتبار سے) غائب ہو جاتا ہے اور سونے والا تسبیح نہیں کرتا کیونکہ جب سو جاتا ہے تو تسبیح سے رک جاتا ہے۔ اور نیند بمنزلہ موت ہوتی ہے جیسے کہ ارشاد خداوندی ہے: **اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا** (سورۂ زمر آیت ۴۲) "اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں جب وقت ہو ان کے مرنے کا اور جو نہیں مریں ان کو کھینچ لیتا ہے ان کی نیند میں۔"

نیز ارشاد خداوندی ہے **وھو الذی یتوفکم بالیل و یعلم ماجرحتم بالنھار** (سورۂ انعام آیت ۶۰) اور وہی ہے کہ قبضہ میں لیتا ہے تم کو رات میں اور جانتا ہے جو کچھ کہ تم کر چکے ہو دن میں" نائم فاتر بمنزلہ میت ہے اور وہ ذات جسے نہ نیند آتی ہے، نہ اونگھ، نہ سوتا ہے، نہ فاتر ہوتا ہے وہ اللہ کی ذات ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ اور یہ روایت اس پر دلیل ہے:

۸۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے سعد بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان سے عباس بن موسیٰ وراق نے ان سے یونس بن عبدالرحمٰن نے ان سے داؤد بن فرقد عطار نے انہوں نے کہا کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک نے خبر دی ہے کہ مجھے بتائیں کہ کیا ملائکہ سوتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں معلوم۔ تو اس نے کہا: اللہ عزّوجل کا ارشاد ہے **یسبحون الیل والنھار لایفترون** (سورۂ الانبیاء آیت ۲۰) "رات دن اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور کاہلی نہیں کرتے۔" پھر کہا: کیا میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ارشادات میں سے کچھ اس سوال کے متعلق تمہیں بطور ہدیہ پیش کروں؟ میں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ بتاؤ! پس اس نے کہا: (امامؑ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا) جو بھی زندہ ہے وہ سوتا ہے سوائے خدائے واحد و عزّوجل کے اور ملائکہ ہوتے ہیں۔

میں نے عرض کیا۔ اللہ عزّوجل کا فرمان ہے۔ **یسبحون الیل والنھار لایفترون** فرمایا: ان کا سانس لینا تسبیح ہے۔

پس فترت کا مطلب ہے کہ اظہار امرونہی سے باز رہنا۔

اور لغت بھی ایسے ہی معنی پر دلالت کرتی ہے۔ جیسے کہ کہا جاتا ہے۔ **فتر فلان عن طلب فلان** اور **فتر عن مطالبتہ** اور **فتر عن حاجتہ** یہاں مطلب ہے مطالبہ اور حاجت سے باز رہنا نہ کہ سرے سے کسی شخص کا ہی غائب ہو جانا۔

بعض لوگ دین کے طور پر قرآن کی دو آیات پیش کرتے ہیں۔ ایک تو سورہ سجدہ کی آیت ۳ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **لتنذر قوماً ما اتھم من نذیر من قبلک** "تاکہ تم ڈراؤ ان لوگوں کو جن کے پاس کوئی

ڈرانے والا تم سے پہلے نہیں آیا۔" اور دوسری سورۃ سبا کی آیت ۴۴ ہے۔ **وما اتینهم من کتب یدرسو نها وما ارسلنا الیهم قبلک من نذیر** "اور ہم نے ان کو کتابیں تو دی نہیں تھیں جنہیں وہ پڑھتے اور نہ ہم نے تم سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈرانے والا بھیجا تھا۔" ان دو آیات کو ہمارے مخالف اس بات کی دلیل قرار دیتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اور حضور اکرمؐ کے درمیان نہ تو کوئی نبی آیا اور نہ کوئی رسول اور نہ کوئی حجتِ خدا۔ دراصل وہ ان آیات کی تاویلیں ہی غلط کر رہے ہیں۔ یہاں تذکرہ نذیر کا ہے۔ اور نذیر صرف رسول ہوتے ہیں۔ نہ تو انبیاء اور نہ ہی اوصیاء کے لئے نذیر کا لفظ استعمال ہوتا ہے جیسے حضور اکرمؐ سے اللہ نے ارشاد فرمایا: **انما انت منذر ولکل قوم هاد** (سورۃ رعد آیت ۷) "تیرا کام تو ڈرانا ہے۔ اور ہر قوم کے لئے ہادی ہوا کرتا ہے۔" پس نذیر رسول ہی ہوتے ہیں اور انبیاء و اوصیاء ہادی کہلاتے ہیں اور اللہ عزّوجل کا قول: " **ولکل قوم هاد** " خود اس بات کی دلیل ہے کہ زمین حجتِ خدا سے کسی زمانے میں خالی نہیں رہی۔ تمام قوموں اور تمام زمانوں میں بندوں کے لئے اللہ عزّوجل کی جانب سے انبیاء اور اوصیاء میں حجت کا ہونا لازم ہے۔

پس اللہ عزّوجل کی جانب سے لازم کر دیا گیا ہے کہ جب تک تکلیف شرعی باقی ہے، انبیاء اور اوصیاء کے ذریعے غیر منقطع ہدایت جاری رہے اس لئے کہ وہ ڈرانے کے کام کی ادائیگی کرتے ہیں۔ ہاں جائز ہے کہ ڈرانے کا سلسلہ منقطع ہوجائے جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد منقطع ہوا اور آپؐ کے بعد کوئی نذیر نہیں آیا۔

۹۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ اور محمد بن حسنؒ نے ان دونوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے سعد بن عبداللہ نے ان سے محمد بن حسین بن ابی خطاب اور یعقوب بن یزید نے ان دونوں سے حمّاد بن عیسیٰ نے ان سے حریز بن عبداللہ نے ان سے محمد بن مسلم نے انہوں نے کہا کہ میں نے آیت " **انما انت منذر ولکل قوم هاد** " کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا۔ تو آپؑ نے فرمایا: ہر امام اپنی قوم کے لئے ان کے زمانے میں ہادی ہوتا ہے۔

۱۰۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے سعد بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان سے ان کے والد نے ان سے ابن ابی عمیر نے ان سے عمر بن اذینہ نے ان سے برید بن معاویہ عجلی نے انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت " **انما انت منذر لکل قوم هاد** " کے معنی دریافت کئے تو آپؑ نے فرمایا: **منذر** سے مراد رسول اللہؐ اور **هاد** سے مراد حضرت علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔ اور ہر وقت اور ہر زمانے میں ہم میں سے ایک امام ہوگا جو لوگوں کو رسول اللہ کی تعلیمات کی طرف بلائے گا۔

اس مفہوم کی کثرت سے روایت وارد ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ سے جو یہ فرمایا کہ " **لتنذر**

باب 58 نوادر

قوماً ما اتاهم من نذير من قبلك " تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ سے پہلے ان کے درمیان کوئی رسول نہیں آیا۔ جس نے شریعت میں تبدیلی کی ہو اور ملت میں تغیر کیا ہو۔ اور نہ ان سے اوصیاء کی ہدایت اور دعوت کی نفی کی گئی ہے۔ اور اس بات کی نفی اللہ تعالیٰ کیسے کر سکتا ہے جبکہ اس نے ارشاد فرمایا: **واقسموا بالله جهد ايمانهم لئن جآء هم نذير ليكونن اهدٰى من احدى الامم فلما جاء هم نذير مازادهم الا نفورا** (سورۂ فاطر آیات ۴۲) " اور انہوں نے اپنی قوت بھر خدا کی قسم کھا کر کہا تھا کہ اگر ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا آئے گا تو ہم ہر پہلی امت سے زیادہ راہ راست پر آجانے والے ہوجائیں گے مگر جب ان کے پاس ڈرانے والا آیا تو ان کی نفرت اور زیادہ ہوئی۔"

اور اسی قسم کی دوسری روایات بھی ہم نے اس کتاب میں ذکر کی ہیں۔ **ولاقوة الا بالله۔**

۱۱۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن جعفر حمیری نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حسن بن ظریف نے ان سے صالح بن ابی حمّاد نے ان سے محمد بن اسماعیل نے ان سے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مرجائے اس حالت میں کہ اس کا کوئی امام نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میں نے عرض کیا: کیا ہر وہ شخص جو بغیر امام کے مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں اور واقف (رک جانے والے) کافر ہیں۔ اور ناصبی مشرک ہیں۔

۱۲۔ علی بن حاتم نے مجھے خط کے ذریعے خبر دی انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حمید بن زیاد نے ان سے حسن بن علی بن سماعہ نے ان سے احمد بن حسن میثمی نے ان سے سماعہ وغیرہ نے انہوں نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت امام قائمؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ **ولايكونوا كالذين اوتوا الكتاب من قبل فطال عليهم الامد فقست قلوبهم وكثير منهم فاسقون** (سورہ حدید آیت ۱۶) " اور ان لوگوں کی مانند نہ ہوجائیں جن کو پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر ایک زمانہ گزر گیا پس ان کے دل سخت ہوگئے اور ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں۔"

۱۳۔ انہی اسناد کے ساتھ بیان کیا مجھ سے احمد بن حسن میثمی نے ان سے حسن بن محبوب نے ان سے مومن طاق نے ان سے سلام بن مستنیر نے ان کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت **اعلموا ان الله يحي الارض بعد موتها** (سورۂ حدید آیت ۱۷) " جان رکھو کہ اللہ زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد" کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ امام قائمؑ کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کرے گا۔ یہاں موت سے مراد زمین کے رہنے والوں کا کفر ہے کیونکہ کافر میت ہوتا ہے۔

۱۴ - بیان کیا مجھ سے محمد بن ابراہیم بن اسحاقؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبدالعزیز بن یحییٰ جلودی بصری نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن زکریا جوہری نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن جعفر بن عمارہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے سعد بن طریف نے ان سے اصبغ بن نباتہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ کا ارشاد ہے کہ افضل کلام " لا الہ الا اللّٰہ " ہے اور اولِ افضلِ خلق وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے " لا الہ الا اللّٰہ " کہا - کسی نے پوچھا کہ حضور وہ شخص کون تھا جس نے سب سے پہلے لا الہ الا اللّٰہ کہا ؟ آپؐ نے فرمایا وہ میں تھا - میں بصورت نور اللہ کے حضور موجود تھا اور اس کی تحمید و تسبیح و تکبیر و تقدیس و تمجید کرتا تھا - پھر میرے نور سے ایک شاہد کا نور پیدا کیا گیا - پوچھا گیا: حضور آپ کا شاہد کون ہے ؟ آپؐ نے فرمایا - علی ابن ابی طالبؑ جو میرا بھائی ، میرا صفی ، میرا وزیر ، میرا خلیفہ ، میرا وصی ، میری امت کا امام ، میرے کوثر کا ساقی اور میرے لواء حمد کا اٹھانے والا ہے - پھر عرض کیا گیا: حضور ان کے نور سے کون خلق ہوا ؟ فرمایا حسنؑ اور حسینؑ جو جوانان جنت کے سردار ہیں - اور ان کے بعد حسینؑ کی نسل سے قیامت تک آنے والے ائمہ -

۱۵ - بیان کیا مجھ سے محمد بن حسنؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حسین بن حسن بن ابان نے ان سے حسین بن سعید نے ان سے محمد بن حسن کنانی نے ان سے ان کے جد نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ پر ان کی موت سے پہلے ایک کتاب اتاری اور فرمایا: اے محمدؐ یہ کتاب دراصل تمہاری وصیت ہے جو تم اپنے خاندان میں نجیب کو دے دو - حضور اکرمؐ نے فرمایا: اے جبرئیلؑ میرے خاندان میں نجیب کون ہے ؟ جبرئیلؑ نے عرض کیا۔ علی ابن ابی طالبؑ - اس کتاب پر سونے کی کئی مہریں لگی تھیں - پس حضورؐ نے وہ کتاب حضرت علی ابن ابی طالبؑ کو دی اور تاکید کی کہ ان مہروں میں سے ایک کو وہ توڑیں اور جو اس کتاب کے حصہ میں لکھا ہے اس پر عمل کریں - پس (حضورؐ کے انتقال کے بعد) حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے ایک مہر توڑی اور کتاب میں تحریر ہدایت کے مطابق عمل کیا - پھر وہ کتاب اپنے فرزند حسنؑ کو دی انہوں نے بھی ایک مہر توڑی اور اس میں تحریر ہدایت کے مطابق عمل کیا - پھر وہ کتاب امام حسینؑ کے پاس آئی - آپؑ نے بھی اپنے حصہ کی مہر توڑی تو دیکھا کہ اس میں تحریر تھا کہ شہادت کے لئے خروج کریں اور جو آپؑ کی حمایت میں لڑے گا وہ بھی یہ مرتبہ پائے گا اور اپنا نفس اللہ کے حوالے کردیں - پس اس کے مطابق عمل کیا - پھر حضرت علیؑ بن حسینؑ (امام زین العابدینؑ) نے اپنے وقت میں اس کی ایک مہر توڑی تو آپؑ کے لئے ہدایت درج تھی کہ خاموشی اور گوشہ نشینی اختیار کریں - اور عبادت الہیٰ کریں یہاں تک کہ یقین (موت) آجائے - پس آپؑ نے بھی اس کے مطابق عمل کیا - پھر وہ کتاب حضرت امام محمد باقرؑ کے پاس پہنچی آپؑ نے مہر توڑی تو اس میں تحریر تھا کہ لوگوں کو احادیث بیان کریں - احکام شرعی بتائیں اور صرف

ان سے ڈریں ۔ کوئی آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ۔ پھر وہ کتاب میرے (امام جعفر صادقؑ) کے پاس آئی ۔ میں نے مہر توڑی تو میرے لئے یہ ہدایت درج تھی کہ میں لوگوں میں احادیث بیان کروں احکام شرعی بتاؤں اور علوم اہل بیت کی نشرواشاعت اور اپنے آباء صالحین کی تصدیق کروں اور صرف اللہ سے ڈروں اور میں حرزوامان میں ہوں ۔ پس میں نے اس کے مطابق عمل کیا اب یہ کتاب میں موسیٰ بن جعفر کو دوں گا اور وہ اپنے بعد کے امامؑ کو ۔ اس طرح یہ کتاب امام مہدیؑ تک پہنچ گی ۔

۱۶ ۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے علی بن حسین سعد آبادی نے ان سے احمد بن ابی عبداللہ برقی نے ان سے ان کے والد نے ان سے محمد بن ابی عمیر نے ان سے علی بن ابی حمزہ نے ان سے ابی بصیر نے انہوں نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت **ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون** (سورۃ توبہ آیت ۳۳) "اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کردے گو مشرکوں کو برا لگے" کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم اس آیت کی تاویل ابھی تک نازل نہیں ہوئی ۔ اور نہ اس وقت تک ہوگی جب تک کہ امام قائمؑ خروج نہ کرلیں ۔ پھر کوئی کافر اور کوئی مشرک باقی نہ رہے گا یہاں تک کہ اگر کوئی کافر یا مشرک پہاڑ کے اندر بھی پناہ لے گا تو وہ پہاڑ آواز دے گا کہ اے مومن میرے بطن میں کافر (چھپا) ہے اس کو باہر نکال کر قتل کردو ۔

۱۷ ۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن علی ماجیلویہؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن یحییٰ عطار نے ان سے محمد بن حسین بن ابی خطاب اور احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان دونوں سے محمد بن سنان نے ان سے ابی جارود زیاد بن منذر نے انہوں نے کہا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب امام قائمؑ مکہ سے خروج کریں گے تو ایک منادی ندا دے گا کہ کوئی شخص اپنے ساتھ کھانے پینے کا سامان لے کر نہ چلے ۔ آپؑ کے ساتھ وہ پتھر ہوگا جو موسیٰ بن عمرانؑ کے ساتھ تھا اس میں سے چشمہ جاری ہوگا ۔ پس جو بھوکا ہوگا اس کا پانی پی کر اس کی بھوک ختم ہوجائے گی اور پیاسے کی پیاس ۔ یہاں تک کہ آپؑ کوفہ کے قریب نجف پہنچیں گے ۔

۱۸ ۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولیدؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن صفار نے ان سے یعقوب بن یزید نے ان سے محمد بن ابی عمیر نے ان سے ابان بن عثمان نے ان سے ابان بن تغلب نے انہوں نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ امام قائمؑ کی بیعت سب سے پہلے جبرئیلؑ کریں گے ۔ وہ سفید پرندہ کی صورت میں نازل ہوں گے اور بیعت کریں گے پھر ایک قدم کو بیت اللہ حرام پر اور ایک کو بیت المقدس پر چڑھایا جائے گا اور فصیح زبان میں ندا دی جائے گی جسے تمام خلائق سنے گی **اتی امر اللّٰہ فلا تستعجلوہ** (سورۃ نحل

كمال الدين وتمام النعمة

الشيخ الصدوق

الكتاب: كمال الدين وتمام النعمة
المؤلف: الشيخ الصدوق
الجزء:
الوفاة: ٣٨١
المجموعة: مصادر الحديث الشيعية ـ قسم الفقه
تحقيق: تصحيح وتعليق : علي أكبر الغفاري
الطبعة:
سنة الطبع: محرم الحرام ١٤٠٥ - ١٣٦٣ ش
المطبعة:
الناشر: مؤسسة النشر الإسلامي التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة
ردمك:
ملاحظات:

وفاة موسى عليه السلام كان له أوصياء حججا لله كذلك مستعلنين ومستخفين إلى وقت ظهور
عيسى عليه السلام.
فظهر عيسى عليه السلام في ولادته، معلنا لدلائله، مظهرا لشخصه، شاهرا لبراهينه،
غير مخف لنفسه لان زمانه كان زمان إمكان ظهور الحجة كذلك.
ثم كان له من بعده أوصياء حججا لله عز وجل كذلك مستعلنين ومستخفين إلى
وقت ظهور نبينا صلى الله عليه وآله فقال الله عز وجل له في الكتاب: " ما يقال لك إلا ما قد قيل
للرسل من قبلك " (١) ثم قال عز وجل: " سنة من قد أرسلنا قبلك من رسلنا " (٢)
فكان مما قيل له ولزم من سنته على إيجاب سنن من تقدمه من الرسل إقامة الأوصياء
له كإقامة من تقدمه لأوصيائهم، فأقام رسول الله صلى الله عليه وآله أوصياء كذلك وأخبر بكون
المهدي خاتم الأئمة عليهم السلام، وأنه يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما،
نقلت الأمة ذلك بأجمعها عنه، وأن عيسى عليه السلام ينزل في وقت ظهوره فيصلي خلفه،
فحفظت ولادات الأوصياء ومقاماتهم في مقام بعد مقام إلى وقت ولادة صاحب زماننا عليه السلام
المنتظر للقسط والعدل، كما أوجبت الحكمة باستقامة التدبير غيبة من ذكرنا من
الحجج المتقدمة بالوجود.
وذلك أن المعروف المتسالم بين الخاص والعام من أهل هذه الملة أن الحسن
ابن علي والد صاحب زماننا عليهما السلام قد كان وكل به طاغية زمانه إلى وقت وفاته، فلما
توفي عليه السلام وكل بحاشيته وأهله وحبست جواريه وطلب مولوده هذا أشد الطلب و
كان أحد المتوليين عليه عمه جعفر أخو (٣) الحسن بن علي بما ادعاده لنفسه من الإمامة
ورجا أن يتم له ذلك بوجود ابن أخيه صاحب الزمان عليه السلام فجرت السنة في غيبته
بما جرى من سنن غيبة من ذكرنا من الحجج المتقدمة، ولزم من حكمة غيبة عليه السلام ما
لزم من حكمة غيبتهم.

---

(١) فصلت: ٤٣.
(٢) الاسراء: ٧٧.
(٣) كذا.

أمير المؤمنين صلوات الله عليه قال لابن عباس: إن ليلة القدر في كل سنة وإنه ينزل في تلك الليلة أمر السنة ولذلك الامر ولاة بعد رسول الله صلى الله عليه وآله، فقال ابن عباس:
من هم؟ قال: أنا وأحد عشر من صلبي أئمة محدثون (١).
٢٧ (باب)
* (ما روى عن سيدة نساء العالمين فاطمة (الزهراء) بنت رسول الله) *
* (صلى الله عليهما من حديث الصحيفة وما فيها من أسماء الأئمة) *
* (وأسماء أمهاتهم وأن الثاني عشر منهم القائم صلوات الله عليهم) *
١ - حدثنا محمد بن إبراهيم بن إسحاق الطالقاني رضي الله عنه قال: حدثنا الحسن بن إسماعيل قال: حدثنا أبو عمرو سعيد بن محمد بن نصر القطان قال: حدثنا عبد الله بن محمد السلمي قال: حدثنا محمد بن عبد الرحمن (٢) قال: حدثنا محمد بن -

سعيد بن محمد قال: حدثنا العباس بن أبي عمرو، عن صدقة بن أبي موسى، عن أبي نضرة قال: لما احتضر أبو جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام عند الوفاة دعا بابنه الصادق عليه السلام، فعهد إليه عهدا فقال له أخوه زيد بن علي بن الحسين:
لو امتثلت في تمثال الحسن والحسين عليهما السلام لرجوت أن لا تكون أتيت منكرا، فقال:
يا أبا الحسن إن الأمانات ليست بالتمثال، ولا العهود بالرسوم، وإنما هي أمور سابقة عن حجج الله تبارك وتعالى، ثم دعا بجابر بن عبد الله (٣) فقال له: يا جابر حدثنا

---

(١) هذا الخبر وإن كان سنده ضعيفا لكن متنه صحيح موافق للحق.
(٢) في العيون " محمد بن عبد الرحيم ".
(٣) سند هذا الخبر ضعيف ومشتمل على مجاهيل ومتنه لا يلائم ما جاء في غيره من الاخبار ففي تفسير القمي بسند صحيح عن الباقر عليه السلام سئل عن جابر فقال عليه السلام: " رحم الله جابرا بلغ من فقهه أنه كان يعرف تأويل هذه الآية: ان الذي فرض عليك القرآن - الآية " وهو ظاهر في موته في حياة أبي جعفر عليه السلام وروى نحوه الكشي، وقد أجمعت أرباب السير ومعاجم التراجم على أنه مات قبل سنه ٨٠ قال ابن قتيبة: مات جابر بالمدينة سنة ٧٨ وهو ممن تأخر موته من أصحاب النبي صلى الله عليه وآله بالمدينة. وقال ابن سعد: مات سنة ٧٣. وفي المحكى عن عمرو بن علي ويحيى بن بكير وغيرهما أنه مات سنة ٧٨ كما في تهذيب التهذيب. وقال ابن عبد البر في الاستيعاب: انه شهد العقبة الثانية مع أبيه وكف بصره في آخر عمره وتوفى سنة ٧٤ وقيل ٧٨ وقيل ٧٧ بالمدينة وصلى عليه أميرها أبان بن عثمان، وقيل توفى وهو ابن أربع وتسعين. وعلى أي كان وفاته قبل ميلاد أبي - عبد الله جعفر بن محمد (ع) بسنين لأنه عليه السلام ولد سنة ٨٣، وكانت وفاة الباقر عليه السلام سنة ١١٤ وفي قول ١١٦ فكيف يمكن حضور جابر عنده عليه السلام حين حضرته الوفاة، مع أن الظاهر من قول النبي صلى الله عليه وآله له: " إنك ستدرك رجلا من أهل بيتي - الخ " أنه أدرك محمد بن علي الباقر عليهما السلام فحسب ولم يدرك بعده من الأئمة عليهم السلام أحدا. و الاخبار التي تتضمن حياته بعد علي بن الحسين عليهما السلام كلها مخدوشة لأنه (ع) توفى سنة ٩٤

وأبو عبد الله حينذاك ابن أحد عشر سنة وتوفى جابر قبل ذلك نحوا من عشرين سنة، وما قال المامقاني (ره) من أن الكشي روى أنه (يعنى جابر) آخر من بقي من الصحابة من أن عامر بن واثلة مات سنة ١١٠ فلازم ذلك بقاء جابر بعد سنة ١١٠. اشتباه محض لان عامر لم يكن صحابيا إنما ذكروه في جملة الصحابة لتولده قبل وفاة النبي صلى الله عليه وآله. ولعل مراد الكشي أنه آخر من بقي من الصحابة بالمدينة ممن شهد العقبة كما قال الجزري: حيث قال: جابر آخر من مات ممن شهد العقبة. ثم اعلم أني أظن أن العلاج بان نقول: سقطت جملة من لفظ الرواة أو قلم النساخ وصحف " يا أبا جعفر " والأصل " ثم قال دعا أبي يوما بجابر بن عبد الله... فقال له جابر نعم يا أبا محمد - الخ " فيرفع الاشكال، وأمثال هذا السقط والتحريف كثيرة في الأحاديث.
ثم اعلم أيضا أن قولها " لكنه نهى أن يمسها الا نبي أو وصى نبي أو أهل بيت نبي "
يخالف ما سيأتي في حديث اللوح لان فيه " فأعطتنيه أمك فاطمة فقرأته وانتسخته ".

بما عاينت في الصحيفة؟ فقال له جابر: نعم يا أبا جعفر دخلت على مولاتي فاطمة عليهما السلام
لأهنئها بمولود الحسن عليه السلام (١) فإذا هي بصحيفة بيدها من درة بيضاء، فقلت: يا

---

(١) كذا.

سيدة النسوان ما هذه الصحيفة التي أراها معك؟ قالت: فيها أسماء الأئمة من ولدي فقلت لها: ناوليني لأنظر فيها، قالت: يا جابر لولا النهي أفعل لكنه نهي أن يمسها إلا نبي أو وصي نبي، أو أهل بيت نبي، ولكنه مأذون لك أن تنظر إلى باطنها من ظاهرها.

قال جابر: فقرأت فإذا فهيا: " أبو القاسم محمد بن عبد الله المصطفى، أمه آمنة بنت وهب. أبو الحسن علي بن أبي طالب المرتضى، أمه فاطمة بنت أسد بن هاشم بن عبد مناف. أبو محمد الحسن بن علي البر. أبو عبد الله الحسين بن علي التقي، أمهما فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وآله، أبو محمد علي بن الحسين العدل، أمه شهربانويه (١) بنت يزدجرد

ابن شاهنشاه، أبو جعفر محمد بن علي الباقر، أمه أم عبد الله بنت الحسن بن علي بن - أبي طالب. أبو عبد الله جعفر بن محمد الصادق، أمه أم فروة بنت القاسم بن محمد بن - أبي بكر. أبو إبراهيم موسى بن جعفر الثقة، أمه جارية اسمها حميدة. أبو الحسن علي بن موسى الرضا، أمه جارية اسمها نجمة. أبو جعفر محمد بن علي الزكي، أمه جارية اسمها خيزران. أبو الحسن علي بن محمد الأمين، أمه جارية اسمها سوسن (٢)

أبو محمد الحسن بن علي الرفيق، أمه جارية اسمها سمانة (٣) وتكنى بأم الحسن.

أبو القاسم محمد بن الحسن، هو حجة الله تعالى على خلقه القائم (٤)، أمه جارية اسمها نرجس صلوات الله عليهم أجمعين.

قال مصنف هذا الكتاب - رحمه الله -: جاء هذا الحديث هكذا بتسمية القائم عليه السلام، والذي أذهب إليه ما روي في النهي من تسميته، وسيأتي ذكر ما روينا (٥) في

ذلك من الاخبار في باب أضعه في هذا الكتاب لذلك إن شاء الله (تعالى ذكره).

---

(١) في بعض النسخ " شاه بانويه ".

(٢) المشهور كما في اخبار اخر اسمها " سمانة ".

(٣) المشهور اسمها " حديث " مصغرا أو " سليل ".

(٤) في بعض النسخ " هو الحجة القائم ".

(٥) في بعض النسخ " رويت ".

.٢٨

(باب)

* (ذكر النص على القائم عليه السلام في اللوح الذي أهداه الله عز) *
* (وجل إلى رسوله صلى الله عليه وآله ودفعه إلى فاطمة عليها) *
* (السلام فعرضته على جابر بن عبد الله الأنصاري حتى قرأه) *
* (وانتسخه وأخبر به أبا جعفر محمد بن علي الباقر عليهما) *
* (السلام بعد ذلك) * (١)

١ - حدثنا أبي، ومحمد بن الحسن رضي الله عنهما قالا: حدثنا سعد بن عبد الله، وعبد الله بن جعفر الحميري جميعا، عن أبي الحسن صالح بن أبي حماد، والحسن بن - طريف جميعا، عن بكر بن صالح.

وحدثنا أبي، ومحمد بن موسى بن المتوكل، ومحمد بن علي ماجيلويه، وأحمد ابن علي بن إبراهيم، والحسن بن إبراهيم بن ناتانة، (٢) وأحمد بن زياد الهمداني رضي الله عنهم قالوا: حدثنا علي بن إبراهيم، عن أبيه إبراهيم بن هشام، عن بكر بن - صالح، عن عبد الرحمن بن سالم، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال أبي عليه السلام لجابر بن عبد الله الأنصاري: إن لي إليك حاجة فمتى يخف عليك أن أخلو بك فأسألك عنها، فقال له جابر: في أي الأوقات شئت، فخلى به أبو جعفر عليه السلام، قال له: يا جابر أخبرني عن اللوح الذي رأيته في يد (ي) أمي فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وما أخبرتك به أنه في ذلك اللوح مكتوبا، فقال جابر: أشهد بالله أني دخلت على

---

(١) دأب الصدوق رحمه الله اطناب العناوين بخلاف الكليني (ره).

(٢) في بعض النسخ " الحسين بن إبراهيم " واحتمل الأستاذ وحيد البهبهاني في هامش المنهج كونه أخا الحسن.

أمك فاطمة عليها السلام في حياة رسول الله صلى الله عليه وآله أهنئها بولادة الحسين عليه السلام (١) فرأيت في
يدها لوحا أخضر ظننت أنه من زمرد، ورأيت فيه كتابة بيضاء شبيهة بنور الشمس،
فقلت لها: بأبي أنت وأمي يا بنت رسول الله ما هذا اللوح؟ فقالت: هذا اللوح
أهداه الله عز وجل إلى رسوله صلى الله عليه وآله فيه اسم أبي واسم بعلي واسم ابني وأسماء
الأوصياء من ولدي، فأعطانيه أبي ليسرني بذلك.
قال جابر: فأعطتنيه أمك (٢) فاطمة عليهما السلام فقرأته وانتسخته فقال له أبي عليه السلام:
فهل لك يا جابر أن تعرضه علي؟ فقال: نعم، فمشى معه أبي عليه السلام حتى انتهى إلى
منزل جابر فأخرج إلى أبي صحيفة من رق، فقال: يا جابر انظر أنت في كتابك لأقرأه
أنا عليك، فنظر جابر في نسخته (٣) فقرأه عليه أبي عليه السلام فوالله ما خالف حرف حرفا،
قال جابر: فاني أشهد بالله أني هكذا رأيته في اللوح مكتوبا:
بسم الله الرحمن الرحيم: هذا كتاب من الله العزيز الحكيم لمحمد نوره وسفيره
وحجابه ودليله، نزل به الروح الأمين من عند رب العالمين، عظم يا محمد أسمائي،
واشكر نعمائي، ولا تجحد آلائي، إني أنا الله لا إله إلا أنا قاصم الجبارين (ومبير
المتكبرين) ومذل الظالمين وديان يوم الدين، إني أنا الله لا إله إلا أنا فمن رجا

---

(١) كذا في النسخ المخطوطة عندي وفى نسخة منها " الحسن خ ل ".
(٢) يخالف ما مر أنفا في وفاة أبى جعفر محمد بن علي عليهما السلام.
(٣) إنما كانت ملاقاة جابر مع أبي جعفر عليه السلام بعد زيارة الأربعين في المدينة
قطعا وقد قيل إنه في زيارة الأربعين مكفوف البصر فكيف يمكن معه قراءة النسخة؟ ويمكن
أن نقول: إنما يكون عماه في آخر أيام حياته فاشتبه على بعض من ترجمه فتوهم عماه في
الأربعين سنة ٦١ وهو خلاف ما نصوا عليه من أنه كف بصره آخر عمره. وما في بشارة المصطفى
في خبر زيارته في الأربعين من قول عطية " قال: فألمسنيه فألمسته فخر على القبر " لا يدل
على العمى ولعل من شدة الحزن وكثرة البكاء ابيضت عيناه، أو غمرتهما العبرة في ذلك اليوم.
ويؤيده ما في هذا الخبر " ثم جال ببصره حول القبر وقال: السلام عليكم - الخ ".

غير فضلي، أو خاف غير عدلي عذبته عذابا لا أعذبه أحدا من العالمين، فإياي فاعبد وعلي فتوكل، إني لم أبعث نبيا فأكملت أيامه وانقضت مدته إلا جعلت له وصيا وإني فضلتك على الأنبياء، وفضلت وصيك على الأوصياء وأكرمتك بشبليك بعده وبسبطيك الحسن والحسين، وجعلت حسنا معدن علمي بعد انقضاء مدة أبيه، وجعلت حسينا خازن وحيي، وأكرمته بالشهادة، وختمت له بالسعادة، فهو أفضل من استشهد وأرفع الشهداء درجة، جعلت كلمتي التامة معه، والحجة البالغة عنده، بعترته أثيب وأعاقب، أولهم علي سيد العابدين، وزين أوليائي الماضين، وابنه سمي جده (١) المحمود، محمد الباقر لعلمي والمعدن لحكمتي، سيهلك المرتابون في جعفر الراد عليه كالراد علي، حق القول مني لأكرمن مثوى جعفر، ولأسرنه في أوليائه و أشياعه وأنصاره وانتحبت بعد موسى فتنة عمياء حندس (٢)، لان خيط فرضي لا ينقطع (٣) وحجتي لا تخفى، وأن أوليائي لا يشقون أبدا، ألا ومن جحد واحدا منهم فقد جحد نعمتي، ومن غير آية من كتابي فقد افترى علي، وويل للمفترين الجاحدين عند انقضاء مدة عبدي موسى وحبيبي وخيرتي، (ألا) إن المكذب بالثامن مكذب بكل أوليائي. وعلي وليي وناصري، ومن أضع عليه أعباء النبوة وأمتحنه بالاضطلاع، يقتله عفريت مستكبر، يدفن بالمدينة التي بناها العبد الصالح ذو القرنين إلى جنب شر خلقي، حق القول مني لأقرن عينه بمحمد ابنه (٤) وخليفته من بعده، فهو وارث علمي ومعدن حكمتي وموضع سري وحجتي على خلقي، جعلت الجنة مثواه وشفعته في سبعين من أهل بيته كلهم قد استوجبوا النار، وأختم بالسعادة لابنه علي وليي وناصري، والشاهد في خلقي، وأميني على وحيي، أخرج منه الداعي إلي سبيلي والخازن لعلمي الحسن، ثم أكمل ذلك بابنه رحمة للعالمين، عليه كمال موسى وبهاء عيسى وصبر أيوب، ستذل أوليائي في زمانه ويتهادون رؤوسهم كما تهادى

(١) في بعض النسخ " شبيه جده ".
(٢) انتحب أي تنفس شديدا.
(٣) في بعض النسخ " لان خيط وصيتي ".
(٤) في الكافي " بابنه م ح م د ".

رؤوس الترك والديلم فيقتلون ويحرقون ويكونون خائفين مرعوبين وجلين، تصبغ الأرض من دمائهم، ويفشو الويل والرنين في نسائهم (١) أولئك أوليائي حقا، بهم أدفع كل فتنة عمياء حندس، وبهم أكشف الزلازل، وأرفع عنهم الآصار (٢) والأغلال، أولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة وأولئك هم المهتدون.
قال عبد الرحمن بن سالم قال أبو بصير: لو لم تسمع في دهرك إلا هذا الحديث لكفاك فصنه إلا عن أهله.
٢ - حدثنا علي بن الحسين بن شاذويه المؤدب، وأحمد بن هارون القاضي رضي الله عنهما قالا: حدثنا محمد بن عبد الله بن جعفر الحميري، عن أبيه، عن جعفر بن محمد ابن مالك الفزاري الكوفي، عن مالك السلولي (٣)، عن درست بن عبد الحميد، عن عبد الله بن القاسم، عن عبد الله بن جبلة، عن أبي السفاتج، عن جابر الجعفي، عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام، عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال: دخلت على
مولاتي فاطمة عليها السلام وقد أمها لوح يكاد ضوؤه يغشي الابصار، فيه اثنا عشر اسما ثلاثة في
ظاهره وثلاثة في باطنه، وثلاثة أسماء في آخره، وثلاثة أسماء في طرفه، فعددتها فإذا هي اثنا عشر اسما، فقلت: أسماء من هؤلاء؟ قالت: هذه أسماء الأوصياء أولهم ابن عمي وأحد عشر من ولدي، آخرهم القائم (صلوات الله عليهم أجمعين)، قال جابر، فرأيت فيها محمدا محمدا محمدا في ثلاثة مواضع، وعليا وعليا وعليا وعليا في أربعة مواضع.
٣ - وحدثنا أحمد بن محمد بن يحيى العطار رضي الله عنه قال: حدثني أبي، عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب، عن الحسن بن محبوب، عن أبي الجارود، عن أبي جعفر عليه السلام، عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال: دخلت على فاطمة عليهما السلام وبين يديها

---

(١) كل ذلك في زمان الغيبة لا في أيام ظهوره عجل الله تعالى فرجه. لان المؤمنين في أيامه. في كمال العزة.
(٢) في بعض النسخ " القيود ".
(٣) كذا. والظاهر هو مالك بن حصين السلولي. وفزارة حي من غطفان. والفزار أبو قبيلة من تميم منهم جعفر بن محمد بن مالك الفزاري.

لوح (مكتوب) فيه أسماء الأوصياء فعددت اثني عشر آخرهم القائم، ثلاثة منهم محمد
وأربعة منهم علي عليهم السلام.
وحدثنا أبو محمد الحسن بن حمزة العلوي رضي الله عنه قال: حدثنا أبو جعفر
محمد بن الحسين بن درست السروي، عن جعفر بن محمد بن مالك قال: حدثنا محمد
بن
عمران الكوفي، عن عبد الرحمن بن أبي نجران، وصفوان بن يحيى، عن إسحاق بن -
عمار، عن أبي عبد الله الصادق عليه السلام أنه قال: يا إسحاق ألا أبشرك، قلت: بلى
جعلت
فداك يا ابن رسول الله فقال: وجدنا صحيفة بإملاء رسول الله صلى الله عليه وآله وخط
أمير المؤمنين
عليه السلام فيها:
بسم الله الرحمن الرحيم: هذا كتاب من الله العزيز الحكيم، وذكر حديث
اللوح كما ذكرته في هذا الباب مثله سواء إلا أنه قال في آخره، " ثم قال الصادق عليه
السلام:
يا إسحاق هذا دين الملائكة والرسل فصنه عن غير أهله يصنك الله ويصلح بالك، ثم
قال عليه السلام: من دان بهذا أمن عقاب الله عز وجل.
وحدثنا أبو العباس محمد بن إبراهيم بن إسحاق الطالقاني رضي الله عنه قال:
حدثنا الحسن بن إسماعيل قال: حدثنا سعيد بن محمد بن القطان قال: حدثنا عبد الله
ابن موسى الروياني أبو تراب (١)، عن عبد العظيم بن عبد الله الحسني، عن علي بن
الحسن
ابن زيد بن الحسن بن علي بن أبي طالب، قال: حدثني عبد الله بن محمد بن جعفر،
عن أبيه عن جده أن محمد بن علي باقر العلم عليهما السلام جمع ولده وفيهم عمهم زيد
بن علي،
ثم أخرج كتابا إليهم بخط علي عليه السلام وإملاء رسول الله صلى الله عليه وآله مكتوب
فيه:

---

(١) في هامش بعض المخطوطة " عبيد الله " بالياء ابن موسى الروباني بالباء المنقطة تحتها نقطة قبل الألف والنون بعدها. والروبان قرية بالكوفة " انتهى. لكن لم أجده والرويان بالياء المثناة التحتية وضم الراء مدينة كبيرة من جبال طبرستان خرج منها جماعة من العلماء كما في اللباب لابن الأثير. وما " عبيد الله " كما في التوحيد وبعض النسخ أو " عبد الله " كما في المتن فلا أعلم الصواب منهما.

هذا كتاب من الله العزيز الحكيم العليم - (وذكر) حديث اللوح إلى موضع
الذي يقول فيه " أولئك هم المهتدون " -.
ثم قال في آخره قال عبد العظيم: العجب كل العجب لمحمد بن جعفر وخروجه
إذ سمع أباه عليه السلام يقول هكذا ويحكيه، ثم قال: هذا سر الله ودينه ودين ملائكته
فصنه إلا عن أهله وأوليائه.
٤ - حدثنا الحسين بن أحمد بن إدريس رضي الله عنه قال: حدثنا أبي، عن أحمد
ابن محمد بن عيسى، وإبراهيم بن هاشم جميعا، عن الحسن بن محبوب، عن أبي
الجارود،
عن أبي جعفر عليه السلام، عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال: دخلت على فاطمة عليها
السلام و
بين يديها لوح فيه أسماء الأوصياء، فعددت اثني عشر اسما آخرهم القائم، ثلاثة منهم
محمد، وأربعة منهم علي صلوات الله عليهم (أجمعين).
.٢٩
(باب)
* (ما أخبر به الحسن بن علي بن أبي طالب عليهما السلام من وقوع) *
* (الغيبة بالقائم عليه السلام وأنه الثاني عشر من الأئمة عليهم السلام) *
١ - حدثنا أبي، ومحمد بن الحسن رضي الله عنهما قالا: حدثنا سعد بن عبد الله
وعبد الله بن جعفر الحميري، ومحمد بن يحيى العطار، وأحمد بن إدريس جميعا قالوا:
حدثنا أحمد بن أبي عبد الله البرقي قال: حدثنا أبو هاشم داود بن القاسم الجعفري،
عن أبي جعفر الثاني محمد بن علي عليهما السلام قال: أقبل أمير المؤمنين عليه السلام ذات
يوم ومعه
الحسن بن علي وسلمان الفارسي رضي الله عنه، وأمير المؤمنين عليه السلام متكئ على يد
سلمان فدخل المسجد الحرام فجلس إذ أقبل رجل حسن الهيئة واللباس، فسلم على
أمير المؤمنين عليه السلام فرد عليه السلام فجلس، ثم قال: يا أمير المؤمنين أسألك عن
ثلاث

ماؤكم غورا فمن يأتيكم بماء معين " (١) فقال: هذه نزلت في القائم (٢)، يقول: إن أصبح إمامكم غائبا عنكم لا تدرون أين هو فمن يأتيكم بإمام ظاهر، يأتيكم بأخبار السماء والأرض وحلال الله عز وجل وحرامه، ثم قال عليه السلام: والله ما جاء تأويل هذه الآية ولابد أن يجئ تأويلها.

٤ - حدثنا أبي، ومحمد بن الحسن رضي الله عنهما قالا: حدثنا سعد بن عبد الله عن محمد بن عيسى بن عبيد، عن محمد بن الفضيل (٣) عن أبي حمزة، عن أبي جعفر عليه السلام
قال: إن الله تبارك وتعالى أرسل محمدا صلى الله عليه وآله إلى الجن والإنس، وجعل من بعده
الاثني عشر وصيا، منهم من مضى ومنهم من بقي، وكل وصي جرت فيه سنة من الأوصياء الذين بعد محمد صلى الله عليه وآله على سنة أوصياء عيسى عليه السلام وكانوا اثني عشر وكان
أمير المؤمنين عليه السلام على سنة المسيح.

٥ - حدثنا محمد بن موسى بن المتوكل رضي الله عنه قال: حدثنا علي بن إبراهيم عن أبيه إبراهيم بن هاشم، عن عبد الله بن حماد الأنصاري، ومحمد بن سنان جميعا، عن أبي الجارود زياد بن المنذر، عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام قال: قال لي: يا
أبا الجارود إذا دارت الفلك، وقال الناس: مات القائم أو هلك، بأي واد سلك، وقال الطالب: أنى يكون ذلك وقد بليت عظامه فعند ذلك فارجوه، فإذا سمعتم به فأتوه ولو حبوا على الثلج (٤).

٦ - حدثنا أبي، ومحمد بن الحسن رضي الله عنهما قالا: حدثنا عبد الله بن جعفر الحميري، عن محمد بن عيسى، عن سليمان بن داود، عن أبي بصير قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: في صاحب هذا الامر أربع سنن من أربعة أنبياء عليهم السلام: سنة من موسى
وسنة من عيسى، وسنة من يوسف، وسنة من محمد صلى الله عليه وآله

---

(١) الملك: ٣٠.
(٢) في بعض النسخ " في الامام ".
(٣) في بعض النسخ " عن محمد بن الفضل ".
(٤) الحبو: أن يمشي على يديه وركبتيه.

كمال الدين — 32 باب ما أخبر به أبو جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام من
وقوع الغيبة بالقائم عليه السلام وأنه الثاني عشر من الأئمة عليهم السلام

ابن عبد الله قال: حدثنا محمد بن الوليد الخزاز، والسندي بن محمد البزاز جميعا، عن محمد بن أبي عمير، عن أبان بن عثمان الأحمر، عن بشير النبال، عن أبي جعفر الباقر وأبي عبد الله الصادق عليهما السلام قالا: جاءت ابنة خالد بن سنان العبسي إلى رسول الله وصلى الله عليه وآله فقال لها: مرحبا يا ابنة أخي وصافحها وأدناها وبسط لها رداءه، ثم أجلسها
إلى جنبه، ثم قال: هذه ابنة نبي ضيعة قومه خالد بن سنان العبسي وكان اسمها محياة ابنة خالد بن سنان.
وبعد فلو لا الكتاب المنزل وما أخبرنا الله تعالى به على لسان نبينا المرسل صلى الله عليه وآله وما اجتمعت عليه الأمة من النقل عنه عليه السلام في الخبر الموافق للكتاب أنه لا نبي بعده لكان الواجب اللازم في الحكمة أن لا يجوز أن يخلو العباد من رسول منذر ما دام التكليف لازما لهم، وأن تكون الرسل متواترة إليهم على ما قال الله عز وجل: " ثم أرسلنا رسلنا تترا كلما جاء أمة رسولها كذبوه فأتبعنا بعضهم بعضا " (١) ولقوله عز وجل: " لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل " (٢) لان علتهم لا تنزاح إلا بذلك كما حكى تبارك وتعالى عنهم في قوله عز وجل " لولا أرسلت إلينا رسولا فنتبع آياتك من قبل أن نذل ونخزى " (٣).
فكان من احتجاج الله عز وجل في جواب ذلك أن قال: " قل قد جاءكم رسل من قبلي بالبينات وبالذي قلتم فلم قتلتموهم إن كنتم صادقين " (٤)
فعلل العباد مع التكليف لا تنزاح (٥) إلا برسول منذر مبعوث إليهم ليقيم أودهم ويخبرهم بمصالح أمورهم دينا ودنيا، وينصف مظلومهم من ظالمهم، و

---

(١) المؤمنون: ٤٤.
(٢) النساء: ١٦٤.
(٣) طه: ١٣٤.
(٤) آل عمران: ١٨٣.
(٥) أي لا تبعد ولا تزول.

ولكل قوم هاد ".
فالنذر هم الرسل، والأنبياء والأوصياء هداة، وفي قوله عز وجل
" ولكل قوم هاد " دليل على أنه لم تخل الأرض من هداة في كل قوم و
كل عصر تلزم العباد الحجة لله عز وجل بهم من الأنبياء والأوصياء.
فالهداة من الأنبياء والأوصياء لا يجوز انقطاعهم ما دام التكليف من
الله عز وجل لازما للعباد، لأنهم يؤدون عن النذر، وجائز أن تنقطع
النذر، كما انقطعت بعد النبي صلى الله عليه وآله فلا نذير بعده.

٩ - حدثنا أبي، ومحمد بن الحسن رضي الله عنهما قالا: حدثنا سعد بن عبد -
الله قال: حدثنا محمد بن الحسين بن أبي الخطاب، ويعقوب بن يزيد جميعا، عن
حماد بن عيسى، عن حريز بن عبد الله، عن محمد بن مسلم قال: قلت لأبي عبد الله
عليه السلام: (١) في قول الله عز وجل: " إنما أنت منذر ولكل قوم هاد " فقال: كل إمام
هاد لكل قوم في زمانهم.

١٠ - حدثنا أبي رضي الله عنه قال: حدثنا سعد بن عبد الله قال: حدثنا أحمد
ابن محمد بن عيسى، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عمر بن أذينة، عن بريد بن معاوية
العجلي قال: قلت لأبي جعفر عليه السلام: ما معنى " إنما أنت منذر ولكل قوم هاد "
فقال: المنذر رسول الله صلى الله عليه وآله، وعلي الهادي، وفي كل وقت وزمان إمام منا
يهديهم
إلى ما جاء به رسول الله صلى الله عليه وآله.

والاخبار في هذا المعنى كثيرة وإنما قال الله عز وجل لرسوله
صلى الله عليه وآله: " لتنذر قوما ما أتاهم من نذير من قبلك " أي ما جاءهم رسول
قبلك بتبديل شريعة ولا تغيير ملة (٢) ولم ينف عنهم الهداة والدعاة من
الأوصياء (٣)، وكيف يكون ذلك وهو عز وجل يحكي عنهم في قوله:

---

(١) في بعض النسخ " لأبي جعفر عليه السلام ".
(٢) في بعض النسخ " ولا نسخ ملة ".
(٣) في بعض النسخ " ولم ينف عنهم الهداية ولا عن الأوصياء ".

كمال الدين - اردو صفحه 630

١٤ - حدثنا محمد بن إبراهيم بن إسحاق رضي الله عنه قال: حدثنا عبد العزيز
ابن يحيى الجلودي البصري قال: حدثنا محمد بن زكريا الجوهري قال: حدثنا
محمد بن جعفر بن عمارة، عن أبيه، عن سعد بن طريف، عن الأصبغ بن نباتة قال:
سمعت أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله
يقول: أفضل الكلام قول لا إله إلا الله، وأفضل الخلق أول من قال: لا إله إلا الله،
فقيل: يا رسول الله ومن أول من قال: لا إله إلا الله؟ قال: أنا، وأنا نور بين
يدي الله جل جلاله أوحده وأسبحه وأكبره وأقدسه وأمجده، ويتلوني نور شاهد
مني، فقيل: يا رسول الله: ومن الشاهد منك؟ فقال: علي بن أبي طالب أخي
وصفيي ووزيري وخليفتي ووصيي، وإمام أمتي، وصاحب حوضي، وحامل لوائي،
فقيل له: يا رسول الله فمن يتلوه؟ فقال: الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة،
ثم الأئمة من ولد الحسين إلى يوم القيامة.

١٥ - حدثنا محمد بن الحسن رضي الله عنه قال: حدثنا الحسين بن الحسن بن -
أبان، عن الحسين بن سعيد، عن محمد بن الحسن الكناني، عن جده، عن أبي عبد الله
عليه السلام قال: إن الله عز وجل أنزل على نبيه صلى الله عليه وآله وسلم كتابا قبل أن يأتيه الموت فقال:
يا محمد هذا [ال] كتاب وصيتك إلى النجيب من أهلك، فقال: ومن النجيب من
أهلي يا جبرئيل؟ فقال: علي بن أبي طالب وكان على الكتاب خواتيم من ذهب،
فدفعه النبي صلى الله عليه وآله إلى علي عليه السلام وأمره أن يفك خاتما ويعمل بما فيه، ففك عليه السلام
خاتما وعمل بما فيه، ثم دفعه إلى ابنه الحسن عليه السلام، ففك خاتما وعمل بما فيه. ثم
دفعه إلى الحسين عليه السلام، ففك خاتما فوجد فيه أن اخرج بقومك إلى الشهادة ولا
شهادة لهم إلا معك واشر نفسك لله تعالى، ففعل. ثم دفعه إلى علي بن الحسين عليهما السلام،
ففك خاتما فوجد فيه: اصمت والزم منزلك واعبد ربك حتى يأتيك اليقين، ففعل.
ثم دفعه إلى محمد بن علي عليهما السلام، ففك خاتما فوجد فيه حدث الناس وأفتهم ولا تخافن
إلا الله عز وجل فإنه لا سبيل لأحد عليك. ثم دفعه إلي ففضضت خاتما فوجدت فيه
حدث الناس وأفتهم وانشر علم أهل بيتك وصدق آبائك الصالحين ولا تخافن إلا الله

از ده صفحه 632 کمال الدین

اردو

کمال الدین
وتمام النعمۃ

للشیخ الجلیل الأقدم

الصدوق

أبی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی

المتوفی سنۃ ۳۸۱

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۱ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	کمال الدین وتمام النعمہ
تالیف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تصیح وتحقیق	علی اکبر غفاری
ترجمہ	گروہ مترجمین
نظر ثانی	سید عطا محمد عابدی
تزئین	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	شگفتہ کمپوزنگ اینڈ گرافک سینٹر
اشاعت اول	اگست 1999ء ربیع الثانی 1420ھ
اشاعت دوئم	جولائی 2002 ربیع الثانی 1423ھ
تعداد	ایک ہزار
قیمت	۳۰۰ روپے

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

چالیس گھر بھی پورے نہ تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیغمبری (پہلے) کوثی ربا والوں کے لئے تھی جو عراق کا ایک موضع ہے ۔ پھر اس جگہ سے ہجرت کی ۔ جنگ وجدل کے لئے ہجرت نہیں جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ نے کہا انی ذاھب الی ربی سیھدین (سورہ صافات آیت ۹۹) " میں اپنے پروردگار کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں وہ میری ہدایت کرے گا " ۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت بغیر جنگ کے تھی اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی نبوت ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد تھی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نبوت زمین کنعان کے لئے تھی اس جگہ سے وہ مصر گئے اور وہیں عالم بقاء کی طرف رحلت فرمائی ۔ آپؑ کی میت کنعان میں لاکر دفن کی گئی اور جو خواب کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ گیارہ ستاروں ، آفتاب و ماہتاب نے ان کو سجدہ کیا تو ابتداء میں آپ کی نبوت مصر والوں کے لئے تھی اور آپؑ کے بعد بارہ نفر اسباط ہوئے پھر خدا نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع بن نونؑ کو بنی اسرائیل کی طرف بھیجا ان کی نبوت پہلے اس صحرا میں تھی جس میں اسرائیل سرگشتہ پھرا کئے اس کے بعد بہت سے دوسرے پیغمبر ہوئے کہ جن میں سے بعض کا قصہ حضور اکرمؐ کے لئے خدا نے بیان فرمایا ہے ۔ اور بعض کا نہیں ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو خاص بنو اسرائیل کی طرف بھیجا اور آپ کی نبوت بیت المقدس کے لئے تھی ۔ آپؑ کے بعد بارہ حواریین ہوئے اور آپؑ کے عزیزوں میں ہمیشہ ایمان پوشیدہ رہا ۔ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اٹھالیے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ کو تمام جن و انس کی طرف بھیجا اور وہ آخری پیغمبر تھے ان کے بعد بارہ وصی مقرر فرمائے ۔ ہم نے بعض سے ملاقات کی بعض گزر گئے اور بعض آئندہ ہونگے ۔ یہ ہے امرِ نبوت و رسالت اور ہر نبی جو کہ بنو اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے خاص ہوں یا عام ہر ایک کے وصی ہوئے ہیں ۔ اور سنت الہیٰ جاری ہوئی ہے ۔ اور اوصیاء محمدؐ سنت اوصیائے عیسیٰؑ پر ہیں اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام حضرت مسیح کی سنت پر تھے ۔ یہ ہے بیان پیغمبرؐ کے بعد اوصیاء کے بارے میں سنت الہیٰ کا ۔

۳۔ ہم سے ہمارے والدؒ نے اور محمد بن حسنؒ نے بیان کیا ان سے سعد بن عبداللہ نے ان سے محمد بن عیسیٰ نے ان سے صفوان بن یحییٰ نے ان سے حضرت امام ابی الحسن اول ۔ یعنی موسیٰ بن جعفر (حضرت امام موسیٰ کاظمؑ) علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سے حضرت آدمؑ کی روح قبض ہوئی اس وقت سے اب تک اللہ تعالیٰ نے زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا کہ جس سے اللہ کی طرف ہدایت حاصل کی جاسکے ۔ وہی بندوں پر اللہ کی حجت ہے ۔ جس نے اس کو چھوڑا وہ ہلاک ہوا اور جو اس سے وابستہ رہا اس نے نجات پائی ۔

۴۔ ہم سے احمد بن محمد بن یحییٰ عطارؒ نے بیان کیا ان سے سعد بن عبداللہ نے ان سے احمد بن حسن بن علی بن

" اور نوح کو ہدایت کی ہم نے ان سے پہلے ۔ اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان کو اور ایوب اور یوسف کو اور موسیٰ اور ہارون کو ۔ اور ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں نیک کام کرنے والوں کو ۔ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو سب ہیں نیک بختوں میں اور اسماعیل اور الیسع کو اور یونس کو اور لوط کو اور سب کو ہم نے بزرگی دی سارے جہان والوں پر ۔ اور ہدایت کی ہم نے بعضوں کو ان کے باپ داداؤں میں سے اور ان کی اولاد میں سے اور بھائیوں میں سے اور ان کو ہم نے پسند کیا اور سیدھی راہ پر چلایا ۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے اس پر چلاتا ہے جس کو چاہے اپنے بندوں میں سے ۔ اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو البتہ ضائع ہو جاتا جو کچھ انہوں نے کیا تھا ۔ یہی لوگ تھے جن کو دی ہم نے کتاب اور شریعت اور نبوت پھر اگر یہ ان باتوں کو نہ مانیں تو ہم نے ان باتوں کے لئے مقرر کر دیئے ہیں ایسے لوگ جو ان سے منکر نہیں ۔ " پس اسی نے ترجیح دی اور سپرد کیا اس کے اہل بیت میں آباء اور بھائیوں اور ذریت کے اور یہی کتاب میں قول عزوجل ہے فان یکفر بھا (امتک) فقدو کلنا O یعنی اگر امت کافر ہو جائے گی تو ہم نے تیرے اہل بیت کو اس ایمان کے ساتھ قرار دیا ہے جس کے ساتھ تجھ کو آراستہ کر کے بھیجا ہے پس اس سے کبھی انکار نہیں کریں گے اور وہ ایمان کبھی ضائع نہیں ہوگا جس کے ساتھ تجھے بھیجا ہے اور تیرے اہل بیت کو تیرے بعد تیری امت میں راہ ہدایت کا مرکز اور تیرے بعد امر خلافت کا والی اور اپنے علم کا حامل قرار دیا ہے ۔ جس میں قطعی کوئی جھوٹ ، کوئی گناہ ، مکرو فریب اور ریاکاری نہیں ہے ۔ پس واضح دلیل ہے اس بیان میں جو کچھ کہ خدا نے اس امت کے معاملے کے متعلق ان کے پیغمبر کے بعد ظاہر فرمایا ہے اس لئے کہ خدا نے اپنے نبی کے اہل بیت کو طاہر بنایا ہے اور ان کی محبت کو حضور اکرمؐ کی رسالت کا اجر قرار دیا ہے ۔ اور ان کے لئے ولایت و امامت جاری کی ہے ۔ اور ان کو حضور کی امت میں آپؐ کے بعد اوصیاء و اولیاء اور امام بنایا ہے ۔ پس اے گروہ مردم عبرت حاصل کرو جو کچھ میں کہتا ہوں اس پر غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو اپنی ولایت اپنی اطاعت اپنے علم کا استنباط اور اپنی حجت قرار دیا ہے ۔ پس قبول کرو اور اس سے تمسک کرو تاکہ نجات پاؤ اور تمہارے لئے قیامت کے روز اس پر حجت ہو اور رستگاری حاصل کرو کیوں کہ یہ لوگ تمہارے اور خدا کے درمیان وسیلہ اور واسطہ ہیں ۔ اور تمہاری ولایت خدا تک نہ پہنچے گی مگر ان ہی لوگوں کے ذریعہ سے ۔ پس جو شخص اس پر عمل کرے گا خدا پر لازم ہے کہ اس کا اکرام کرے اور اس پر عذاب نہ کرے ۔ اور جو شخص اس کے خلاف عمل کرے گا خدا پر لازم ہے کہ اس کو ذلیل و معذب کرے ۔

بعض نبیوں کی رسالت ایک گروہ کے لئے مخصوص تھی اور بعض کی رسالت عام تھی ۔ حضرت نوح علیہ السلام روئے زمین کے تمام باشندوں کی طرف بھیجے گئے ان کی نبوت و رسالت عام تھی اور حضرت ھود علیہ السلام قوم عاد کی طرف مخصوص پیغمبری کے ساتھ بھیجے گئے تھے اور حضرت صالح علیہ السلام ثمود کی طرف جو ایک چھوٹے گاؤں کے لوگ تھے اور دریا کے کنارے صرف چالیس گھروں کی آبادی تھی ۔ حضرت شعیب علیہ السلام مدائن والوں پر مقرر ہوئے جو

اردو

کمال الدین و تمام النعمۃ

للشیخ الجلیل الأقدم

الصدوق

أبی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی

المتوفی سنہ ۳۸۱

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۱ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

کہ اس میں میری اولاد میں سے ایک فرد ظاہر ہوگا جو دنیا کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اور ایسا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔

۵۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ نے ان سے محمد بن یحییٰ عطار نے ان سے جعفر بن محمد بن مالک نے ان سے حمدان بن منصور نے ان سے سعد بن محمد نے ان سے عیسیٰ خشاب نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا آپؑ صاحب امر ہیں؟آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ صاحب امر تو وہ ہیں جو دشمنوں کے خوف سے پوشیدہ اور مخفی ہوں گے۔ اپنے مقتول والد کے انتقام کے در پہ ہوں گے اپنے چچا کی وجہ سے نام کے بجائے کنیت سے پکارے جائیں گے۔ آٹھ ماہ تک تلوار لئے پھریں گے (جنگ کرتے رہیں گے)۔

باب (۳۱) غیبت امام کے بارے میں حضرت امام زین العابدین کے ارشادات

۱۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد بن یحییٰ عطارؒ نے ان سے ان کے والد نے ان سے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران اشعری نے ان سے محمد بن حسین بن ابو الخطاب نے ان سے محمد بن حسن نے ان سے ابو سعید عصفری نے ان سے عمرو بن ثابت نے ان سے ابو حمزہ نے کہ میں نے علی بن حسین علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور علی (ابن ابی طالب علیہ السلام) اور گیارہ ائمہ کو اپنے نور عظمت سے پیدا کیا ہے حالتِ ارواح میں اس کے نور کی روشنی میں انہوں نے اس وقت عبادت کی جب کوئی خلق نہ ہوا تھا۔ انہوں نے اللہ کی تسبیح و تقدیس کی وہ ہی آل محمدؐ میں ائمہ ہدیٰ ہیں۔

اس کتاب کے مولف فرماتے ہیں کہ یہ روایت الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ اور طریقوں سے بھی بیان ہوئی ہے۔

۲۔ بیان کیا مجھ سے علی بن عبداللہ ورّاق نے ان سے محمد بن ہارون صوفی نے ان سے عبداللہ بن موسیٰ نے ان سے عبدالعظیم بن عبداللہ حسنیؒ نے ان سے صفوان بن یحییٰ نے ان سے ابراہیم بن ابی زیاد نے ان سے ابو حمزہ ثمالی نے ان سے ابو خالد کابلی نے کہ میں اپنے آقا علی بن حسین امام زین العابدین علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا ابن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان ہستیوں کے بارے میں ارشاد فرمائیں جن کی اطاعت اور مؤدت اللہ نے فرض کی ہے۔ اور اپنے بندوں پر واجب قرار دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان کی اقتداء کریں۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: اے کنکر (ابو خالد کا لقب) وہ اولی الامر جن کو اللہ نے انسانوں کا امام بنایا اور جن کی اطاعت واجب قرار دی ہے وہ امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں ان کے بعد امام حسن علیہ السلام پھر امام حسین علیہ السلام فرزندان علی ابن ابی طالبؑ یہاں تک کہ یہ سلسلہ ہم تک پہنچا۔ پھر آپ خاموش ہوگئے

میں نے عرض کیا مولا: ہم تک امیرالمومنین علیہ السلام کی ایک حدیث پہنچی ہے کہ زمین حجت خدا سے کبھی خالی نہیں رہے گی پس آپ کے بعد حجت اور امام کون ہے ۔ آپ نے فرمایا میرا بیٹا محمدؑ جس کا نام توریت میں باقر ہے ۔ جو علم کو ظاہر کرے گا وہ میرے بعد حجت اور امام ہوگا ۔ محمد باقر کے بعد ان کا فرزند جعفر جو اہل سماء میں صادق کے نام سے مشہور ہوگا ۔ میں نے عرض کیا کہ حضور ان کا نام ہی صادق کیوں جبکہ آپؑ سب صادق ہیں ۔ آپؑ نے فرمایا کہ مجھ سے میرے والد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میرا بیٹا جعفر بن محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ ابن ابی طالبؑ پیدا ہو تو اس کا نام صادق رکھنا اس کی اولاد میں سے پانچویں فرد کا نام جعفر ہوگا جو امامت کا دعویٰ کرے گا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے گا وہ اللہ کے نزدیک جعفر کذاب ہوگا ۔ وہ ایسی شے کا دعویٰ کرے گا جس کا وہ اہل نہیں۔ وہ اپنے باپ کا مخالف اور اپنے بھائی سے حسد کرنے والا ہوگا وہ اللہ کے ولیؑ غیبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ کے راز کو ظاہر کرنے کا ارادہ کرے گا پھر امام زین العابدین علیہ السلام نے شدید گریہ فرمایا پھر ارشاد فرمایا: جعفر کذاب ولی اللہ کی تلاش میں طاغوتِ زمانہ کا ساتھ دے گا ۔ ان کی مخبری کی کوشش کرے گا اور امام قائمؑ کی ولادت سے ناواقف ہوتے ہوئے اپنے والد کے حرم کا وکیل بن جائے گا اور خواہش کرے گا کہ اگر امام قائمؑ پر غلبہ حاصل کرے تو انہیں قتل کر دے اور آپ کی میراث میں لالچ کرے گا یہاں تک کہ بغیر حق کے اسے غصب کرے گا ۔

ابو خالد کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ فرزند رسول کیا یہ پیشن گوئی ہے ؟ آپؑ نے فرمایا نہیں بلکہ قسم بخدا یہ بات ہمارے پاس موجود اس صحیفے میں لکھی ہے جس میں ان مصائب کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہم پر گزریں گے ۔ ابو خالد کہتے ہیں میں نے پوچھا فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بعد کیا ہوگا ؟ آپؑ ۔ فرمایا اس کے بعد ولی اللہ عزوجل اور اوصیاء رسول اللہ و ائمہ کے بارہویں کے لئے ایک طویل غیبت کا دور ہوگا ۔

اے ابو خالد اس کی غیبت کے زمانے میں وہ لوگ جو اس امامت کے قائل اور اس کے ظہور کے منتظر ہوں گے وہ لوگ تمام زمانوں کے لوگوں سے افضل ہوں گے کیونکہ اللہ ان کو عقل و فہم و معرفت عطا کرے گا اور ان کے نزدیک غیبت مشاہدہ کی طرح ہوگی ۔ ان کا مرتبہ ان مجاہدین کے برابر ہوگا جنہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں تلوار سے جہاد کیا ۔ یہ ہی لوگ حقیقتاً مخلص اور ہمارے سچے شیعہ ہوں گے ۔ وہ لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف ظاہرہ اور پوشیدہ دعوت دیں گے ۔ حضرت علی بن حسین امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ظہورِ امام کا انتظار بذاتِ خود مصائب سے نجات کا عظیم ترین ذریعہ ہے ۔

اس حدیث کو ہم سے علی بن احمد بن موسیٰ، محمد بن احمد شیبانی اور علی بن عبداللہ وراق نے بیان کیا ان سے محمد بن ابی عبداللہ کوفی نے ان سے سہل بن زیاد الادمی نے ان سے عبدالعظیم بن عبداللہ حسنیؑ نے ان سے صفوان نے

اردو

کمال الدین و تمام النعمۃ

للشیخ الجلیل الاقدم

الصدوق

ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی

المتوفی سنہ ۳۸۱

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر۔۱۵۱ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

ان سے عباس بن قصبانی نے۔

نیز بیان کیا مجھ سے جعفر بن علی بن حسن بن علی عبداللہ بن مغیرہ کوفی نے ان سے ان کے دادا حسن بن علی بن عبداللہ نے ان سے عباس بن عامر قصبانی نے ان سے موسیٰ بن ہلال ضبی نے ان سے عبداللہ بن عطاء نے کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ عراق میں آپؑ کے بہت شیعہ ہیں۔ پس اللہ کی قسم آپؑ کے اہل بیت میں آپ جیسا کوئی نہیں۔ پھر آپؑ خروج کیوں نہیں کرتے؟ آپؑ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عطاء تم نے بے معنی باتوں کی طرف کان دھرا ہے میں تمہارا خروج کرنے والا امام نہیں ہوں۔ میں نے پوچھا پھر وہ کون سے امام ہوں گے؟ آپؑ نے فرمایا وہ جس کی ولادت لوگوں سے مخفی ہوگی وہ خروج کرے گا۔

۳۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ نے اور محمد بن حسنؒ نے ان سے سعد بن عبداللہ نے ان سے موسیٰ بن عمر بن یزید صیقل نے ان سے علی بن اسباط نے ان سے علی بن ابی حمزہ نے ان سے ابو بصیر نے ان سے ابو جعفر (امام محمد باقر علیہ السلام) نے آیت " قل ارایتم ان اصبح ماؤکم غوراً فمن یاتیکم بماء معین " کہہ دو بھلا دیکھو تو اگر صبح کو پانی تمہارا خشک ہوجائے پھر کون ہے جو تمہارے پاس نِترا ہوا پانی لائے" کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ آیت قائمؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ تمہارا امام تمہاری نظروں سے غائب ہوجائے گا۔ اور تم نہیں جان سکو گے کہ وہ کہاں گئے۔ جب آپؑ ظاہر ہوں گے تو تم کو آسمان و زمین کی خبریں دیں گے اور خدا کے حلال اور حرام کی۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم اس آیت کی تاویل ابھی واقع نہیں ہوئی بلکہ (آئندہ زمانہ میں) ہونے والی ہے۔

۴۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ نے اور محمد بن حسنؒ نے ان سے سعد بن عبداللہ نے ان سے محمد بن عیسیٰ بن عبید نے ان سے محمد بن فضیل نے ان سے ابو حمزہ نے ان سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن و انس کی طرف مبعوث کیا۔ ان کے بعد ان کے بارہ اوصیاء ہیں جن میں سے کچھ گزر گئے اور کچھ باقی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام اوصیاء کے لئے اوصیاء جناب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سنت جاری ہوئی اور وہ یہ کہ (عیسیٰؑ کے اوصیاء بھی) بارہ تھے اور امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے لئے حضرت عیسیٰؑ کی خصوصیات ہیں۔

۵۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے ان سے علی بن ابراہیم نے ان سے ان کے والد ابراہیم بن ہاشم نے ان سے عبداللہ بن حماد انصاری اور محمد بن سنان نے ان سے ابو جارود زیاد بن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابو جارود جب عرصہ غیبت طویل ہوجائے گا تو لوگ کہنے لگیں گے کہ قائم علیہ السلام مرگئے یا ہلاک ہوگئے ہیں۔ اور یہ اس سبب سے کہیں گے کہ مصائب و آلام شدید ہوجائیں گے۔ اور ان کے درپے دشمن نے کہا ایسا کب ہوگا اب تو ان کی ہڈیاں بھی بوسیدہ ہوچکی ہوں گی۔ ایسے میں تم لوگ اس کے ظہور کی

عورت پر اکتفاء کریں گی ۔ اور جب عورتیں گھوڑوں پر سواری کرنے لگیں ۔ جھوٹی شہادت قبول کی جائے گی اور سچی شہادت رد کردی جائے گی ۔ لوگ خونریزی کو معمولی سمجھیں گے ۔ زنا کاری اور سود عام ہوگا ۔ شریر لوگوں کی زبانوں سے لوگ ڈریں گے ۔ شام سے سفیانی اور یمن سے یمانی ظاہر ہوگا ۔ ارضِ بیداء کی زمین دھنس جائے گی ۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک جوان رکن اور مقام کے درمیان قتل کردیا جائے گا ۔ اس کا نام محمد بن حسن نفس زکیہ ہوگا ۔ آسمان سے ایک نداء آئے گی کہ حق اس کے اور سب شیعوں کے ساتھ ہے ۔ ایسے وقت میں ہمارا قائم خروج کرے گا ۔ جب وہ ظاہر ہوگا تو کعبہ سے ٹیک لگا کر قیام کرے گا ۔ اس کے اردگرد تین سو تیرہ مرد جمع ہوں گے ۔ اس کا سب سے پہلا کلام یہ آیت ہوگی بقیۃ اللّٰہ خیر لکم ان کنتم مومنین (سورۃ ھود آیت ۸۶) اگر تم مومن ہو تو جو بحکم خدا باقی رہے وہی تمہارے لئے بہتر ہے"۔ پھر کہے گا میں زمین پر بقیۃ اللہ اور اللہ کا خلیفہ اور تم پر اللہ کی حجت ہوں ۔ پس ایسے لوگ اس طرح سلام کریں گے " السلام علیک یا بقیۃ اللہ فی ارضہ " پس جب اس کے پاس دس ہزار کا لشکر جمع ہوجائے گا تو وہ خروج کرے گا ۔ پس زمین پر سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نہیں ہوگی ۔ اور جھوٹے خداؤں کو آگ میں جلادیا جائے گا اور یہ سب کچھ ایک طویل غیبت کے بعد ہوگا ۔ تاکہ اس بات کا فیصلہ ہوجائے کہ کون زمانہ غیبت میں اللہ کا فرمانبردار ہے اور اس پر ایمان رکھتا ہے ۔

۱۷ ۔ بیان کیا مجھ سے مظفر بن جعفر بن مظفر علویؒ نے ان سے جعفر بن محمد بن مسعود نے ان سے ان کے والد نے ان سے ابوالقاسم نے کہ میں نے احمد دہان کی کتاب سے نقل کیا ہے ۔ ان سے قاسم بن حمزہ نے بیان کیا ہے ان سے ابن ابی عمیر نے ان سے ابو اسماعیل سراج نے ان سے خثیمہ جعفی نے ان سے ابو ایوب مخزومی نے ان سے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بارہ خلفاء راشدین میں سے جب آخری بارہواں آئے گا تو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اس کے پیچھے نماز ادا کریں گے ۔ تم پر اس امام کی سنت اور قرآن کی اطاعت لازم ہے ۔

---------X---------X---------X---------X---------

کتاب " کمال الدین و تمام النعمت " جو غیبت کے اثبات میں شیخ فقیہ الصدوق ابو جعفر محمد بن علی حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی نے تالیف کی اس کا حصہ اول اختتام کو پہنچا ۔

دوسرے حصہ کا آغاز غیبت امام کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ارشادات سے ہوگا ۔

كمال الدين وتمام النعمة

الشيخ الصدوق

الكتاب: كمال الدين وتمام النعمة
المؤلف: الشيخ الصدوق
الجزء:
الوفاة: ٣٨١
المجموعة: مصادر الحديث الشيعية . قسم الفقه
تحقيق: تصحيح وتعليق : علي أكبر الغفاري
الطبعة:
سنة الطبع: محرم الحرام ١٤٠٥ - ١٣٦٣ ش
المطبعة:
الناشر: مؤسسة النشر الإسلامي التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة
ردمك:
ملاحظات:

.٢٢
(باب)
* (اتصال الوصية من لدن آدم عليه السلام وأن الأرض لا تخلو) *
* (من حجة لله عز وجل على خلقه إلى يوم القيامة) *
١ - حدثنا محمد بن الحسن بن أحمد بن الوليد رضي الله عنه قال: حدثنا محمد بن - الحسن الصفار، وسعد بن عبد الله، وعبد الله بن جعفر الحميري جميعا قالوا: حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى، ومحمد بن الحسين بن أبي الخطاب، والهيثم بن أبي مسروق النهدي
وإبراهيم بن هاشم، عن الحسن بن محبوب السراد، عن مقاتل بن سليمان بن دوال - دوز (١)، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: أنا سيد النبيين ووصيي

(١) مقاتل بن سليمان الأزدي الخراساني أبو الحسن البلخي نزيل مرو، يقال له: ابن دوال دوز عامي بتري اختلفوا في شأنه فبعضهم رفعوه فوق مقامه وبجلوه وقالوا: " ما علم مقاتل بن سليمان في علم الناس الا كالبحر الأخضر في سائر البحور "، وبعضهم كذبوه وهجروه و رموه بالتجسيم ففي تهذيب التهذيب عن أحمد بن سيار المروزي قال: " مقاتل متهم متروك الحديث مهجور القول، سمعت إسحاق إبراهيم يقول: أخبرني حمزة بن عميرة أن خارجة مر بمقاتل وهو يحدث الناس فقال: حدثنا أبو النضر - يعنى الكلبي - قال: فمررت عليه مع الكلبي فقال الكلبي: والله ما حدثته قط بهذا، ثم دنا منه فقال له: يا أبا الحسن أنا أبو النضر وما حدثتك بهذا قط، فقال مقاتل: اسكت يا أبا النضر فان تزيين الحديث لنا إنما هو بالرجال ".
وفيه قال أبو اليمان: قام مقاتل بن سليمان فقال: سلوني عما دون العرش حتى أخبركم به، فقال له يوسف السمتي: من حلق رأس آدم أول ما حج؟ قال: لا أدرى.
وفيه أيضا عن العباس بن الوليد بن مزيد عن أبيه قال: سألت مقاتل عن أشياء فكان يحدثني بأحاديث كل واحد ينقض الاخر، فقلت: بأيها آخذ؟ قال: بأيها شئت، وقال ابن معين: انه (يعنى مقاتل) ليس بثقة وقال عمرو بن علي: متروك الحديث كذاب. وقال ابن سعد: أصحاب الحديث يتقون حديثه وينكرونه. وقال النسائي: كذاب. وفي موضع آخر، الكذابون المعروفون بوضع الحديث على رسول الله صلى الله عليه وآله أربعة وعد منهم مقاتل بن سليمان راجع تهذيب التهذيب ج ١٠ ص ٢٧٩.
وعنونه العلامة - قدس سره - في قسم الضعفاء وقال: مقاتل بن سليمان من أصحاب الباقر عليه السلام بتري قاله الشيخ الطوسي - رحمه الله - والكشي. وقال البرقي. انه عامي

سيد الوصيين وأوصياؤه سادة الأوصياء إن آدم عليه السلام سأل الله عز وجل أن يجعل له
وصيا صالحا فأوحى الله عز وجل إليه أني أكرمت الأنبياء بالنبوة ثم اخترت خلقي
فجعلت خيارهم الأوصياء، فقال آدم عليه السلام: يا رب فاجعل وصيي خير الأوصياء،
فأوحى
الله عز وجل إليه: يا آدم أوص إلى شيث وهو هبة الله بن آدم، فأوصى آدم إلى شيث
وأوصى شيث إلى ابنه شبان وهو ابن نزلة الحوراء (١) التي أنزلها الله عز وجل على آدم
من الجنة فزوجها شيثا، وأوصى شبان إلى ابنه مجلث، وأوصى مجلث إلى محوق، وأوصى
محوق إلى غثميشا، وأوصى غثميشا إلى أخنوخ وهو إدريس النبي عليه السلام، وأوصى
إدريس
إلى ناخور ودفعها ناخور إلى نوح عليه السلام، وأوصى نوح إلى سام، وأوصى سام إلى
عثامر
وأوصى عثامر إلى برعيثاشا، وأوصى برعيثاشا إلى يافث، وأوصى يافث إلى برة، وأوصى
برة إلى جفيسة (٢) وأوصى جفيسة، إلى عمران، ودفعها عمران إلى إبراهيم الخليل
عليه السلام، وأوصى إبراهيم إلى ابنه إسماعيل، وأوصى إسماعيل إلى إسحاق، وأوصى
إسحاق
إلى يعقوب، وأوصى يعقوب إلى يوسف، وأوصى يوسف إلى بثرياء، وأوصى بثرياء
إلى شعيب، وأوصى شعيب إلى موسى بن عمران، وأوصى موسى إلى يوشع بن نون
وأوصى
يوشع إلى داود (٣) وأوصى داود إلى سليمان، وأوصى سليمان إلى آصف بن برخيا،
وأوصى

---

(١) في بعض النسخ " هو ابن له من الحوراء ".
(٢) في بعض النسخ والفقيه " جفسية ".
(٣) مضطرب لان بين يوشع بن نون وداود عليهما السلام أزيد من ثلاثمائة عام فان
خروج بني إسرائيل من مصر في عام ١٥٠٠ قبل الميلاد، وكان داود عليه السلام في ١٠٠٠ قبل
الميلاد فكيف يوصى يوشع إلى داود. والبلاء من مقاتل بن سليمان العامي البتري.

بنبوة عامة ورسالة عامة، وأما هود فإنه أرسل إلى عاد بنبوة خاصة، وأما صالح
فإنه أرسل إلى ثمود وهي قرية واحدة لا تكمل أربعين بيتا على ساحل البحر صغيرة (١)
وأما شعيب فإنه أرسل إلى مدين وهي لا تكمل أربعين بيتا، وأما إبراهيم نبوته
بكوثى ربا وهي قرية من قرى السواد فيها بدا أول أمره، ثم هاجر منها وليست بهجرة
قتال، وذلك قوله عز وجل: " إني مهاجر إلى ربي سيهدين " (٢) فكانت هجرة إبراهيم
بغير قتال، وأما إسحاق فكانت نبوته بعد إبراهيم، وأما يعقوب فكانت نبوته بأرض كنعان
ثم هبط إلى أرض مصر فتوفي بها، ثم حمل بعد ذلك جسده حتى دفن بأرض كنعان، و
الرؤيا التي رأي يوسف الأحد عشر كوكبا والشمس والقمر له ساجدين فكانت نبوته في
أرض مصر بدؤها، ثم إن الله تبارك وتعالى أرسل الأسباط اثني عشر بعد يوسف، ثم
موسى وهارون إلى فرعون وملائه إلى مصر وحدها، ثم إن الله تبارك وتعالى
أرسل يوشع بن نون إلى بني إسرائيل من بعد موسى فنبوته بدؤها في البرية التي تاه
فيها بنو إسرائيل، ثم كانت أنبياء كثيرون منهم من قصه الله عز وجل على محمد صلى الله
عليه وآله
ومنهم من لم يقصه على محمد، ثم إن الله عز وجل أرسل عيسى عليه السلام إلى بني
إسرائيل
خاصة فكانت نبوته ببيت المقدس وكان من بعده الحواريون اثنا عشر، فلم يزل
الايمان يستسر في بقية أهله منذ رفع الله عز وجل عيسى عليه السلام وأرسل الله عز وجل
محمدا صلى الله عليه وآله إلى الجن والإنس عامة وكان خاتم الأنبياء، وكان من بعده الاثنا
عشر
الأوصياء، منهم من أدركنا ومنهم من سبقنا، ومنهم من بقي، فهذا أمر النبوة و
الرسالة، فكل نبي أرسل إلى بني إسرائيل خاص أو عام له وصي جرت به السنة
وكان الأوصياء الذين بعد النبي صلى الله عليه وآله على سنة أوصياء عيسى عليه السلام،
وكان أمير المؤمنين
صلوات الله عليه على سنة المسيح عليه السلام، فهذا تبيان السنة وأمثال الأوصياء بعد
الأنبياء عليهم السلام.
٣ - حدثنا أبي، ومحمد بن الحسن رضي الله عنهما قالا: حدثنا سعد بن عبد الله،

---

(١) أي بيوتا صغيرة.
(٢) سهو من المؤلف أو الراوي وفى المصحف " أني ذاهب " أو بدون " سيهدين ".

كمال الدين وتمام النعمة

الشيخ الصدوق

الكتاب: كمال الدين وتمام النعمة
المؤلف: الشيخ الصدوق
الجزء:
الوفاة: ٣٨١
المجموعة: مصادر الحديث الشيعية . قسم الفقه
تحقيق: تصحيح وتعليق : علي أكبر الغفاري
الطبعة:
سنة الطبع: محرم الحرام ١٤٠٥ - ١٣٦٣ ش
المطبعة:
الناشر: مؤسسة النشر الإسلامي التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة
ردمك:
ملاحظات:

عن يحيى بن وثاب، عن عبد الله بن عمر قال: سمعت الحسين بن علي عليهما السلام يقول:
لو لم يبق من الدنيا إلا يوم واحد لطول الله عز وجل ذلك اليوم حتى يخرج رجل من ولدي، فيملأها عدلا وقسطا كما ملئت جورا وظلما، كذلك سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول.
٥ - حدثنا أبي رضي الله عنه قال: حدثنا محمد بن يحيى العطار قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مالك قال: حدثني حمدان بن منصور، عن سعد بن محمد، عن عيسى الخشاب قال: قلت للحسين بن علي عليهما السلام: أنت صاحب هذا الامر؟ قال: لا ولكن صاحب الامر الطريد الشريد الموتور بأبيه، المكني بعمه (١)، يضع سيفه على عاتقه ثمانية أشهر (٢).
.٣١
(باب)
* (ما أخبر به سيد العابدين علي بن الحسين عليهما السلام) *
* (من وقوع الغيبة بالقائم عليه السلام وأنه الثاني عشر) *
* (من الأئمة عليهم السلام) *
١ - حدثنا أحمد بن محمد بن يحيى العطار رضي الله عنه قال: حدثنا أبي، عن محمد بن أحمد بن يحيى بن عمران الأشعري، عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب، عن محمد بن الحسن، عن أبي سعيد العصفري، عن عمرو بن ثابت، عن أبي حمزة قال: سمعت علي بن الحسين عليهما السلام يقول: إن الله تبارك وتعالى خلق محمدا وعليا والأئمة

---

(١) يمكن أن يقرء بشد النون على وزان " الثنى " ويكون المراد ان التعبير بالكنية دون الاسم لأجل عمه. أو يقرء على وزان " المهدى " بمعنى المخفي والمستتر فالمعنى الغائب بسبب عمه. والموتور: من قتل له قتيل ولم يدرك بثاره.
(٢) سيأتي في حديث محمد بن علي بن الحسين عليهم السلام ما يوافقه.

الأحد عشر من نور عظمته أرواحا في ضياء نوره يعبدونه قبل خلق الخلق، يسبحون الله عز وجل ويقدسونه، وهم الأئمة الهادية من آل محمد عليهم السلام.
قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه: قد روي هذا الخبر بغير هذا اللفظ إلا أن مسموعي ما قد ذكرته.
٢ - حدثنا علي بن عبد الله الوراق قال: حدثنا محمد بن هارون الصوفي، عن
عبد الله (١) بن موسى، عن عبد العظيم بن عبد الله الحسني رضي الله عنه قال: حدثني صفوان
ابن يحيى، عن إبراهيم بن أبي زياد، عن أبي حمزة الثمالي، عن أبي خالد الكابلي قال:
دخلت على سيدي علي بن الحسين زين العابدين عليهما السلام فقلت له: يا ابن رسول الله
أخبرني بالذين فرض الله عز وجل طاعتهم ومودتهم، وأوجب على عباده الاقتداء بهم
بعد رسول رسول الله صلى الله عليه وآله؟ فقال لي: يا كنكر (٢) إن أولي الامر الذين جعلهم الله عزو
جل أئمة للناس وأوجب عليهم طاعتهم: أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام، ثم الحسن، ثم الحسين ابنا علي بن أبي طالب، ثم انتهى الامر إلينا. ثم سكت.
فقلت له: يا سيدي روي لنا عن أمير المؤمنين (علي) عليه السلام أن الأرض لا تخلو
من حجة لله عز وجل على عباده، فمن الحجة والامام بعدك؟ قال: ابني جعفر، واسمه في التوراة باقر، يبقر العلم بقرا، هو الحجة والإمام بعدي، ومن بعد محمد ابنه جعفر، واسمه عند أهل السماء الصادق، فقلت له: يا سيدي فكيف صار اسمه الصادق وكلكم صادقون، قال: حدثني أبي، عن أبيه عليهما السلام أن رسول الله صلى الله عليه وآله قال: إذا ولد ابني جعفر بن -
محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب عليهم السلام فسموه الصادق، فإن للخامس
من ولده ولدا اسمه جعفر يدعي الإمامة اجتراء على الله وكذبا عليه فهو عند الله جعفر الكذاب المفتري على الله عز وجل، والمدعي لما ليس له بأهل، المخالف على أبيه والحاسد لأخيه، ذلك الذي يروم كشف ستر الله عند غيبة ولي الله عز وجل، ثم

---

(١) في بعض النسخ " عبيد الله " وهو الروياني الذي تقدم ص ٣١٢
(٢) كنكر لقب لأبي خالد.

بكي علي بن الحسين عليهما السلام بكاء شديدا، ثم قال: كأني بجعفر الكذاب وقد حمل طاغية زمانه على تفتيش أمر ولي الله، والمغيب في حفظ الله والتوكيل بحرم أبيه جهلا منه بولادته، وحرصا منه على قتله إن ظفر به، (و) طمعا في ميراثه حتى يأخذه بغير حقه.

قال أبو خالد: فقلت له: يا ابن رسول الله وإن ذلك لكائن، فقال: إي وربي إن ذلك لمكتوب عندنا في الصحيفة التي فيها ذكر المحن التي تجري علينا بعد رسول الله صلى الله عليه وآله. قال أبو خالد: فقلت: يا ابن رسول الله ثم يكون ماذا، قال: ثم تمتد الغيبة (١) بولي الله عز وجل الثاني عشر من أوصياء رسول الله صلى الله عليه وآله والأئمة بعده.

يا أبا خالد إن أهل زمان غيبته القائلين بإمامته والمنتظرين لظهوره أفضل من أهل كل زمان، لان الله تبارك وتعالى أعطاهم من العقول والأفهام والمعرفة ما صارت به الغيبة عندهم بمنزلة المشاهدة، وجعلهم في ذلك الزمان بمنزلة المجاهدين بين يدي رسول الله صلى الله عليه وآله بالسيف، أولئك المخلصون حقا وشيعتنا صدقا، والدعاة إلى دين الله عز وجل سرا وجهرا. وقال علي بن الحسين عليهما السلام: انتظار الفرج من أعظم الفرج.

وحدثنا بهذا الحديث علي بن أحمد بن موسى. ومحمد بن أحمد الشيباني (٢) وعلي بن عبد الله الوراق، عن محمد بن أبي عبد الله الكوفي، عن سهل بن زياد الآدمي عن عبد العظيم بن عبد الله الحسني رضي الله عنه، عن صفوان، عن إبراهيم أبي زياد عن أبي حمزة الثمالي، عن أبي خالد الكابلي، عن علي بن الحسين عليهما السلام.

قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه: ذكر زين العابدين عليه السلام (ل) جعفر الكذاب دلالة في إخباره بما يقع منه.

وقد روي مثل ذلك عن أبي الحسن علي بن محمد العسكري عليهما السلام أنه لم يسر به لما ولد وأنه أخبرنا بأنه سيضل خلقا كثيرا كل ذلك دلالة له عليه السلام أيضا لأنه لا دلالة على الإمامة أعظم من الاخبار بما يكون قبل أن يكون كما كان، مثل ذلك

---

(١) في بعض النسخ " تشتد الغيبة ".

(٢) كذا والظاهر هو السناني

كمال الدين وتمام النعمة

الشيخ الصدوق

الكتاب: كمال الدين وتمام النعمة
المؤلف: الشيخ الصدوق
الجزء:
الوفاة: ٣٨١
المجموعة: مصادر الحديث الشيعية ـ قسم الفقه
تحقيق: تصحيح وتعليق : علي أكبر الغفاري
الطبعة:
سنة الطبع: محرم الحرام ١٤٠٥ - ١٣٦٣ ش
المطبعة:
الناشر: مؤسسة النشر الإسلامي التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة
ردمك:
ملاحظات:

قالت: لقيت أبا جعفر محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب عليهم السلام فسألته عن هذه
الآية " فلا أقسم بالخنس الجوار الكنس "؟ فقال: إمام يخنس في زمانه عند انقضاء من علمه سنة ستين ومائتين، ثم يبدو كالشهاب الوقاد في ظلمة الليل (١) فإن أدركت ذلك قرت عيناك.

٢ - حدثنا أحمد بن هارون الفامي (٢)، وعلي بن الحسين بن شاذويه المؤدب، وجعفر بن محمد بن مسرور، وجعفر بن الحسين رضي الله عنهم قالوا: حدثنا محمد بن عبد الله
ابن جعفر الحميري، عن أبيه، عن أيوب بن نوح، عن العباس بن عامر القصباني.
وحدثنا جعفر بن علي بن الحسن بن علي عبد الله بن المغيرة الكوفي قال:
حدثني جدي الحسن بن علي بن عبد الله، عن العباس بن عامر القصباني عن موسى
ابن هلال الضبي، عن عبد الله بن عطاء قال: قلت لأبي جعفر عليه السلام: إن شيعتك بالعراق
كثيرون فوالله ما في أهل بيتك مثلك فكيف لا تخرج؟ فقال: يا عبد الله بن عطاء قد أمكنت
الحشو (٣) من أذنيك، والله ما أنا بصاحبكم، قلت: فمن صاحبنا؟ قال: انظروا من تخفى على الناس ولادته فهو صاحبكم.

٣ - حدثنا أبي، ومحمد بن الحسن رضي الله عنهما قالا: حدثنا سعد بن عبد الله قال: حدثني موسى بن عمر بن يزيد الصيقل، عن علي بن أسباط، عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل: " قال أرأيتم إن أصبح

---

(١) تأويل لا تفسير والآية في سورة التكوير: ١٦. والخنس - كركع - الكواكب كلها أو السيارة أو النجوم الخمسة. وكنس الظبي يكنس دخل في كناسه وهو مستترة في الشجر لأنه يكنس الرمل حتى يصل، جمع كنس وكنس كركع، والجواري الكنس هي الخنس لأنها تكنس في المغيب كالظباء في الكنس. أو هي كل النجوم لأنها تبدو ليلا وتخفى نهارا أو الملائكة أو بقر الوحش وظمأوه (القاموس).

(٢) الفامي والقاضي متحد ولعله القاضي الفامي، ففي بعض النسخ وبعض الأسانيد كتب " الفامي " وفي بعضها " القاضي ".

(٣) الحشو: فضل الكلام.

عن هذا الامر أكثر من يقول به فلا يثبت عليه إلا من قوى يقينه وصحت معرفته ولم يجد في نفسه حرجا مما قضينا، وسلم لنا أهل البيت.

٩ - وبهذا الاسناد قال: قال علي بن الحسين عليهما السلام: إن دين الله عز وجل (١) لا يصاب بالعقول الناقصة والآراء الباطلة والمقائيس الفاسدة، ولا يصاب إلا بالتسليم، فمن سلم لنا سلم، ومن اقتدى بنا هدى، ومن كان يعمل بالقياس والرأي هلك، ومن وجد في نفسه شيئا مما نقوله أو نقضي به حرجا كفر بالذي أنزل السبع المثاني والقرآن العظيم وهو لا يعلم.

٣٢.

(باب)

* (ما أخبر به أبو جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام من) *

* (وقوع الغيبة بالقائم عليه السلام وأنه الثاني عشر من الأئمة عليهم السلام) *

١ - حدثنا أبي، ومحمد بن الحسن رضي الله عنهما قالا: حدثنا سعد بن عبد الله، وعبد الله بن جعفر الحميري قالا: حدثنا أحمد بن الحسين بن عمر بن يزيد، عن الحسين (٢) ابن الربيع المدائني قال: حدثنا محمد بن إسحاق، عن أسيد بن ثعلبة (٣)، عن أم هانئ

---

(١) يعنى أحكامه وشريعته وفرائضه وسننه لا الأمور الاعتقادية التي لا يعرف الا بالعقول وبارشادهم عليهم السلام.

(٢) في بعض النسخ " الحسن " والسند مضطرب ففي الكافي أحمد بن الحسن عن عمر ابن يزيد عن الحسن بن الربيع الهمداني - الخ.

(٣) في بعض النسخ: " أسد بن ثعلبة ".

ماؤكم غورا فمن يأتيكم بماء معين " (١) فقال: هذه نزلت في القائم (٢)، يقول: إن أصبح إمامكم غائبا عنكم لا تدرون أين هو فمن يأتيكم بإمام ظاهر، يأتيكم بأخبار السماء والأرض وحلال الله عز وجل وحرامه، ثم قال عليه السلام: والله ما جاء تأويل هذه الآية ولابد أن يجئ تأويلها.

٤ - حدثنا أبي، ومحمد بن الحسن رضي الله عنهما قالا: حدثنا سعد بن عبد الله عن محمد بن عيسى بن عبيد، عن محمد بن الفضيل (٣) عن أبي حمزة، عن أبي جعفر عليه السلام
قال: إن الله تبارك وتعالى أرسل محمدا صلى الله عليه وآله إلى الجن والإنس، وجعل من بعده
الاثني عشر وصيا، منهم من مضى ومنهم من بقي، وكل وصي جرت فيه سنة
من الأوصياء الذين بعد محمد صلى الله عليه وآله على سنة أوصياء عيسى عليه السلام وكانوا اثني عشر وكان
أمير المؤمنين عليه السلام على سنة المسيح.

٥ - حدثنا محمد بن موسى بن المتوكل رضي الله عنه قال: حدثنا علي بن إبراهيم عن أبيه إبراهيم بن هاشم، عن عبد الله بن حماد الأنصاري، ومحمد بن سنان جميعا، عن أبي الجارود زياد بن المنذر، عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام قال: قال لي: يا
أبا الجارود إذا دارت الفلك، وقال الناس: مات القائم أو هلك، بأي واد سلك، وقال الطالب: أنى يكون ذلك وقد بليت عظامه فعند ذلك فارجوه، فإذا سمعتم به فأتوه ولو حبوا على الثلج (٤).

٦ - حدثنا أبي، ومحمد بن الحسن رضي الله عنهما قالا: حدثنا عبد الله بن جعفر الحميري، عن محمد بن عيسى، عن سليمان بن داود، عن أبي بصير قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: في صاحب هذا الامر أربع سنن من أربعة أنبياء عليهم السلام: سنة من موسى
وسنة من عيسى، وسنة من يوسف، وسنة من محمد صلى الله عليه وآله

---

(١) الملك: ٣٠.
(٢) في بعض النسخ " في الامام ".
(٣) في بعض النسخ " عن محمد بن الفضل ".
(٤) الحبو: أن يمشي على يديه وركبتيه.

علي بن إسماعيل، عن عاصم بن حميد الحناط، عن محمد بن مسلم الثقفي قال: سمعت أبا جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام يقول: القائم منا منصور بالرعب، مؤيد بالنصر تطوي له الأرض وتظهر له الكنوز، يبلغ سلطانه المشرق والمغرب، ويظهر الله عز وجل به دينه على الدين كله ولو كره المشركون، فلا يبقى في الأرض خراب إلا قد عمر، و ينزل روح الله عيسى بن مريم عليه السلام فيصلي خلفه، قال: قلت (١): يا ابن رسول الله متى
يخرج قائمكم؟ قال: إذا تشبه الرجال بالنساء، والنساء بالرجال، واكتفى الرجال بالرجال، والنساء بالنساء، وركب ذوات الفروج السروج، وقبلت شهادات الزور، وردت شهادات العدول، واستخف الناس بالدماء وارتكان الزنا وأكل الربا، واتقي الأشرار مخافة ألسنتهم، وخروج السفياني من الشام، واليماني من اليمن، وخسف بالبيداء، وقتل غلام من آل محمد صلى الله عليه وآله بين الركن والمقام، اسمه محمد بن الحسن النفس
الزكية، وجاءت صيحة من السماء بأن الحق فيه وفي شيعته، فعند ذلك خروج قائمنا، فإذا خرج أسند ظهره إلى الكعبة، واجتمع إليه ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلا. وأول ما ينطق به هذه الآية " بقية الله خير لكم إن كنتم مؤمنين " (٢) ثم يقول: أنا بقية الله في أرضه وخليفته وحجته عليكم فلا يسلم عليه مسلم إلا قال: السلام عليك يا بقية
الله في أرضه، فإذا اجتمع إليه العقد (٣) وهو عشرة آلاف رجل خرج، فلا يبقى في الأرض معبود دون الله عز وجل من صنم (ووثن) وغيره إلا وقعت فيه نار فاحترق. وذلك بعد غيبة طويلة ليعلم الله من يطيعه بالغيب ويؤمن به.

١٧ - حدثنا المظفر بن جعفر بن المظفر العلوي رضي الله عنه قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مسعود، عن أبيه قال: حدثنا أبو القاسم قال: كتبت من كتاب أحمد الدهان، عن القاسم بن حمزة، عن ابن أبي عمير قال: أخبرني أبو إسماعيل السراج عن خيثمة الجعفي قال: حدثني أبو أيوب المخزومي (٤) قال: ذكر أبو جعفر محمد -

---

(١) في بعض النسخ " خلفه، فقلت ".
(٢) هود: ٨٨.
(٣) في بعض النسخ " فإذا اجتمع له العقد ".
(٤) في بعض النسخ " أبو لبيد المخزومي ".

ابن علي الباقر عليهما السلام سير الخلفاء الاثني عشر الراشدين (صلوات الله عليهم) فلما بلغ
آخرهم قال: الثاني عشر الذي يصلي عيسى بن مريم عليه السلا خلفه (عليك) بسنته و القرآن الكريم (١).
هذا آخر الجزء الأول (٢) من كتاب (إ) كمال الدين و (إ) تمام النعمة في إثبات الغيبة وكشف الحيرة تصنيف الشيخ الفقيه (٣) (الصدوق) أبي جعفر محمد بن علي الحسين بن -
موسى بن بابويه القمي رضي الله عنه.
ويتلوه الجزء الثاني أوله باب ما روي عن الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام من النص على القائم عليه السلام.

---

(١) كذا في جميع النسخ المخطوطة عندي وفى البحار أيضا الا أن في نسخة ثمينة بدون " عليك " والحديث كما ترى فيه تقطيع. والضمير في " بسنته " راجع إلى النبي صلى الله عليه وآله ان كانت مع " عليك " وبدونه راجع إلى الصاحب (ع) كما هو الظاهر.
(٢) في بعض النسخ " تم الجزء الأول ". وفي بعضها " نجز الجزء الأول "
(٣) في بعض النسخ " الشيخ العالم الصدوق ".

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحُجّۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ______ قریشی آرٹ پریس

کتابت ______ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ______ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ______ مارچ ۲۰۰۴ء

سولھواں باب

آئمہ علیہم السلام والیان اَمر اور وہ محسود ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے

(بَابُ) ۱۶

اَنَّ الاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وُلاةُ الأَمْرِ وَهُمُ النَّاسُ الْمَحْسُودُوْنَ الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

١ ــ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ الأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
الْوَشَّاءُ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ عَائِذٍ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ
اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ» فَكَانَ جَوَابُهُ: «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ ۴/۶۱ ز
اُوتُوا نَصِيباً مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَ يَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هٰؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ
الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلاً» يَقُولُونَ لِأَئِمَّةِ الضَّلالَةِ وَالدُّعَاةِ إِلَى النَّارِ: هٰؤُلاءِ أَهْدَى مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ سَبِيلاً ۴/۵۱ ز
«اُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللهُ وَ مَنْ يَلْعَنِ اللهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيراً ۝ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِنَ الْمُلْكِ» يَعْنِي الْإِمَامَةَ ۴/۵۲ ز
وَالْخِلافَةَ «فَإِذاً لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيراً» نَحْنُ النَّاسُ الَّذِينَ عَنَى اللهُ وَالنَّقِيرُ النُّقْطَةُ الَّتِي فِي وَسَطِ ۴/۵۳
النَّوَاةِ «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» نَحْنُ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ عَلَى مَا آتَانَا ۴/۵۴
اللهُ مِنَ الْإِمَامَةِ دُونَ خَلْقِ اللهِ أَجْمَعِينَ «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكاً
عَظِيماً» يَقُولُ: جَعَلْنَا مِنْهُمُ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْأَئِمَّةَ فَكَيْفَ يُقِرُّونَ بِهِ فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ يُنْكِرُونَهُ فِي ۴/۵۴
آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله «فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَ كَفَى بِجَهَنَّمَ سَعِيراً ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۴/۵۵ ز
بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَاراً كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوداً غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ. إِنَّ اللهَ
كَانَ عَزِيزاً حَكِيماً». ۴/۵۶ ز

ا۔ برید عجلی سے منقول ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب خدا کا ایک حصّہ دیا گیا تھا کہ وہ ایمان لائے بُت اور شیطان پر اور وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ جو کافر ہیں ان لوگوں سے زیادہ راہ خدا پر چلنے والے ہیں جو ایمان لائے ہیں یعنی آئمہ ضلالت اور آتش جہنم کی طرف بلانے والے، آل محمد

سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور جن پر اللہ کی لعنت ہے اے رسولؐ! تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔ کیا ان کے لئے کوئی حصہ ہے ملک یعنی امامت وخلافت سے تو وہ لوگوں کو ایک ریشہ بھی دینے والے نہیں امام نے فرمایا الناس سے مراد ہم ہیں اور نقیر وہ ریشہ ہے جو خرما کی گٹھلی کے وسط میں ہوتا ہے اور خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں ان چیزوں پر جو اللہ نے اپنے فضل وکرم سے لوگوں کو دی ہیں فرمایا امام نے اس آیت میں محسودین سے مراد ہم ہیں کہ اس بنا پر کہ اللہ نے ہم کو امامت عطا کی ہے اور اپنی تمام مخلوق میں اور کسی کو نہیں دی۔ پھر فرماتا ہے ہم نے اولاد ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا یعنی ہم نے ان میں رسولؐ اور انبیاء اور آئمہ بنائے۔ پس کیسی عجیب بات ہے کہ ان فضائل کا اولاد ابراہیم میں تو اقرار کرتے ہیں اور آل محمدؐ کی فضیلت سے انکار ہے پھر خدا فرماتا ہے بعض ان میں سے ایمان لے آئے اور بعض نے روگردانی کی اور جہنم کے شعلے ان کے لئے کافی ہیں جن لوگوں نے ہماری آیات سے انکار کیا۔ ہم ان کو جہنم کی آگ میں ڈالیں گے اور جب ان کے بدن کی کھالیں گل کر چھوٹ پڑیں گی تو ان کے بدلے اور جلد ہم بدل دیں گے تاکہ وہ اچھی طرح عذاب کا مزہ چکھ لیں، بے شک اللہ بڑی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

٢ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» قَالَ: نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ. ٥٤/٢ن

٢۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیہ ام یحسدون الناس، میں ہم وہ محسود ہیں جن سے لوگ حسد کرتے ہیں۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ»؟ فَقَالَ: النُّبُوَّةَ؛ قُلْتُ: «الْحِكْمَةَ»؟ قَالَ: الْفَهْمَ وَالْقَضَاءَ، قُلْتُ: «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً»؟ فَقَالَ: الطَّاعَةَ.

٣۔ حمران بن اعین کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور فرمایا کتاب سے مراد نبوت ہے اور حکمت سے فہم اور قضایا کا فیصل کرنا اور واتینا ھم ملکاً عظیما سے مراد اطاعت ہے۔

٤ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ

قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلٰى مَاآتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ»
فَقَالَ: يَا أَبَاالصَّبَّاحِ نَحْنُ وَاللهِ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ .

۴- راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ام یحسدون الناس الخ کے متعلق پوچھا فرمایا واللہ وہ محسود ہم ہیں۔

۵- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَبْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى : « فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً » قَالَ : جَعَلَ مِنْهُمُ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْأَئِمَّةَ ، فَكَيْفَ يُقِرُّونَ ۲/۵۴
فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَيُنْكِرُونَهُ فِي آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله ؟! قَالَ : قُلْتُ : «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً» ؟ قَالَ : الْمُلْكُ الْعَظِيمُ أَنْ جَعَلَ فِيهِمْ أَئِمَّةً : مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللهَ ، فَهُوَالْمُلْكُ الْعَظِيمُ .

۵- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ فقد آتینا آل ابراھیم الخ کے متعلق اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے اولاد ابراہیم میں نبی رسول اور امام بنائے پس کیسی عجیب بات ہے کہ اولاد ابراہیم میں تو یہ فضیلت مانتے ہیں اور آل محمد میں انکار کرتے ہیں اور اس آیت میں ملک عظیم سے مراد یہ ہے کہ اولاد ابراہیم میں خدا نے امام بنائے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی پس یہی ملک عظیم ہے۔

سترہواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ علامات ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے

(بَابُ) ۱۷

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ هُمُ الْعَلَامَاتُ الَّتِي ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهِ

۱- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ قَالَ: حَدَّثَنَادَاوُدُ الْجَصَّاصُ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: «وَ عَلَامَاتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ» قَالَ: النَّجْمُ رَسُولُ اللهِ ۱۶/۱۷
صلى الله عليه وآله وَالْعَلَامَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام.

۱- رسالتمآبؐ نے فرمایا وہ ستارے جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے وہ رسول اللہ اور

الخرائج والجرائح
الجزء: ١

قطب الدين الراوندي

الكتاب: الخرائج والجرائح
المؤلف: قطب الدين الراوندي
الجزء: ١
الوفاة: ٥٧٣
المجموعة: مصادر الحديث الشيعية ـ القسم العام
تحقيق: مؤسسة الإمام المهدي (ع) / بإشراف السيد محمد باقر الموحد الأبطحي
الطبعة: الأولى ، كاملة محققة
سنة الطبع: ذي الحجة ١٤٠٩
المطبعة: العلمية - قم
الناشر: مؤسسة الإمام المهدي - قم المقدسة
ردمك:
ملاحظات:

٣ - ومنها: ما روى علان، عن ظريف أبي نصر الخادم (١) قال: دخلت على صاحب الزمان عليه السلام وهو في المهد فقال لي: علي بالصندل الأحمر. فأتيته به، فقال: أتعرفني؟

قلت: نعم، أنت سيدي وابن سيدي. فقال: ليس عن هذا سألتك. فقلت: فسر لي.

فقال: أنا خاتم الأوصياء، وبي يرفع (٢) الله البلاء عن أهلي وشيعتي. (٣) *

٤ - ومنها: ما روي عن أبي نعيم محمد بن أحمد الأنصاري قال: وجه قوم من المفوضة (٤) كامل بن إبراهيم المدني إلى أبي محمد عليه السلام قال: فقلت - في نفسي -:

لما دخلت عليه أسأله عن الحديث المروي عنه عليه السلام " لا يدخل الجنة إلا من عرف

---

(١) " طريف أبو نصر " م، " طريف، عن نصر " ط، س، ه‍. وما أثبتناه كما في غيبة الطوسي، راجع رجال السيد الخوئي: ٩ / ١٨١.

(٢) " يدفع " س، ط، ه‍.

(٣) عنه كشف الغمة: ٢ / ٤٩٩.

ورواه الصدوق في كمال الدين: ٢ / ٤٤١ ح ١٢ عن المظفر العلوي، عن ابن العياشي عن أبيه، عن آدم بن محمد البلخي، عن علي بن الحسن الدقاق، عن إبراهيم بن محمد العلوي، عن طريف، عنه البحار: ٥٢ / ٣٠ ح ٢٥، وعن غيبة الطوسي: ١٤٨ عن علان، عن ظريف، عنه اثبات الهداة: ٧ / ١٩ ح ٣١٩.

وأورده في الهداية الكبرى: ٣٥٨ عن علان الكلابي.

وأورده في ينابيع المودة: ٤٦٣ عن ظريف أبي نصر، عنه إحقاق الحق: ١٩ / ٧٠٤.

* أقول: ان وجه الاعجاز هو تكلمه عليه السلام في المهد واخباره بأنه خاتم الأوصياء و... وهذا نظير ما خص الله تعالى به عيسى عليه السلام وقد أيده بروح القدس يكلم في المهد صبيا: " قال إني عبد الله آتاني الكتاب وجعلني نبيا " مريم: ٣٠.

(٤) المفوضة: فرقة من الغلاة. زعموا أن الله خلق محمدا صلى الله عليه وآله، ثم فوض إليه خلق العالم فهو الذي خلق العالم دون الله تعالى، ثم فوض محمد تدبير العالم إلى علي بن أبي طالب عليه السلام. معجم الفرق الاسلامية: ٢٣٥، مجمع البحرين للطريحي مادة " فوض ".

الخرائج والجرائح
الجزء: ٢

قطب الدين الراوندي

وقيل: إن معنى الآية " إن يأتكم رسل من الملائكة من أجل مصالحكم " فلا تكون من النبيين، فلا تتعلق إلا بقوله " يأتكم " دون قوله " رسل " وهذا أيضا حسن. (١)

فصل

وأما قوله تعالى: (وخاتم النبيين) (٢) بكسر التاء، والمعنى: الذي ختم النبوات بنبوته.

ومثله: خاتمه مسك، وختامه مسك، أي آخر طعمه المسك.

وكقوله: هذا خاتم هذا الامر: أي هو آخره.

وقد قرأ عاصم: (خاتم النبيين) بفتح التاء، ومعناه يؤول إلى كسر التاء، لأنه من خاتم الكتاب الذي جمع الجميع ففرغ من أمره.

كذلك: رسولنا خاتم المرسلين، لأنه بعث آخرا وليس بعده رسول. *

فمن فتح التاء أجراه مجرى المصدر، والمصدر يوضع موضع الفاعل مرة، وموضع المفعول أخرى، وبكسر التاء اسم الفاعل من " ختم " أي: آخرهم وواضع الختم على النبوة فلا يكون بعده نبي. فعلى القراءتين لا حجة لهم فيه.

وأما قولهم: " عرفنا ذلك " فلا يخلو إما أن قالوا: بالعقل.

قلنا: وما في العقل ما يوجب أن تكون الرسل تترى (٣) وأنها لا تنقطع، وإنما يجب في العقل أن يكون في المكلفين معصوم إذ لم يكونوا معصومين، وهذا المعصوم يحفظ الشرع الذي أداه الرسول إليهم.

ويكون وصيا لذلك النبي، كما كان منذ عهد آدم عليه السلام إلى وقتنا هذا.

---

١) علق بعضهم بين سطور نسخة " م " قائلا:
وقولهم مردود بالمتواتر " الا أنه لا نبي بعدي " و " خاتم النبيين " والختم آخر أمر. انتهى.

٢) سورة الأحزاب: ٤٠.

٣) زاد في خ ل " بعد محمد ".

* بحار الانوار میں بارھویں نے خود کو مرسلین میں کہا ہے خاتم المرسلین کے بعد مرسل کیسے ؟ خواہ نبی ہو یا نہ ہو

وإن قالوا: بالخبر علمنا ذلك، وفي العقل تحريره.
قلنا: وأي خبر جاء به؟ فلا بد يجدون شيئا من ذلك.

فصل

ويقال لهم: ألستم تثبتون نقل المسلمين لاعلام نبيهم، وتقولون: إنها صحيحة؟
فإذا قالوا: نعم.
قلنا لهم: فإذا أثبتم نبوته بالأعلام التي نقلها أهل الاسلام، فقد نقلوا بعدها أيضا أنه صلى الله عليه وآله قال: " لا نبي بعدي ولا رسول " وكانوا قد عرفوا معناه معرفة لا يشكون فيها.
فان قالوا: الكذب يجوز عليهم في نقلهم.
قلنا: فما أنكرتم من جواز الكذب عليهم في نقلهم أعلام كل نبي أقررتم به وتؤمنون بنبوته؟
فان قالوا: لا يجوز ذلك. قلنا: فإذا لم تجوزوا عليهم في ذلك الكذب لزمكم أن لا تجوزوا مجئ رسول بعده من قبل الله تعالى، وذلك أن الذين نقلوا أعلام رسول الله صلى الله عليه وآله حتى علم (١) بها نبوته هم الذين نقلوا أنه صلى الله عليه وآله قال: " لا نبي بعدي " وإذا جاز صدق أحد النقلين جاز الاخر.
والناقلون الذين نقلوا إلينا أنه صلى الله عليه وآله وقفهم على أنه لا نبي بعده قد بلغوا في الكثرة إلى حد لا يجوز عليهم التواطؤ - ونحوه - فيه.
وقد أجمعت الطائفة المحقة عليه، وإجماعهم حجة، وذلك توقيف يعلم منه مراده وقصده في أنه أراد التعميم الذي لا تخصيص فيه بوجه من الوجوه.
فعلمنا عند سماع أخبارهم على هذا الوجه أنه (٢) لا نبي بعده قطعا.
فان قالوا: فما بالنا لا نعلم ذلك؟ قلنا: لأنكم لا تنظرون في هذا الخبر، كما

---

١) " علموا " خ ل.
٢) " ان العلم بأنه " خ ل " انه ".

لا تنظر اليهود والنصارى في أعلام النبي صلى الله عليه وآله التي يرونها ويصدقونها، فلو نظرتم
في الخبر، ونظروا فيها، لحصل لكم ولهم العلم بالامرين كما حصل لنا.
فصل
فان قالوا: فبم تنفصلون من أهل الكتابين إذا قالوا: إن موسى وعيسى قد أمرانا بالتمسك بشريعتهما أبدا وأن ذلك يقتضي التأبيد الذي لا تخصيص فيه؟
قلنا: الفرق بيننا وبينهم فيه وجوه كثيرة: أحدها أن موسى وعيسى عليهما السلام من قولهم وقولنا قد أمرا بتصديق الأنبياء وبعدهما، وأخبرا عن نبينا صلى الله عليه وآله وبشرا به.
وهم جميعا - أعني اليهود والنصاري - معترفون بأنبياء قد كانوا بعدهما، ونبينا صلى الله عليه وآله قد قال: " لا نبي بعدي " قولا قطعا ونصا وحزما.
فعلم السامعون قصده في التعميم الذي لا تخصيص فيه من الوجوه.
وإنما قال صلى الله عليه وآله: سيكون بعدي أوصياء بعدد نقباء بني إسرائيل. (١)
وقال صلى الله عليه وآله: سيكون بعدي كذابون. (٢)
وفي رواية أخرى: سيكون بعدي ثلاثون دجالا يظهرون عند اقتراب الساعة. (٣)
ولم يقل أنه يكون بعدي (٤) نبي صادق.

---

٢) لمعرفة مصادر هذا الحديث الكثيرة راجع عوالم العلوم في النصوص على الأئمة الاثني عشر ص ٩٣ ح ٣ - ٥ وص ١٠١ ح ٩ وص ١٠٢ ح ١٠ وغيرها.
٢) روى نحوه في مسند أحمد: ٥ / ٤١ باسناده عن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن طلحة بن عبد الله بن عوف، عن أبي بكرة، عن رسول الله صلى الله عليه وآله.
٣) روى نحوه في مسند أحمد: ٢ / ١١٨ باسناده عن عبد الصمد، عن حماد، عن علي بن زيد، عن يوسف بن مهران، عن عبد الله بن عمر، وفي ص ٣١٣ باسناده عن عبد الله، عن أبيه، عن عبد الرزاق بن همام، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة، عن رسول الله صلى الله عليه وآله ضمن حديث طويل.
٤) " بعده " خ ل.

الخرائج والجرائح
الجزء: ٣

قطب الدين الراوندي

الكتاب: الخرائج والجرائح
المؤلف: قطب الدين الراوندي
الجزء: ٣
الوفاة: ٥٧٣
المجموعة: مصادر الحديث الشيعية ـ القسم العام
تحقيق: مؤسسة الإمام المهدي (ع) / بإشراف السيد محمد باقر الموحد الأبطحي
الطبعة: الأولى ، كاملة محققة
سنة الطبع: ذي الحجة ١٤٠٩
المطبعة: العلمية – قم
الناشر: مؤسسة الإمام المهدي – قم المقدسة
ردمك:
ملاحظات:

الباب الثامن عشر

في أم المعجزات، وهو القرآن المجيد

الحمد لله الذي جعل القرآن لنبينا صلى الله عليه وآله أم المعجزات ومعظمها، وصلى الله على خيرته من خلقه محمد وآله أشرف الصلوات وأعظمها.

وبعد:

فان كتاب الله المجيد ليس هو مصدقا لنبي الرحمة خاتم النبيين فقط، بل هو مصدق لسائر (١) الأنبياء والأوصياء قبله، وسائر الأوصياء بعده جملة وتفصيلا، وليست جملة الكتاب معجزة واحدة، بل هو معجزات لا تحصى، وفيه أعلام عدد الرمل والحصى، لان أقصر سورة [منه] إنما هي " الكوثر " وفيها الاعجاز من وجهين:

أحدهما: إنه قد تضمن خبرا عن الغيب قطعا قبل وقوعه، فوقع كما أخبر عنه من غير خلف فيه، وهو قوله تعالى: (إن شانئك هو الأبتر) (٢) لما قال قائلهم: إن محمدا رجل صنبور (٣) وإذا مات انقطع ذكره، ولا خلف له يبقى به ذكره.

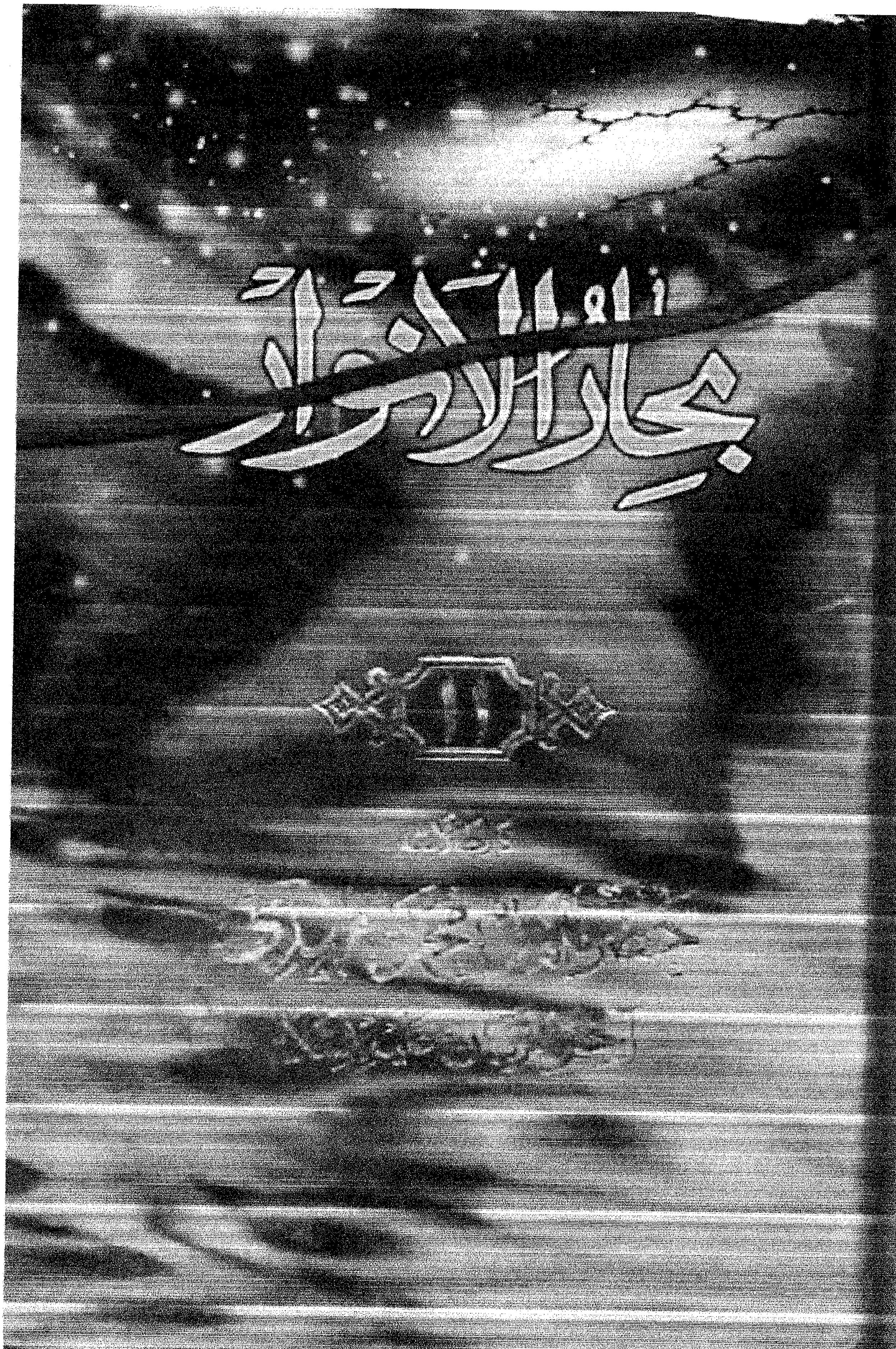
---

١) " لجميع " ه، ط.

٢) سورة الكوثر: ٣.

٣) قال ابن الجوزي في غريب الحديث: ١ / ٦٠٥: كانت قريش تقول " محمد صنبور ". قال الأصمعي: الصنبور: - بفتح الصاد - النخلة تبقى منفردة، ويدق أسفلها، فأرادوا أنه لا عقب له. وقال أبو عبيدة: الصنبور - بضم الصاد -: النخلة تخرج من أصل النخلة الأخرى لم تغرس، وأرادوا أنه ناشئ حدث، فكيف يتبعه المشايخ والكبراء.

وفي ه، ط " مبتور ".


بحار الأنوار
11

بحار الانوار

۱۱

علامہ محمد باقر مجلسی

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

درحالات

حضرت امام محمد مہدی

آخر الزمان علیہ السلام

محفوظ بک ایجنسی ® مارٹن روڈ کراچی

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

مصنف ——— علامہ مجلسی
مترجم ——— مولانا سید حسن امداد (ممتاز الافاضل)
کاتب ——— سید محمد جعفر حسین زیدی - ۲۰۰ بی - لانڈھی
طابع ——— سید آفسٹ پریس - کراچی
ناشر ——— محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی
سن اشاعت ——— محرم الحرام ۱۴۱۲ ہجری

---

۳۰ جون ۱۹۹۲ء

آپ نے فرمایا : میں یمن سے آیا ہوں پوچھا۔
میں نے عرض کیا : حضور آپ ہی فرمائیے کہ آپ کون ہیں ؟
• آپ نے فرمایا : میں خاتم الاوصیاء ہوں میرے ہی ذریعے سے اللہ تعالیٰ میرے اہل خاندان اور میرے شیعوں کی مصیبتیں اور بلائیں دور فرمائے گا۔
(دعوات راوندی ، کمال الدین ، شیخ صدوق)

(۲۶) امام زمانہؑ سے ملاقات کرنیوالوں کے نام

محمد بن محمد خزاعی نے ابو علی اسدی سے ، انھوں نے اپنے والد سے ، انھوں نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے روایت کی ہے کہ محمد بن ابی عبداللہ نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے کہ جن کی ملاقات ان لوگوں سے ہوئی جو حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے معجزات سے واقف ہوئے۔

اور جن لوگوں نے حضرت صاحب الزمان کو دیکھا وہ وکلاء میں سے حسب ذیل ہیں :

بغداد میں سے	عمری اور ان کا فرزند محمد بن عثمان عمری ، حاجز ، بلالی ، عطار میں
کوفہ سے	عاصمی
اہواز سے	محمد بن ابراہیم بن مہزیار
قم سے	احمد بن اسحاق
ہمدان سے	محمد بن صالح
رے سے	بسامی و اسدی
آذربائیجان سے	قاسم بن علاء
نیشاپور سے	محمد بن شاذان

اور غیر وکلاء میں سے جن لوگوں نے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اہل بغداد سے	ابو القاسم بن ابی حابس ، ابو عبداللہ کندی ، ابو عبداللہ جنیدی ، ہارون قزاز ، نیلی ، ابو القاسم بن دبیس ، ابو عبداللہ بن فروخ ، مسرور طباخ غلام امام حسن عسکری علیہ السلام ، احمد و محمد فرزندان حسن و اسحاق کاتب نوبختی ، صاحب الفراء ، صاحب صرۃ مختومہ
اہل ہمدان سے	محمد بن کشمرد ، جعفر بن حمدان ، محمد بن ہارون بن عمران
دینور سے	حسن بن ہارون اور ان کا بھتیجا احمد و ابوالحسن

محمد بن عثمان عمری سے پوچھا گیا کہ آپ نے حضرت صاحب الامر کو دیکھا ہے؟

انھوں نے جواب دیا: ہاں، اور میری آخری ملاقات آنجناب سے بیت اللہ الحرام کے پاس ہوئی۔ آپ دعا کر رہے تھے کہ پروردگار! تو نے جو مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اسے پورا کر۔

★ ان ہی اسناد کے ساتھ محمد بن عثمان عمری سے روایت ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ مستجار کے پاس خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے دعا کر رہے ہیں کہ پروردگار! مجھے میرے دشمنوں سے انتقام لے۔
(کمال الدین - غیبت طوسی)

(۲۴) نسیم خادمہ کی چھینک پر دعا

محمد علوی نے ابو عباس سے، انھوں نے ... سے روایت ہے، انھوں نے علی بن حسن دقاق سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد علوی سے روایت کی ہے، ابراہیم بن محمد کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کی خادمہ نسیم نے بیان کیا کہ میں حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی ولادت کے بعد ایک شب آپ کے پاس گئی تو مجھے آپ کے سامنے چھینک آئی۔ آپ نے کہا: یرحمک اللہ (خدا تم پر رحم کرے)۔

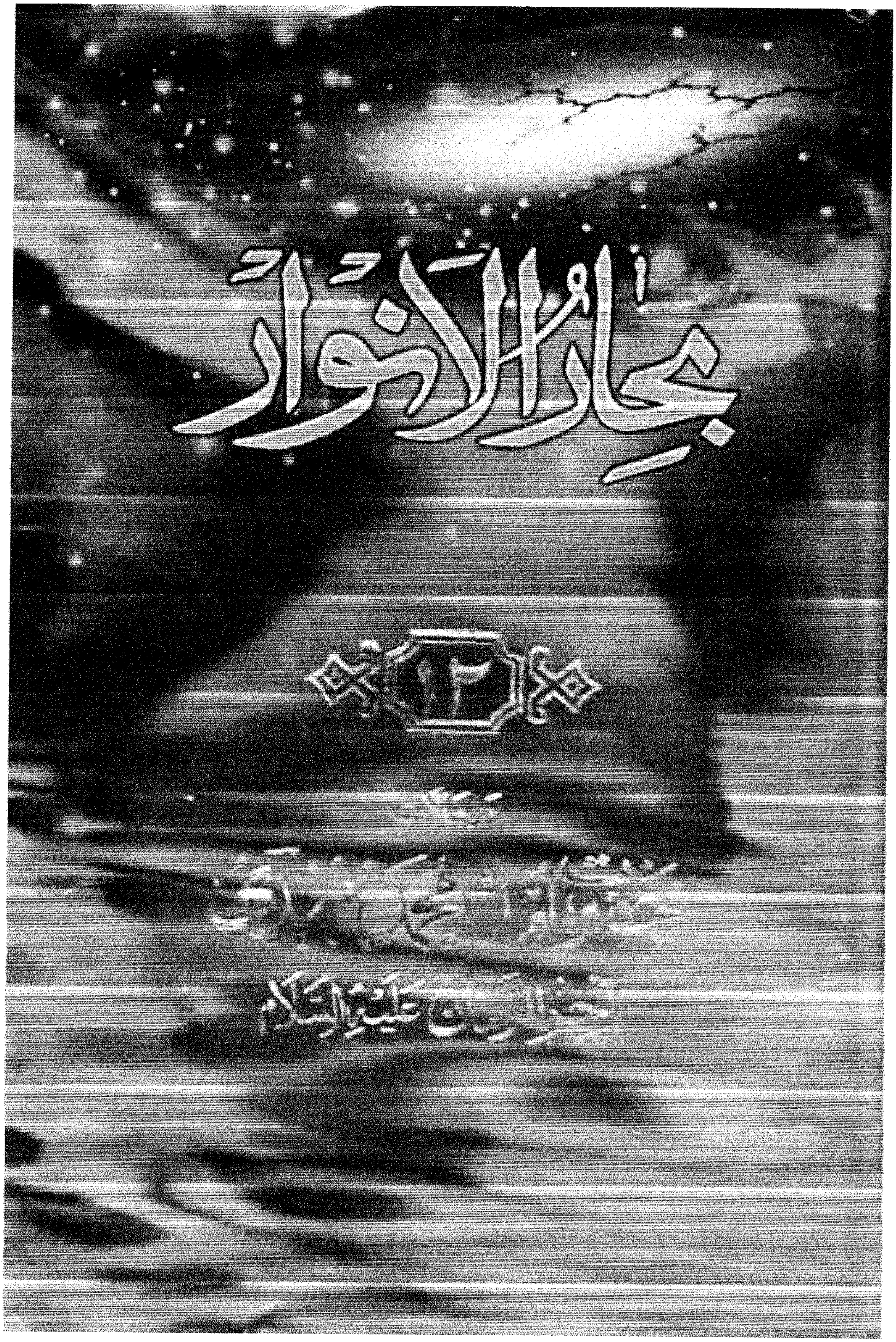
- یہ سن کر میں بہت خوش ہوئی تو آنجناب نے فرمایا: میں تمھیں چھینک کے متعلق خوشخبری سناؤں؟
- میں نے عرض کی: جی ہاں سنائیے۔
- آپ نے فرمایا: یہ چھینک تین دن تک کے لئے موت سے امان کی علامت ہے۔

(کمال الدین)

(۲۵) ظریف ابو نصر کی روایت

انھیں اسناد کے ساتھ ابراہیم بن محمد علوی کا قول ہے کہ مجھ سے ظریف ابو نصر نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا:

- تم مجھ سے صندل احمر لے کر آؤ۔
- میں وہاں پہنچا تو آپ نے فرمایا: تم مجھے پہچانتے ہو؟
- میں نے عرض کی: جی ہاں۔
- آپ نے فرمایا: بتاؤ میں کون ہوں؟
- میں نے عرض کیا: آپ میرے امام ابن امام ہیں۔


بحار الأنوار
١٢

بحار الانوار

۱۲

علامہ محمد باقر مجلسی

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

در حالات

حضرت امام محمد مہدی آخر الزماں علیہ السلام

محفوظ بک ایجنسی • مارٹن روڈ کراچی
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

مصنف	ـــــــ	علامہ محمد باقر مجلسیؒ
مترجم	ـــــــ	مولانا سید حسن امداد (ممتاز الافاضل)
کاتب	ـــــــ	سید محمد جعفر حسین زیدی – ۳۰ بی – لانڈھی
طابع	ـــــــ	[illegible] آفسٹ پریس – کراچی
ناشر	ـــــــ	محفوظ بک ایجنسی – مارٹن روڈ – کراچی
سن اشاعت	ـــــــ	محرم الحرام [illegible] ہجری – [illegible]

۳۰ اپریل ۱۹۹۰ء

کتابیات

قرب الاسناد	علل الشرائع	بلد الامین
بشارة المصطفیٰ	دعائم الاسلام	امالی الصدوق
فلاح السائل	عقائد	تفسیر الامامؑ
ثواب الاعمال	عدت	امالی الشیخ
احتجاج	اعلام الوریٰ	تمحیص
مجالس المفید	عیون و المحاسن	عمدة
فہرست النجاشی	غرر و الدرر	مصباح الشریعہ
جامع الاخبار	غیبة الشیخ	مصباحین
جمال الاسبوع	غوالی اللئالی	معانی الاخبار
جنت	تحف العقول	مکارم الاخلاق
فرحت الغری	فتح الابواب	کامل الزیارة
کتاب الاختصاص	تفسیر علی بن ابراہیم	منہاج
منتخب البصائر	تفسیر فرات بن ابراہیم	مہج الدعوات
عدد	کتاب الروضہ	عیون اخبار الرضاؑ
سرائر	کتاب العتیق الغروی	تنبیہ خاطر
محاسن	مناقب ابن شہر آشوب	کتاب نجوم
ارشاد	قبس المصباح	کفایہ
کشف الیقین	قضاء الحقوق	نہج البلاغہ
تفسیر العیاشی	اقبال الاعمال	غیبة النعمانی
قصص الانبیاء	دروع	ہدایت
استبصار	کمال الدین	تہذیب
مصباح الزائر	کافی	خرائج
صحیفة الرضاؑ	رجال الکشی	توحید
فقہ الرضاؑ	کشف الغمہ	بصائر الدرجات .
ضوء الشہاب	مصباح الکفعمی	طرائف
روضة الواعظین	کنز جامع الفوائد و	فضائل
صراط المستقیم	تاویل الآیات الظاہرہ	کتاب الحسین بن سعید
امان الاخطار	محکہ	اوکتابہ والنوادر
طب الائمہ	خصال	من لا یحضرہ الفقیہ

بحار الانوار (عربی جلد ۵۲، ۵۳) جلد دوازدہم ۱۲

در حالات حضرت امام العصر صاحب الامر علیہ السلام

زیر عنوان - حضرت امیر المومنین کا خطبہ مخزون علائم ظہور عنوان نمبر 86 نمبر ۱۵

فقال رجل من شرطة الخميس : ماهذا العجب يا اميرالمؤمنين؟

قال: ومالي لا أعجب وسبق القضاء فيكم وما تفقهون الحديث الاصوات بينهنّ موتات ، حصد نبات ونشر اموات واعجبا كلّ العجب بين جمادى و رجب -

قال ايضًا رجل يا اميرالمؤمنين ! ماهذا العجب الذى لا تزال تعجب منه

قال ثكلت الآخر أمّه وأىّ عجب يكون أعجب منه اموات يضربون هام الاحياء

قال: أنّى يكون ذلك يا اميرالمؤمنين ؟

قال: والذى فلق الحبّة وبرأ النسمة ، كأنّى أنظر قد تخلّلوا سكك الكوفة وقد شهروا سيوفهم على مناكبهم يضربون كلّ عدوّ لله ولرسوله وللمؤمنين وذلك قول الله تعالى

(الآية) " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ." (سورة الممتحنة : ١٣)

ألا يا ايّها النّاس ! سلونى قبل أن تفقدونى إنّى بطرق السماء اعلم من العالم بطرق الارض . أنا يعسوب الدّين وغاية السابقين ولسان المتّقين وخاتم الوصيّين ووارث النّبيّين وخليفة ربّ العالمين ، أنا قسيم النّار وخازن الجنان وصاحب الحوض وصاحب الاعراف وليس منّا اهل البيت امام الّا عارف بجميع اهل ولايته وذلك قول الله تعالى " إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ " (رعد، ١٣)

ألا يا ايّها النّاس سلونى قبل أن تشغر برجلها فتنة شرقية تطأ فى خطامها بعد موت وحياة أو تشبّ نار بالحطب الجزل غربىّ الارض ، رافعة ذيلها تدعو يا ويلها بذحلة اومثلها -

فاذا استدار الفلك ، قلت : مات اوهلك بأىّ واد سلك فيومئذ تأويل هذه الآية :

(الآية) " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ." (سورة اسرى ٦)

ولذلك آيات وعلامات ، اوّلهنّ احصار الكوفة بالرصد والخندق وتخريق الزوايا فى سكك الكوفة وتعطيل المساجد اربعين ليلة وتخفق رايات ثلاث حول المسجد الاكبر يشبهن بالهدى القاتل والمقتول فى النار وقتل كثير وموت ذريع وقتل النفس الزكيّة بظهر الكوفة فى سبعين والمذبوح بين الرّكن والمقام وقتل الاسبغ المظفّر صبرًا فى بيعة الاصنام مع كثير من شياطين الانس -

وخروج السفيانى براية خضراء وصليب من ذهب اميرها رجل من كلب واثنى عشر الف عنان من يحمل السفيانى متوجّهًا الى مكّة والمدينة ، اميرها احد من بنى اميّة يقال له خزيمة اطمس العين الشمال على عينه طرفة يميل بالدنيا فلا تردّ له راية حتّى ينزل المدينة فيجمع رجالًا ونساء من آل محمّد صلى الله عليه وآله فيحبسهم فى دار بالمدينة يقال لها: دار ابى الحسن الأموى -

ويبعث خيلًا فى طلب رجل من آل محمّد صلى الله عليه وآله قد اجتمع عليه رجال من المستضعفين بمكّة اميرهم رجل من غطفان ، حتّى اذا توسّطوا الصفائح الأبيض بالبيداء يخسف بهم فلا ينجو منهم احد الّا رجل واحد يحوّل الله وجهه فى قفاه لينذرهم وليكون آية لمن خلفه ، فيومئذ تأويل هذه الآية :

" وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ." (سورة السبا : ٥١)

ويبعث السفيانى مائة وثلاثين الفًا الى الكوفة فينزلون بالرّوحاء والفاروق وموضع مريم وعيسى بالقادسيّة ويسير منهم ثمانون الفًا حتّى ينزلوا الكوفة موضع

سابقین کا مقصد ہوں، متقین کی زبان ہوں، خاتم الاوصیاء ہوں، انبیاء کا وارث ہوں، پروردگار عالمین کا خلیفہ ہوں، میں قسیم دوزخ ہوں، میں خازنِ جنت ہوں، میں صاحبِ حوض (کوثر) ہوں، اور صاحبِ اعراف ہوں۔ ہم اہلِ بیت میں سے جو بھی امام ہوگا وہ اپنے تمام اہلِ ولایت سے واقف ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(الآیت): "اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ" (رعد ۱۳: ۸)

(ترجمہ) (اے رسول) سوائے اس کے نہیں ہے کہ تم ڈرانے والے ہو، اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی و رہنما ہوتا ہے۔)

اے گروہِ مردم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو قبل اس کے کہ مشرق کی جانب سے فتنہ برپا ہو اور مُردے زندہ ہو کر زندوں کو روندتے ہوئے چل پڑیں یا مغرب میں لکڑیوں کے ڈھیر میں آگ لگے اور اُس کے شعلے بلند ہونے لگیں اور فتنہ و عداوت و کینہ کے ساتھ یا اس کے مثل مصیبتیں نازل ہوں اور صدائے واویلا بلند ہو۔

اور تم لوگ کہنے لگو کہ وہ (امام زمانہؑ) یا تو ہلاک ہو گئے یا کسی بیابان کی طرف چلے گئے پس اُس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت) "ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّۃَ عَلَیْھِمْ وَ اَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ جَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرَ نَفِیْرًا" (سورۂ اسریٰ ۱۷: ۶)

ترجمہ آیت: "پھر ہم نے تمہارے لیے اُن پر غلبہ قرار دیا اور اموال و اولاد سے ہم نے تمہاری مدد کی اور تمہارے (دوستوں کی) افراد کی تعداد بڑھا دی۔"

مگر اس آیت کی تعبیر کے لیے چند علامات اور نشانیاں ہیں۔ سب سے پہلی علامت کوفے کی قلعہ بندی ہے جو بُرجوں اور خندقوں کے ساتھ کی جائے گی۔

پھر کوفے کی گلیوں میں مشکوں کو پارہ پارہ کرنا اور جلا دیا جانا، چالیس شب مساجد کا معطل رہنا، تین علَموں (جھنڈوں) کا مسجدِ اکبر کے گرد لہرانا جو ہدایت کے عَلَم ہوں گے، لیکن قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہوں گے، قتل کی کثرت اور موتِ عام، نفسِ زکیہ کا رکن و مقام کے درمیان قتل ہونا اور اُن کے ستّر ساتھیوں کو پشتِ کوفہ پر قتل کیا جانا، اور بطریقِ صبر سبع منظفر کا بہت سے انسانوں کا شیاطین کے ساتھ بتوں کی بیعت کرنے کی وجہ سے

قتل کیا جانا۔ (بطریقِ صبر کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایک کو لیجا کر پتھروں اور تیروں سے مارتے جائیں، یہاں تک کہ قتل ہو جائیں۔)

دوسری علامت سونے کی صلیب اور سبز جھنڈوں کے ساتھ سفیانی کا خروج، اُس کا امیر قبیلہ بنی کلب کا آدمی ہوگا۔ سفیانی بارہ ہزار کا لشکر مکہ اور مدینہ کی طرف بھیجے گا جس کا سردار بنی اُمیہ کا ایک شخص ہوگا جس کا نام خزیمہ ہوگا جو بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اور دوسری آنکھ میں خون کا ایک لوتھڑا لٹکا ہوا ہوگا۔ وہ اہلِ دنیا پر ظلم و جور کرے گا اس کے جھنڈے کو کوئی سرنگوں نہ کر سکے گا یہاں تک کہ وہ مدینہ پہونچ جائے گا اور آلِ محمدؐ میں سے چند مردوں اور عورتوں کو جمع کر کے ابوالحسن اُموی کے مکان پر بھیج دے گا۔

اور پھر آلِ محمدؐ میں سے ایک شخص کی تلاش میں فوج روانہ کرے گا جس کے گرد مستضعفین (کمزور لوگوں) کا ایک گروہ جمع ہوگا۔ جب سفیانی کا یہ لشکر مقام بیداء پر صفائح ابیض کے قریب پہونچے گا تو یہ سب کا سب لشکر زمین میں دھنس جائے گا ان میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی نہ بچے گا اور اللہ تعالیٰ اُس شخص کے چہرے کو اپنی قدرت سے اُس کی پُشت کی طرف پھیر دے گا تاکہ اُس کو دیکھ کر وہ لوگ (سفیانی اور اس کا لشکر) ڈریں اور اس کے بعد آنے والوں کے لیے ایک نشانی بن جائے۔ پس اُس روز اس آیت کی تاویل بھی ظاہر ہو جائے گی: (سورۂ سبا ۳۴: ۵۱)

(الآیت) "وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَ اُخِذُوْا مِنْ مَّکَانٍ قَرِیْبٍ"

ترجمہ (اور اگر تم دیکھو تو معلوم ہوگا کہ یہ لوگ جزع فزع کر رہے ہیں اور قریبی عذاب میں مبتلا ہیں۔)

نیز سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ بھیجے گا۔ یہ لوگ مقام روحاء اور فاروق، اور قادسیہ میں مقام مریم و عیسیٰ پر اُتریں گے جن میں سے اسّی ہزار کوفہ کے اندر محلہ قبر ہود میں اور نخیلہ میں ٹھہریں گے اور عید قربان کے روز کوفہ میں ایک ہجوم برپا کریں گے۔ اُس وقت وہاں ایک ظالم و جابر اور سرکش حاکم ہوگا ممکن ہے لوگ اس کو ساحر و کاہن کہیں گے وہ شہر زوراء (بغداد) سے پانچ ہزار کاہنوں کو لیکر نکلے گا اور وہاں کے پل پر لوگوں کو اتنا قتل کرے گا کہ تین روز تک دریا کا پانی خون اور لاشوں سے اتنا گندا ہو جائے گا

اور اس کے استحلال سے محترم بنالیا۔ اُس عہدِ محکم کے ذریعے سے جو ایک کیا ہوا معاہدہ ہے جو نیکی اور پرہیزگاری کے ساتھ ہے اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہے اور اس عہد و پیمان کی بنا پر ایک دوسرے سے مواصلت رکھتے ہیں، یہ اُس زراعت کے مانند ہیں جو چیدہ ہو جاتی ہے اس میں سے کچھ زمین پر گر جاتی ہے تو اس کی خوشہ چینی کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سب تمام ہو جائے۔ جس طرح زراعت سے اس کا مالک اور دوسرے لوگ فائدہ حاصل کرتے ہیں اسی طرح حافظانِ دین کا علم ہے جس سے سب فائدہ حاصل کرتے ہیں پس اپنی کوتاہ مدت اور اپنی منزل کے قلیل قیام میں امر و نہی کے منتظر رہو یہاں تک کہ منزل بدل جائے اور مرکز تبدیل ہو سکے اور اس کے معارف منقلب ہو جائیں۔

پس خوشخبری ہے اس صاحبِ قلبِ سلیم کے لیے جو اپنے ہادی و رہنما کی اطاعت کرتا ہے اور دور رہتا ہے اُس سے جو اس کو رد کرے۔ ایسا شخص خدا کے مقامِ کرامت میں داخل ہوتا ہے اور سلامتی کی راہ پر جا پہنچتا ہے، اپنی چشمِ باطن کو بینا کرتا ہے، اپنے ہدایت کرنے والے کی اطاعت کرتا ہے، بہترین دلیلوں سے مدلل بن جاتا ہے، اُس کے سامنے سے پردۂ جہالت جو گمراہ کن اور فتنہ انگیز ہے، اُٹھ جاتا ہے۔ لہٰذا جس شخص نے تفکر و تذکر کا ارادہ کیا اُس نے اپنے گمان کو سچ لیا اور خود کو ہدایت پانے سے آشکار کیا اگرچہ اس کا دروازہ بند نہ ہوا تھا، پھر بھی اس نے اسبابِ ہدایت کو کھول لیا اور نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو خشوع و خضوع کے ساتھ قبول کر لیا۔ اس خاشع اور متواضع پر دائمی تحیت و سلام جو آپس میں ایک دوسرے سے ایمان کے لیے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، میزانِ عدل کو پہچانتے ہیں، نصیحت کرنے والے کے امر و نصیحت کو قبول کرتے ہیں جب وہ کہتا ہے کہ قبل اس کے کہ روزِ قیامت کا ہول آ پہنچے، خوف کرو۔

بلاشبہ و یقیناً ہمارا امر دشوار (ہے بلکہ) دشوار تر ہے اس کا متحمل نہیں ہو سکتا سوائے مَلَکِ مقرب یا نبیٔ مرسل کے یا اس مومن کے جس کے قلب کا اللہ نے ایمان کے ذریعے سے امتحان لے لیا ہو۔ ہماری حدیث کی حفاظت نہیں کرتے مگر صرف وہی قلوب جو مضبوط قلعے کے مانند ہیں یا ایسے سینے جو نہایت امین ہیں

یا ایسی عقلیں جو باوقار ہیں۔ "تعجب ہے بہت ہی تعجب ہے درمیان جمادی و رجب۔"

پس کرشرطۃ الخمیس میں سے ایک شخص اُٹھا اور بولا: یا امیر المومنینؑ! وہ تعجب کی بات کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اور کیوں نہ تعجب کروں جب کہ تمہارے لیے قضائے الٰہی جاری ہو چکی ہے۔ تم حدیث کا مطلب نہیں سمجھتے۔ آگاہ ہو جاؤ؛ بہت سی آوازیں ہوں گی اور اُن کے درمیان اموات واقع ہوں گی اور لوگوں کے بدن کٹے ہوئے نباتات کی طرح کٹ کٹ کر گرنے لگیں گے۔ اور مردے زندہ کیے جائیں گے۔ یہ تعجب اور پورے تعجب کی بات ہوگی جمادی و رجب کے مابین۔

ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا امیر المومنینؑ! آپ بار بار جس بات پر تعجب کا اظہار فرما رہے ہیں وہ کیا ہے؟

فرمایا: اس کی ماں اُس کے غم میں بیٹھے، اس سے زیادہ تعجب خیز بات کیا ہوگی کہ مردے (قبروں سے نکل کر) زندوں کے سروں پر مار لگا رہے ہوں گے۔

پھر کسی نے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! یہ کب اور کس طرح ہوگا؟

فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور انسانوں کو پیدا فرمایا، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ (وہ مُردے جو زندہ کیے گئے) وہ کوفے کی گلیوں میں گھوم رہے ہیں، اپنی تلواروں کو نیام سے باہر نکالے ہوئے اپنے کاندھوں پر رکھے ہوتے ہیں اور اُن تلواروں سے خدا و رسول اور مومنین کے دشمنوں کو قتل کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

الآیت: " يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ " (ممتحنہ: ۱۳)

ترجمۂ آیت: (اے ایمان والو! جس قوم پر خدا نے غضب نازل کیا اُس سے دوستی نہ رکھو، یہ لوگ آخرت سے بالکل اسی طرح مایوس ہیں جس طرح کفار اہلِ قبور (مُردوں) سے مایوس ہیں (یعنی اُن کے زندہ ہونے کا گمان بھی نہیں رکھتے۔)

سنو! اے گروہِ مردم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھ کو نہ پاؤ کیونکہ میں آسمان کی راہوں سے زیادہ واقف ہوں اُس شخص کی نسبتاً جو زمین کی راہوں سے واقف ہوتا ہے۔ میں یعسوبِ (سردارِ) دین ہوں اور

آپ نے فرمایا: وہ دابہ مومن ہوگا، قرآن کی تلاوت کرتا ہوگا، اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا، کھانا کھاتا ہوگا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہوگا۔"

(٧) —— ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، اُنھوں نے روایت کی محمد بن عیسیٰ سے اور اُنھوں نے صفوان سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے مگر اس میں اتنا اور زیادہ ہے کہ: "پھر سائل نے پوچھا، وہ کون ہے یا امیرالمومنینؑ ؟
آپ نے فرمایا: تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے، وہ علیؑ ہے۔"

(٨) —— ہم سے بیان کیا اسحاق بن محمد بن مروان نے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے عبداللہ بن زبیر قرشی سے، اُنھوں نے یعقوب بن شعیب سے، اُنھوں نے عمران بن میثم سے، اُنھوں نے کہا کہ مجھ سے عبایہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ فرما رہے تھے کہ میرے بھائی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے بیان فرمایا کہ:

"أنّه ختم ألف نبيّ وإنّي ختمت ألف وصيّ وإنّي كلّفت ما لم يكلّفوا وإنّي لأعلم ألف كلمة ما يعلمها غيري وغير محمّد صلّى الله عليه وآله ما منها كلمة إلّا مفتاح ألف باب بعد ما تعلمون منها كلمة واحدة غير أنّكم تقرؤون منها آية واحدة في القرآن:

(الآیت) "وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ"
(سُورہ النمل: ٨٢)

ترجمہ حدیث: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے بھائی نے مجھ سے بیان فرمایا کہ: وہ (آنحضرتؐ) ایک ہزار انبیاء کے خاتم ہیں اور یہ کہ میں ایک ہزار اوصیاء کا خاتم ہوں۔ اور مجھ پر وہ ذمہ داریاں عاید کی گئی ہیں کہ اس سے پہلے وہ ذمہ داریاں کسی پر عائد نہیں کی گئیں اور میں ایک ہزار کلمے ایسے جانتا ہوں جسے میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا اور اُن میں سے ہر کلمے سے ایک ہزار باب کھلتے ہیں اور تم لوگ اس میں سے ایک کلمہ بھی نہیں جانتے سوائے اس کے کہ تم لوگ اس میں سے قرآن کی ایک آیت پڑھتے ہو اور وہ یہ ہے:
وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ .... لَا يُوقِنُونَ" (نمل: ٨٢) یعنی

ترجمہ آیت: "اور جب اُن لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے ایک دابّہ (ذی حیات) نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا (کیونکہ) لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔"
(پھر فرمایا:) کیا تم لوگ جانتے ہو کہ وہ (دابّہ) کون ہے۔؟

و

(٩) —— ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے اور اُنھوں نے روایت کی احمد بن محمد بن سعید سے، اُنھوں نے (احمد بن محمد) ابن اسحاق حضرمی سے، اُنھوں نے احمد بن مستنیر سے، اُنھوں نے جعفر بن عثمان سے اور وہ اس کا چچا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا صباح مزنی اور محمد بن کثیر بن بشیر بن عمیرہ ازدی نے اُن دونوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عمران بن میثم نے، اُنھوں نے عبایہ بن ربعی سے روایت کی ہے اور عبایہ نے کہا کہ امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں پانچ آدمی تھے اور ان میں سے پانچواں میں تھا۔ اور اس کے بعد اُس نے اسی کے مثل روایت کی جو مذکور ہوئی۔

و

(١٠) —— ہم سے بیان کیا حسین بن اسماعیل قاضی نے، اُنھوں نے عبداللہ بن ایوب مخزومی سے روایت کی، اُنھوں نے یحییٰ بن ابوبکر سے، اُنھوں نے ابوحریز سے، اُنھوں نے علی بن زید بن جدعان سے، اُنھوں نے خالد بن اُوس سے، اُنھوں نے ابوہریرہ سے اور ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تخرج دابّة الأرض ومعها عصى موسى عليه السلام وخاتم سليمان عليه السلام تجلو وجه المؤمن بعصا موسى عليه السلام وتسم وجه الكافر بخاتم سليمان عليه السلام۔"

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
(دابۃ الارض (اس حالت میں) برآمد ہوگا کہ اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ ہر مومن کے چہرے پر عصائے موسیٰؑ سے اور ہر کافر کے منھ پر خاتم سلیمان سے نشان لگائے گا۔

و

(١١) —— ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن حسن الفقیہ نے، اور اُنھوں نے احمد بن ناصح سے روایت کی، اُنھوں نے حسین بن علوان سے، اُنھوں نے سعد بن طریف سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ـــــــــــــــ قریشی آرٹ پریس

کتابت ـــــــــــــــ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ـــــــــــــــ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ـــــــــــــــ مارچ ۲۰۰۴ء

الصُّورَةَ قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّ الَّذِي رَأَى فِي النَّوْمِ حَقٌّ وَأَنَّهُ مِنَ الْمَلَكِ ؟ قَالَ: يُوَفَّقُ لِذٰلِكَ حَتّٰى يَعْرِفَهُ ، لَقَدْ خَتَمَ اللهُ بِكِتَابِكُمُ الْكُتُبَ وَخَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ الْأَنْبِيَاءَ .

۴۔ راوی کہتاہے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے آیہ وما ارسلنا الخ کی تلاوت کرکے پوچھا کیا یہ ہماری قرأت نہیں، پس کیا فرق ہے رسول و نبی و محدث میں فرمایا۔ رسول وہ ہے جس کے پاس ظاہر بظاہر فرشتہ آتاہے اور اس سے ہمکلام ہوتاہے اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتاہے اور بسا اوقات نبوت و رسالت شخص واحد میں جمع ہوتی ہیں اور محدث وہ ہے کہ آواز سنتاہے اور صورت نہیں دیکھتا میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے جانتاہے کہ خواب میں جو دیکھا وہ حق ہے اور یہ فرشتہ کہہ رہاہے، فرمایا۔ بتوفیق الٰہی وہ جان لیتاہے تمہاری کتاب پر خدا کی کتابیں ختم ہوگئیں اور تمہارے نبی پر انبیاء ختم ہوگئے

چوتھا باب

خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام تمام نہیں ہوتی

(باب)

(أَنَّ الْحُجَّةَ لَاتَقُومُ لِلّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ)

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لَاتَقُومُ لِلّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتّٰى يُعْرَفَ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بغیر امام کی معرفت کرائے خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوتی۔

٢ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لَاتَقُومُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتّٰى يُعْرَفَ.

۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہوتی۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے اور تم نے امام بنایا ہے اس کو جو اپنی جہالت کی وجہ سے لوگوں کو معذور نہیں بنا سکتا۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً» قَالَ: الطَّاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ. ۴/۵۴ ف

۴۔ آیہ "اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد ہماری وہ اطاعت ہے جو لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَطَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: أُشْرِكَ بَيْنَ الْأَوْصِيَاءِ وَالرُّسُلِ فِي الطَّاعَةِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ اوصیاء و مرسلین کی اطاعت میں میں شریک ہوں۔ *

٦ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَتَنَا، لَنَا الْأَنْفَالُ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَنَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَنَحْنُ الْمَحْسُودُونَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ: «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ». ۴/۵۸ ف

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم وہ ہیں کہ خدا نے ہماری اطاعت کو فرض کیا ہے ہمارے لئے مال غنیمت ہے اور ہر قسم کا پاک و صاف مال۔ ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسود ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھی ہے۔

٧ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَوْلَنَا فِي الْأَوْصِيَاءِ أَنَّ طَاعَتَهُمْ مُفْتَرَضَةٌ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَعَالَى: «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ»(٢) وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّمَا *

باب ۴ فرض اطاعت ائمہ

وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا ۞

۷۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے ذکر کیا اپنے اس قول کا کہ اوصیاء کی اطاعت فرض ہے حضرت نے فرمایا۔ ہاں وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں اور وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے تمہارے ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔

٨ ـ وَ بِهٰذَا الْأَسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ فَارِسِيٌّ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ : طَاعَتُكَ مُفْتَرَضَةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : مِثْلُ طَاعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ : نَعَمْ

۸۔ ایک ایرانی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا آپؑ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ بے شک۔ اس نے پوچھا کیا اطاعت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرح فرمایا ہاں۔

٩ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْأَئِمَّةِ هَلْ يَجْرُوْنَ فِي الْأَمْرِ وَالطَّاعَةِ مَجْرًى وَاحِدٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

۹۔ ابو بصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا تمام آئمہؑ امر و اطاعت میں ایک ہی جیسے ہیں ؟ فرمایا۔ ہاں۔

١٠ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الطَّبَرِيِّ قَالَ كُنْتُ قَائِماً عَلَىٰ رَأْسِ الرِّضَا عليه السلام بِخُرَاسَانَ وَ عِنْدَهُ عِدَّةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ فِيهِمْ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيسَى الْعَبَّاسِيُّ فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ ؛ بَلَغَنِي أَنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ : إِنَّا نَزْعَمُ أَنَّ النَّاسَ عَبِيدٌ لَنَا ، لَا وَ قَرَابَتِي مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله مَا قُلْتُهُ قَطُّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ آبَائِي قَالَهُ وَ لَا بَلَغَنِي عَنْ أَحَدٍ مِنْ آبَائِي قَالَهُ ؛ وَلٰكِنِّي أَقُوْلُ : النَّاسُ عَبِيدٌ لَنَا فِي الطَّاعَةِ ، مُوَالٍ لَنَا فِي الدِّيْنِ ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ،

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور حضرت کے پاس اس وقت کچھ بنی ہاشم بھی بیٹھے تھے ان میں اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ عباسی بھی تھا۔ فرمایا۔ اے اسحاق مجھے خبر ملی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا گمان یہ ہے کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔ قسم ہے قرابت رسولؐ کی، میں نے کبھی ایسا نہیں کہا اور نہ اپنے آبا و اجداد سے ایسا کہتے سنا ہے اور نہ مجھے کسی سے معلوم ہوا کہ انہوں نے ایسا کہا ہے لیکن میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ

میں کوئی مسئلہ الجھتا ہے تو ایک کہتا ہے میں نہیں جانتا، دوسرا کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ مگر علیؑ کہتے ہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علی قرآن کے عالم ہیں اور ان کی اطاعت فرض ہے اور رسول اللہ کے بعد حجت خدا ہیں اور قرآن کے متعلق جو کچھ انھوں نے بتایا وہ زیادہ حق ہے اور دنیا سے نہیں گئے جب تک کہ اپنے بعد رسول اللہ کی حجت کو قائم نہیں کر دیا۔ ان کے بعد حجت خدا حسنؑ بن علیؑ ہوئے اور جب وہ دنیا سے جانے لگے تو اپنے باپ اور جد کی طرح انھوں نے حسینؑ بن علیؑ کو حجت چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے اپنے بعد علی بن الحسینؑ کو حجت چھوڑا اور ان کی اطاعت فرض ہوئی اور ان کے بعد محمدؑ بن علیؑ ابو جعفر حجت خدا ہوئے اور ان کی اطاعت فرض ہوئی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل کرے میں نے حضرت کے سر مبارک کو بوسہ دیا۔ آپؑ ہنسے، میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے میں جانتا ہوں کہ آپؑ کے پدر بزرگوار دنیا سے نہیں گئے جب تک اپنے باپ کی طرح حجت خدا کو نہیں چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ حجت خدا ہیں اور آپؑ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ میں نے کہا۔ اپنا سر مبارک بڑھائیے کہ میں بوسہ دوں تو حضرت ہنسے اور فرمایا۔ اب پوچھ، جو پوچھنا چاہتا ہے اس کے بعد میں کبھی انکار نہ کروں گا۔

١٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : الْأَوْصِيَاءُ طَاعَتُهُمْ مُفْتَرَضَةٌ ؟ قَالَ: نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ(١)» وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ». ٥/٥٩ نساء ٥/٥٤ مائدہ

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا، اوصیاء کی اطاعت فرض ہے فرمایا ہاں۔ یہ وہ ہیں جن کے لئے خدا نے فرمایا ہے تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہو۔

١٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ أَبْوَابُ الْخَيْرِ ، السَّامِعُ الْمُطِيعُ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِ وَالسَّامِعُ الْعَاصِي لَا حُجَّةَ لَهُ وَ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ تَمَّتْ حُجَّتُهُ وَاحْتِجَاجُهُ يَوْمَ يَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ قَالَ : يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: « يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ». ١٧/٧١ بنی اسرائیل

عَزَّ وَجَلَّ « وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ: كُلُّ إِمَامٍ هَادٍ لِلْقَرْنِ الَّذِي هُوَ فِيهِمْ

۱۔ آیہ لکل قوم ہاد کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر امام اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے ھادی ہوتا ہے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ »(۱) فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمُنْذِرُ وَلِكُلِّ زَمَانٍ مِنَّا هَادٍ يَهْدِيهِمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ الْهُدَاةُ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيٌّ ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ.

۲۔ آیت انت منذر ولکل قوم ہاد کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذر ہیں اور ہر زمانہ میں ہم میں سے ایک ہادی ہوتا ہے جو لوگوں کو ما جاء بہ النبی کی طرف ہدایت کرتا ہے حضرت رسول خدا کے بعد ہادی خلق حضرت علی ہیں اور ان کے بعد اوصیاء ہیں ایک کے بعد دوسرا۔

۳ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمُنْذِرُ وَعَلِيٌّ الْهَادِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! هَلْ مِنْ هَادٍ الْيَوْمَ؟ قُلْتُ: بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا زَالَ مِنْكُمْ هَادٍ بَعْدَ هَادٍ حَتَّى دُفِعَتْ إِلَيْكَ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! لَوْ كَانَتْ إِذَا نَزَلَتْ آيَةٌ عَلَى رَجُلٍ ثُمَّ مَاتَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مَاتَتِ الْآيَةُ مَاتَ الْكِتَابُ وَلَكِنَّهُ حَيٌّ يَجْرِي فِيمَنْ بَقِيَ كَمَا جَرَى فِيمَنْ مَضَى.

۳۔ ابوبصیر سے روایت ہے میں نے امام جعفر صادق سے آیت انت منذر ولکل قوم ہاد کے متعلق پوچھا۔ فرمایا رسول اللہ منذر ہیں اور علی ہادی ہیں اے ابو محمد بتاؤ اس زمانہ میں بھی کوئی ہادی ہے۔ میں نے کہا ہاں آپ پر فدا ہوں آپ حضرات میں سے ہر زمانہ میں ایک کے بعد دوسرا ہادی رہا ہے۔ فرمایا۔ اے ابو محمد! اللہ تم پر رحم کرے۔ اگر آیت کسی منزل پر نازل ہوئی پھر یہ شخص مرجائے اور اس کے بعد کوئی ہادی نہ ہو تو یہ آیت (متشابہ) بھی مرجائے گی اور وہ کتاب بھی (کیونکہ آیات متشابہات کی تاویل کرنیوالا کوئی نہ ہوگا) لیکن وہ زندہ رہتا ہے اور وہ اپنا قائم مقام اسی طرح چھوڑتا ہے جس طرح اس سے پہلے نے چھوڑا تھا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ

باب ۱۵ ائمہ ھادی ہیں

وَمَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا ہیں۔ فرمایا ہم علم اللہ کے خزانہ دار ہیں ہم وحی الٰہی کے ترجمان ہیں ہم خدا کی حجت بالغہ ہیں ان پر جو آسمانوں کے اوپر ہیں اور ان پر جو زمین کے اوپر ہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : اسْتِكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ تَرَكَ وَلَايَةَ عَلِيٍّ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِكَ ، فَإِنَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَسُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَهُمْ خُزَّانِي عَلَى عِلْمِي مِنْ بَعْدِكَ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَقَدْ أَنْبَأَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا (بحدیث قدسی) مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تمہاری امت میں میری حجت تمام ہوگی ان اشقیاء پر جنھوں نے ولایت علی کو ترک کیا اور تمہارے بعد تمہارے اوصیاء کو چھوڑا، بیشک ان میں تمہاری اور تم سے پہلے انبیاء کی سنت قائم ہے وہ میرے علم کے خزینہ دار ہیں تمہارے بعد پھر رسول اللہؐ نے فرمایا جبرئیل نے مجھے ان کے اور ان کے آباء کے نام بتلائے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ ! إِنَّ اللهَ وَاحِدٌ مُتَوَحِّدٌ بِالْوَحْدَانِيَّةِ ، مُتَفَرِّدٌ بِأَمْرِهِ ، فَخَلَقَ خَلْقاً فَقَدَّرَهُمْ لِذَلِكَ الْأَمْرِ ، فَنَحْنُ هُمْ يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ ! فَنَحْنُ حُجَجُ اللهِ فِي عِبَادِهِ وَخُزَّانُهُ عَلَى عِلْمِهِ وَالْقَائِمُونَ بِذَلِكَ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابن ابی یعفور سے اللہ واحد ہے اور اپنی وحدانیت میں اکیلا ہے اور اپنے حکم میں منفرد ہے اس نے مخلوق کو پیدا کیا اور امر دین کو ان کے لئے مقدر کیا۔ اے ابن ابی یعفور ہم اللہ کے بندوں پر اس کی حجتیں ہیں اور اس کے علم کے خزانے ہیں اور اس علم پر قائم رہنے والے ہیں۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا وَصَوَّرَنَا فَأَحْسَنَ صُوَرَنَا[3] وَجَعَلَنَا خُزَّانَهُ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ وَلَنَا نَطَقَتِ الشَّجَرَةُ وَبِعِبَادَتِنَا عُبِدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْلَا نَا مَا عُبِدَ اللهُ[4] .

باب ۱۱ آئمہ والیان امر اور خازن الٰہی ہیں

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ہم کو بہترین خلقت کے ساتھ پیدا کیا اور ہمیں بہترین صورت دی اور ہم کو آسمان و زمین کا خزانہ دار بنا دیا۔ ہم نے درختوں سے کلام کیا۔ ہماری عبادت سے اللہ کی عبادت ہوئی۔ ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔

بارہواں باب

آئمہ خلفا اللہ ہیں زمین پر اور وہ ابواب ہیں جن سے آیا جاتا ہے

(باب) أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خُلَفَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ وَأَبْوَابُهُ الَّتِي مِنْهَا يُؤْتَى

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: الْأَئِمَّةُ خُلَفَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ.

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ آئمہ اللہ کے خلیفہ ہیں اس کی زمین پر۔

٢ ـ عَنْهُ، عَنْ مُعَلَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: الْأَوْصِيَاءُ هُمْ أَبْوَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّتِي يُؤْتَى مِنْهَا وَلَوْلَاهُمْ مَا عُرِفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبِهِمُ احْتَجَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اوصیاء اللہ کے ابواب ہیں جن سے (ثواب کی طرف یا خانۂ ہدایت کے اندر) آیا جاتا ہے اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی۔ ان سے خدا نے اپنی مخلوق پر حجت قائم کی ہے۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ: «وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ. ۵۵/

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور عمل صالح کئے ہیں کہ وہ ان کو روئے زمین پر اسی طرح خلیفہ بنائے گا

٢ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ
يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا » ۴/۴۴
يَعْنِي الْأَوْصِيَاءَ كُلَّهُمْ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ " انھوں نے ہماری تمام آیات کی تکذیب کی اس سے مراد تمام اوصیاء ہیں

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ
أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الشِّيعَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ تَفْسِيرِ هٰذِهِ
الْآيَةِ « عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ » قَالَ: ذٰلِكَ إِلَيَّ إِنْ شِئْتُ أَخْبَرْتُهُمْ وَإِنْ شِئْتُ لَمْ أُخْبِرْهُمْ ۱۸/۲
ثُمَّ قَالَ : لٰكِنِّي أُخْبِرُكَ بِتَفْسِيرِهَا ، قُلْتُ : « عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ » ؟ قَالَ : فَقَالَ هِيَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ آيَةٌ هِيَ أَكْبَرُ مِنِّي
وَلَا لِلّٰهِ مِنْ نَبَإٍ أَعْظَمُ مِنِّي .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں، شیعہ آپ سے سوال کرتے ہیں آیہ عم یتساءلون عن النبأ العظیم کے متعلق فرمایا۔ ہاں اس کی تفسیر میرے پاس ہے اگر تم چاہو تو بیان کروں، پھر فرمایا میں تمہیں اس کی تفسیر بتاتا ہوں میں نے کہا عم یتساءلون سے کیا مراد ہے فرمایا وہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں ۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے کہ خدا کے لئے مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور نہ مجھ سے بڑی کوئی خبر ہے ۔

اٹھارہواں باب

اللہ عزوجل نے آئمہ علیہم السلام کے ساتھ ہونے کو فرض قرار دیا ہے

(بَابُ) ۱۸

مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الْكَوْنِ مَعَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ
بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ
الصَّادِقِينَ » قَالَ: إِيَّانَا عَنَى. ۹/۱۱۹

٢ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا» يَعْنِي الْأَوْصِيَاءَ كُلَّهُمْ. ٢/٤٤

٢۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ "انھوں نے ہماری تمام آیات کی تکذیب کی اس سے مراد تمام اوصیاء ہیں

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الشِّيعَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ» قَالَ: ذٰلِكَ إِلَيَّ إِنْ شِئْتُ أَخْبَرْتُهُمْ وَإِنْ شِئْتُ لَمْ أُخْبِرْهُمْ ١٨/٢ ثُمَّ قَالَ: لٰكِنِّي أُخْبِرُكَ بِتَفْسِيرِهَا، قُلْتُ: «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ»؟ قَالَ: فَقَالَ هِيَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ آيَةٌ هِيَ أَكْبَرُ مِنِّي وَلَا لِلّٰهِ مِنْ نَبَإٍ أَعْظَمُ مِنِّي.

٣۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں، شیعہ آپ سے سوال کرتے ہیں آیہ عم یتساءلون عن النبا العظیم کے متعلق فرمایا۔ ہاں اس کی تفسیر میرے پاس ہے اگر تم چاہو تو بیان کروں، پھر فرمایا میں تمہیں اس کی تفسیر بتاتا ہوں میں نے کہا عم یتساءلون سے کیا مراد ہے فرمایا وہ امیرالمومنین علیہ السلام ہیں۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا ہے کہ خدا کے لئے مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور نہ مجھ سے بڑی کوئی خبر ہے۔

اٹھارہواں باب

اللہ عزوجل نے آئمہ علیہم السلام کے ساتھ ہونے کو فرض قرار دیا ہے

(بَابُ) ١٨

مَا فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
مِنَ الْكَوْنِ مَعَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَى. ٩/١١٩

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آیہ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کے متعلق فرمایا صادقین سے مراد ہم ہیں۔

٢ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن أبي نصر، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال: سألته عن قول الله عز وجل: «يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله و كونوا مع الصادقين» قال: الصادقون هم الأئمة والصديقون بطاعتهم.

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے پوچھا آیہ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین میں صادقین کون ہیں فرمایا وہ آئمہ ہیں اور ان کی اطاعت کی تصدیق کرنے والے۔

٣ـ أحمد بن محمد، و محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن محمد بن عبد الحميد، عن منصور بن يونس، عن سعد بن طريف، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من أحب أن يحيى حياة تشبه حياة الأنبياء و يموت ميتة تشبه ميتة الشهداء ويسكن الجنان التي غرسها الرحمن(۲) فليتول عليا وليوال وليه وليقتد بالأئمة من بعده فإنهم عترتي خلقوا من طينتي، اللهم ارزقهم فهمي و علمي وويل للمخالفين لهم من أمتي، اللهم لا تنلهم شفاعتي.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو چاہتا ہے کہ ایسی زندگی بسر کرے جو انبیاء کی زندگی ہے اور ایسا مرنا چاہے جو شہیدوں کا سا ہو اور اس جنت میں رہنا چاہے جس کو خدا نے بنایا ہے اور اس کو چاہیئے کہ علی کو دوست رکھے اور اس کے بعد آئمہ کی اقتدا کرے کیوں کہ وہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے خلق کئے گئے ہیں یا اللہ ان کو میری سی فہم اور میرا سا علم دے اور وائے ہو ان پر جو میری امت میں سے ان کے مخالف ہیں خداوندا میری شفاعت ان کو نصیب نہ ہو۔

٤ـ محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن النضر بن شعيب، عن محمد بن الفضيل، عن أبي حمزة الثمالي قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إن الله تبارك وتعالى يقول: استكمال حجتي على الأشقياء من أمتك من ترك ولاية علي ووالى أعداءه و أنكر فضله و فضل الأوصياء من بعده، فإن فضلك فضلهم و طاعتك طاعتهم و حقك حقهم و معصيتك معصيتهم وهم الأئمة الهداة من بعدك جرى فيهم روحك و روحك [ما] جرى فيك من ربك وهم عترتك من طينتك و لحمك ودمك وقد أجرى الله عز وجل فيهم سنتك و سنة الأنبياء قبلك وهم خزاني على علمي

مِنْ بَعْدِكَ حَقٌّ عَلَيَّ لَقَدِ اصْطَفَيْتُهُمْ وَانْتَجَبْتُهُمْ وَ أَخْلَصْتُهُمْ وَارْتَضَيْتُهُمْ وَ نَجَى مَنْ أَحَبَّهُمْ وَوَالاهُمْ وَ سَلَّمَ لِفَضْلِهِمْ ، وَ لَقَدْ آتَانِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَأَحِبَّائِهِمْ وَالْمُسَلِّمِينَ لِفَضْلِهِمْ.

۴۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول! تمہاری اُمت میں میری حجت تمام ہوئی اس پر جس نے ولایت علی کو ترک کیا اور ان کے دشمنوں کو دوست رکھا اور انکار کیا ان کی فضیلت سے اور ان کے بعد والے اوصیاء کی فضیلت سے بے شک تمہاری فضیلت ان کی فضیلت ہے اور تمہاری اطاعت ان کی اطاعت ہے تمہارا حق ان کا حق ہے اور تمہاری معصیت ان کی معصیت ہے اور ہدایت کرنے والے آئمہ ہیں تمہارے بعد جاری ہوئی ان میں تیری روح اور تجھ میں جاری ہوئی تیرے رب کی طرف سے اور تیری وہ عترت ہیں اور ان کی طینت تیری طینت اور ان کا گوشت و خون تیرا گوشت و خون ہے خدا نے جاری کیا ان میں تیری سنت کو اور ان انبیاء کی سنت کو جو تجھ سے پہلے ہوئے ہیں یہ آئمہ تیرے بعد علم کا خزانہ ہیں۔ میرے لیے، حق یہ ہے کہ میں نے ان کا اصطفاء کیا ان کا اجتبا کیا۔ ان کو خالص بنایا اپنے لئے، ان کو برگزیدہ کیا، نجات پائی اس نے جس نے ان سے محبت کی۔ ان کو دوست رکھا اور ان کی فضیلت کو تسلیم کیا، جبرئیل میرے پاس ان کے، آباء کے اور ان کے احباء کے نام لائے اور ان لوگوں کے بھی جنھوں نے ان کی فضیلت کو تسلیم کیا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَبْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرا ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْيىٰ حَيَاتِي وَ يَمُوتَ مِيتَتِي وَ يَدْخُلَ جَنَّةَ عَدْنٍ الَّتِي غَرَسَهَا اللهُ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَلْيَتَوَلَّ وَلِيَّهُ وَلْيُعَادِ عَدُوَّهُ وَلْيُسَلِّمْ لِلأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي مِنْ لَحْمِي وَ دَمِي ، أَعْطَاهُمُ اللهُ فَهْمِي وَعِلْمِي ، إِلَى اللهِ أَشْكُو أَمْرَ أُمَّتِي ، الْمُنْكِرِينَ لِفَضْلِهِمْ ، الْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي وَ آيْمُ اللهِ لَيَقْتُلُنَّ ابْنِي لاَأَنَالَهُمُ اللهُ شَفَاعَتِي .

۵۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری سی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اور میری سی موت مرنا اور داخل جنت عدن ہونا جس کو خدا نے اپنے ید قدرت سے تیار کیا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ علی کو دوست رکھے اور اس کے دوستوں کو بھی دوست رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھے اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کو تسلیم کرے۔ بیشک وہ میری عترت ہیں میرا گوشت اور خون ہیں اللہ نے ان کو میرا فہم اور علم دیا ہے میں اپنی اُمت کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں انھوں نے میری عترت کی فضیلت سے انکار کیا ہے میرے صلہ رحم کو ان کے بارے

میں قطع کیا۔ خدا کی قسم یہ میرے بیٹے کو قتل کریں گے۔ خدا میری شفاعت ان کو نصیب نہ کرے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِالْقَهَّارِ ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي وَيَمُوتَ مِيتَتِي وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَنِيهَا رَبِّي وَيَتَمَسَّكَ بِقَضِيبٍ غَرَسَهُ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ أَوْصِيَاءَهُ مِنْ بَعْدِهِ ، فَإِنَّهُمْ لَا يُدْخِلُونَكُمْ فِي بَابِ ضَلَالٍ وَ لَا يُخْرِجُونَكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى ، فَلَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْكِتَابِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ ، هٰكَذَا ـ وَضَمَّ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ـ وَعَرْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلَى أَيْلَةَ ، فِيهِ قِدْحَانُ فِضَّةٍ وَ ذَهَبٍ عَدَدَ النُّجُومِ .

۶۔ جابر جعفی نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو اس بات سے خوش ہے کہ میری سی زندگی بسر کرے اور میری سی موت مرے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا وعدہ میرے رب نے مجھ سے کیا ہے اور اس شاخ سے تمسک کرے جس کو اللہ نے اپنے یدِ قدرت سے لگایا ہے تو اس کو چاہیئے کہ علیؑ اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء سے محبت کرے وہ تم کو ضلالت کے دروازہ میں داخل نہ کریں گے اور باب ہدایت سے خارج نہ ہونے دیں گے۔ تم ان کو تعلیم نہ دو وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور میں نے اپنے رب سے درخواست کی ہے کہ ان کے اور قرآن کے درمیان فرق نہ ڈالے یہاں تک کہ وہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے اس کے بعد آپ نے دونوں انگلیوں کو ملایا کہ اس طرح اور فرمایا کہ حوض کوثر کی چوڑائی اتنی ہے جتنی صنعاء سے ایلہ تک کی مسافت اور اس پر بقدر عدد نجوم سونے چاندی کے پیالے ہوں گے۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام[٤] : وَإِنَّ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ وَالْفَلَجَ وَالْعَوْنَ وَالنَّجَاحَ وَالْبَرَكَةَ وَالْكَرَامَةَ وَالْمَغْفِرَةَ وَالْمُعَافَاةَ[٥] وَالْيُسْرَ وَالْبُشْرَى وَالرِّضْوَانَ وَالْقُرْبَ وَالنَّصْرَ وَالتَّمَكُّنَ وَالرَّجَاءَ وَالْمَحَبَّةَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِمَنْ تَوَلَّى عَلِيّاً وَائْتَمَّ بِهِ وَبَرِئَ مِنْ عَدُوِّهِ وَسَلَّمَ لِفَضْلِهِ وَلِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، حَقّاً عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُمْ فِي شَفَاعَتِي وَحَقٌّ عَلَى رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَسْتَجِيبَ لِي فِيهِمْ ، فَإِنَّهُمْ أَتْبَاعِي وَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روح و راحت کی کشادگی اور مدد نجات، اور برکت و کرامت و مغفرت

درگزر تونگری اور بشارت اور رضائے الٰہی اور قرب خداوندی و امید اور محبت الٰہی اس کے لئے ہے جو علی کو دوست رکھے اور ان کو امام مانے۔ ان کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرے۔ ان کی اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کی فضیلت کو تسلیم کرے۔ میرے اوپر فرض ہے کہ ان کو اپنی شفاعت میں داخل کروں اور اللہ کیلئے سزاوار ہے کہ وہ میری اس خواہش کو ان کے حق میں قبول کرے کیونکہ وہ میرے پیرو ہیں اور جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے۔

انیسواں باب

وہ اہل الذکر آئمہ علیہم السلام ہیں جن سے پوچھنے کا حکم خدا نے دیا ہے۔

(بَابُ) ١٩

أَنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ الَّذِينَ أَمَرَاللّٰهُ الْخَلْقَ بِسُؤَالِهِمْ هُمُ الأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلامُ

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْن عَجْلانَ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام في قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لاتَعْلَمُونَ»(١) [قَالَ] قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: «الذِّكْرُ أَنَا وَالأَئِمَّةُ أَهْلُ الذِّكْرِ» وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ»(٢) 75
قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: نَحْنُ قَوْمُهُ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ.

١۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ فاسئلوا اهل الذکر کے متعلق فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ذکر ہوں اور آئمہ اہل الذکر ہیں اور خدا نے فرمایا ہے یہ ذکر ہے تمہارا اور تمہاری قوم کا اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔ یعنی لوگ مامور ہیں اس پر کہ تم سے سوال کریں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسولؐ کی قوم ہم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے لوگوں کو احکام دین کے متعلق سوال کرنا چاہیئے۔

٢ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ» قَالَ: الذِّكْرُ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وَنَحْنُ أَهْلُهُ الْمَسْؤُولُونَ، قَالَ: قُلْتُ: قَوْلُهُ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ: إِيَّانَا عَنىٰ وَنَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ. 23

٢۔ عبدالرحمٰن بن کثیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ فاسئلوا اهل الذکر۔ الخ